شائد کہ ہم جنت میں ملیں

عائشہ ذوالفقار

"او ہیرو.... کدھر چلے دونوں ؟؟؟" کلاس ختم ہوتے ہی سمائکہ نے ان دونوں کو چوروں کی طرح کلاس سے باہر نکلتے دیکھ لیا تھا تبھی تو سرعت سے اپنا بیگ اور فائل اٹھاتے ہوئے ان کے پیچھے دوڑ پڑی, عذیر کی ٹی شرٹ پشت سے اس کی مٹھی میں آ گئی تھی جسے اس نے پوری قوت سے پیچھے کو کھینچ لیا

اس سے دو قدم آگے چلتے ساعد نے مضبوطی سے اس کا بازو پکڑا ہوا تھا سو سمائکہ کے یکدم کھینچنے پر وہ بھی بل کھا کر مڑا تھا

"کینٹین تک جا رہے ہیں جنگلی آپا... معدہ دہائیاں دے رہا ہے" عذیر نے رکھ کے اسے گھورا

"تمہارا معدہ کب دہائیاں نہیں دیتا... سیدھی طرح لائبریری کی طرف چلو" عذیر کی شرٹ ابھی تک اس کی مٹھی میں تھی

"تم چلو ہم بس ناشتہ کر کے آئے..." ساعد نے عذیر کر رہائی دلوائی تھی

"مجھے چار سال ہو گئے ہیں تم دونوں کے اس ٹریپ میں آتے ہوئے سمجھے... چلو میرے آگے لگو, پہلے لائبریری جانا ہے, ہر پریزینٹیشن مجھ اکیلی کے سر ڈال دیتے ہو تم دونوں" اس نے زور سے عذیر کو آگے کو دھکا دیا تھا

"گھر میں بھی دھکے... یونیورسٹی میں بھی دھکے... تمہارا نام ہی میں نے دھکا دہی رکھ دینا ہے" وہ تڑخا

"سمائکہ... یار پرامس ہم بس دس منٹ میں ناشتہ کر کے آ جائیں گے... پکا والا پرامس" ساعد نے جلدی سے کہا

سمائکہ نے گھور کر اسے دیکھا

"بس دس منٹ... پلیز" وہ منت کے سے انداز میں کہتا ہوا سمائکہ کے قریب ہوا تھا, عذیر ابھی بھی بیک گراؤنڈ میں نہ جانے کیا کچھ بکتا جھکتا جا رہا تھا

"ساعد میں "...

"پلیز میری جان... " ساعد کی انگلیاں دھیرے سے اس کے ہاتھ کی پشت پر سرسرا گئی تھیں, وہ اپنی سیاہ کالی آنکھوں اور جان لیوا مسکراہٹ سے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"ہمیشہ چیٹنگ کرتے ہو تم... ہمیشہ" اس کی آنکھوں کے سحر سے نکلتے ہوئے وہ تڑختی ہوئی لائبریری کی طرف بڑھ گئی تھی

عذیر, سمائکہ اور ساعد تینوں ایم بی اے مارکیٹنگ کے سٹوڈنٹس تھے اور ان کا یہ آخری سال تھا

سمائکہ اور عذیر آپس میں فرسٹ کزنز بھی تھے, روزانہ صبح وہ عذیر کے ساتھ ہی یونیورسٹی آتی تھی

صد شکر کے دس منٹ بعد وہ دونوں لائبریری آ موجود ہوئے تھے

"یہ والی ساری کتابیں نکال کر لاؤ...." حکم صادر ہوا تھا, دونوں بیچارے نوکر کتابیں ڈھونڈنے لگے اور وہ خود ان میں سے پوائنٹس نوٹ کرنے لگی

"اس کی کاپی کروا کر لاؤ..." ایک اور حکم

"جا یار کاپی کروا کر لا... میرا تو پیر ہی بہت دکھنے لگا ہے"

ساعد نے کہا

"میرے دونوں پیر دکھ رہے ہیں... سمجھا" وہ دھم سے کرسی پر گر گیا

"او جا یار... بھائی نہیں ہے میرا"...

"تو بھی میرا بھائی ہے نا... تو چلا جا"...

"ادھر دو نکمو... میں خود کروا لاتی ہوں" سمائکہ کی یکلخت ہی بس ہوئی تھی, ساعد کے ہاتھوں سے کتاب چھینتے ہوئے وہ کھڑی ہو گئی

"جا رہا ہوں... دو ادھر" عذیر مارے باندھے کھڑا ہو ہی گیا,

جاتے جاتے بھی وہ ساعد کو خون آشام نظروں سے گھورنا

نہیں بھولا تھا

"ہے... یہ ہری مرچیں کیوں چبا کر آئی ہو صبح صبح ؟؟" وہ

عذیر کے جاتے ہی کرسی کھینچ کر سمائکہ کے قریب ہو گیا

"دور ہٹو مجھ سے... " وہ پھنکاری

"اوئے ہوئے... یار تم تو اپنی ان آتشی نظروں سے ہی بھسم

کر دیتی ہو مجھے... مستقبل میں کیا بنے گا میرا ؟؟؟" وہ

منمنایا

"میں تو ایسی ہی ہوں... اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی ہے تو کر لو" وہ بالوں کی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی تھی اور پھر پنسل اٹھاتے ہوئے نوٹ بک کر جھک گئی

ساعد نے مسکراتے ہوئے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی تھی

وہ جامنی اور کاسنی رنگ کے امتزاج کا سادہ سا سوٹ پہنے ہوئے تھی, ریشمی کاسنی دوپٹہ شانوں پر پھیلایا ہوا تھا, گھنگھریالے بالوں کی ڈھیلی سی پونی بنائی ہوئی تھی جس سے باہر نکلتی لٹیں وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد کانوں کے پیچھے اڑس رہی تھی, چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے عاری تھا, لبوں پر بڑی ملائم سی قدرتی گلابیاں تھیں

ساعد اقبال اس کی اس سادگی پر ہی تو دل ہار گیا تھا

اپنی کلاس کی ایک سے بڑھ کر ایک رنگین اور سٹائلش لڑکیوں

کے بیچ وہ سب سے منفرد تھی... سب سے انمول

ایک بار پھر اس نے لٹ کو کانوں کے پیچھے کیا تھا, ساعد

نے بے اختیار ہی وہ لٹ دوبارہ اس کے چہرے پر گرا دی

سمائکہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"فیصلہ تو وہ جو میں کر چکا سمائکہ مبشر.... تم بھلے ہی ساری

عمر مجھے ڈریگن کی طرح آگ اگل اگل کر بھسم کرتی رہو, اور

میرے دل کے کباب بناتی رہو, اور ہڈیوں سے جیلاٹن نکالتی

رہو لیکن... میں تب بھی تمہیں اتنی ہی محبت سے دیکھوں گا

جتنی محبت سے اب دیکھ رہا ہوں" وہ بڑے گھمبیر لہجے میں بولا تھا, سمائکہ بس اس کی دلکش آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی

ساعد نے دھیرے سے اس کی انگلیوں سے بال پوائنٹ لیکر مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کی پشت پر ایک چھوٹا سا دل بنایا تھا... پھر اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے اس پر ایس لکھ دیا

"اس سے زیادہ چھچھورا پن ہو سکتا تھا تو وہ کر دیتے... "

سمائکہ نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے سرگوشی کی تھی

"یہ لو پکڑو... نوکر بنا کر رکھ دیا ہے مجھے, پیج فولڈ کر کے نہیں دے سکتی تھیں, آدھا گھنٹہ لگا مجھے وہاں کھڑے ہو کر یہ

ساری بکواس پڑھنے میں... " دھڑام کی آواز سے عذیر نے وہ بیس کلو کی کتاب میز پر پٹخی تھی, ساعد یکلخت ہی کرنٹ کھا کر سمائکہ سے دور ہو گیا, اس نے بھی بوکھلاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھپانے کی کوشش کی تھی

"قسم خدا کی... میں نے چار سالوں میں اتنا نہیں پڑھا جتنا آج فوٹو کاپی شاپ پر کھڑے ہو کر پڑھ لیا, فضول واحیات کتاب.... " بیک گراؤنڈ میں عذیر کی آہ و بکا جاری تھی

"چل ٹھنڈا ہو جا... کول, کول" ساعد اسے گردن سے جکڑتے ہوئے لائبریری سے باہر نکلا, سمائکہ بھی ان دونوں کے پیچھے ہی نکلی تھی, ساعد نے عذیر کو کچھ کہتے ہوئے

پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور آنکھ دبائی تھی... اور اس نے مسکراتے ہوئے ساعد کے کندھے پر اپنی فائل دے ماری تھی

.....

دوپہر ایک بجے وہ دونوں گھر واپس آئے تھے, گیٹ سے اندر آتے ہی اس کے کانوں میں اندر ہوتے معرکے کی آوازیں آنے لگیں

"عذیر... میں تو کہتی ہوں واپس چلتے ہیں, اس دھما چوکڑی سے تو کیمپس ہی بھلا ہے"

"چلو آؤ... جلدی کرو..." عذیر نے ابھی بائیک کھڑی نہیں کی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس کے پیچھے بیٹھتی, اندرونی دروازی کھلا اور مبشر مہدی کسی قیدی کی طرح بھاگتے ہوئے باہر نکلے

"اوئے... عذیر اوئے, جا اپنی ماں کو جا کر سنبھال یار, ورنہ تم دونوں میں سے ایک آج مسکین ہو جائے گا..." ان کے ہوش اڑے پڑے تھے

"ماموں یار... میرا تو سر پہلے ہی پلپلا ہوا پڑا ہے... میں تو واپس جا رہا ہوں" عذیر نے بائیک واپس موڑی تھی "چل فیر

چھیتی کر... مینوں وی نال ای لے چل..." وہ جھٹ سے اس کے پیچھے بیٹھ گئے

"ابو... میں نے بھی جانا ہے " سمائکہ تڑپ کے ان کی طرف آئی تھی اور ساتھ ہی اندرونی دروازے میں سے ایک عدد ہیل والی سینڈل اڑتی ہوئی باہر آئی اور ٹھاں کی آواز کے ساتھ مین گیٹ سے جا لگی

"مبشر... ادھر واپس آئیں, خبردار جو میدان چھوڑ کر بھاگے تو... " رعنا کی گرجدار آواز پر عذیر نے یکدم بائیک باہر کو بڑھائی تھی اور اگلے ہی لمحے اندر سے آتا ریموٹ کنٹرول زور سے اس کے سر میں ٹھکا

"ہائے میں مر گیا" ...

"مبشر... میں آخری بار کہہ رہی ہوں اپنی اس ناگن بہن کی پھنکاریں بند کروا لیں ورنہ حشر کر دوں گی اس کا..." رعنا کا لال بھبھوکا چہرہ دروازے سے نمودار ہوا تھا

"کر تو دیا تو نے میرا حشر... بلکہ حشر نشر, اب اور کونسا حشر کرے گی تو میرا؟؟؟" فرناز کی دہاڑ کے ساتھ ہی وہ خود بھی باہر آئی تھی

اور اس کے عین پیچھے الماس کی بولائی ہوئی صورت نمودار ہوئی, پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ان دونوں شیرنیوں کے مابین امن قائم

کرنے کی انتہائی فضول قسم کی کوشش کر رہی تھی اور حد درجہ ہلکان ہو چکی تھی

دوپٹہ سرے سے ندارد تھا... بکھرے بال اور سرخ چہرہ چیخ چیخ کر اس کا اپنا گلا بیٹھ چکا تھا

"مبشر... حد ہوتی ہے ہر چیز کی.... اور میری برداشت کی بھی ایک حد ہے جو اس عورت نے ختم کر دی ہے, آج فیصلہ ہو کر رہے گا... اس گھر میں یا تو اپنی اس گنوار بہن کو رکھیں... یا پھر مجھے ؟؟" رعنا نے بازو سے کھینچ کر مبشر مہدی کو بائیک پر سے اتار لیا

"گنوار ہو گی تو خود.... تبھی تو یوں گلا پھاڑ پھاڑ کر پورا گھر سر پر اٹھا رکھا ہے"...

"اچھا... میں گلا پھاڑتی ہوں... اور تو کیا کرتی ہے ...؟؟؟ تو تو صور پھونکتی ہے اسرافیل کی رشتے دار"...

"میں کہہ رہی ہوں بکواس بند کر لے رعنا ورنہ یہیں دفن کر دوں گی تجھے گڑھا کھود کر... " فرناز نے زور سے اس کے دونوں بازو جھٹکے تھے

"ہاتھ کیسے لگایا مجھے ڈائن کہیں کی.... " رعنا جواباً اس پر پل ہی پڑی تھی

"امی بس کریں... چھوڑیں دیں, چھوڑ دیں... " عذیر اور سمائکہ نے ان دونوں کو مخالف سمتوں میں کھینچا

"چڑیل... کب تک خون چوسے گی میرا"؟؟؟ ...

"قیامت تک چوسوں گی تیرا خون... ایک بوند بھی چھوڑ دی تو میرا نام بھی فرناز نہیں" ...

"مبشر بھائی آپ کہاں جا رہے ہیں ؟؟" الماس نے انہیں چوروں کی طرح نکلتے ہوئے دیکھ لیا تھا

"اللہ نے دھرتی پر یہ جہنم بنایا ہے تو یقیناً کوئی نا کوئی جنت بھی بنائی ہو گی... اسی کی تلاش میں جا رہا ہوں... یہاں رہا تو

دماغ پھٹ جائے گا میرا... " وہ سرعت سے عذیر کی بائیک باہر نکال چکے تھے

"یہ کیا مبشر بھائی... آپ مجھے اکیلی کو چھوڑ کر جا رہے ہیں...؟؟؟ " الماس کے اوسان خطا ہو گئے تھے

بیک گراؤنڈ میں فرناز اور رعنا نے ایک دوسرے کو نان سٹاپ گالیوں اور کوسنوں پر دھر رکھا تھا

"الماس چندا... ان دونوں کی اولادیں اب خود ہی سنبھال لیں گی ان بھینسوں کو... تو نا میری بہن چپ چاپ اپنے کمرے میں جا کر اندر سے کنڈی لگا لے... جا میرا پتر, شاباش " مبشر

نے اسے انتہائی نیک اور مفید مشورے سے نوازتے ہوئے

بائیک باہر نکال لی تھی

الماس نے ایک نظر معرکہ کارزار کی طرف دیکھا

عذیر اور سمائکہ ان دونوں کو کھینچ کھینچ کر ہلکان ہو رہے تھے

ان دونوں پر فاتحہ پڑھتی ہوئی وہ چپ چاپ سٹھ مارے اوپر

اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

.....

وہ سبھی نفوس رات کے کھانے پر جمع ہوئے تھے, مہدی

ہاؤس کی سربراہ بیگم گلناز مہدی علاقے کی بڑی جانی مانی

مذہبی شخصیت تھیں, انہوں نے نا صرف عالمہ فاضلہ کا

کورس کر رکھا تھا بلکہ انہیں دین کا علم اپنے والد سے ورثے میں بھی ملا تھا

میلاد مصطفی کی محفلیں ہوں یا ختم شریف کا اجتماع, ذکر و فکر کی مجالس ہوں یا بیان وشنید کے مواقع, کوئی مذہبی سیمینار ہو یا محفل نعت... وہ پیش پیش ہوتی تھیں

رمضان المبارک میں تو وہ حد درجہ مصروف ہوتی تھیں, ہر جمعہ کو صلات التسبیح, رات میں تراویح, آخری عشرے میں اعتکاف... وہ بڑے اہتمام سے کرتی تھیں

جب تک بشر مہدی زندہ رہے, تب تک وہ ایک عدد مدرسے سے بھی منسلک رہیں تھیں, لیکن ان کے جانے کے بعد انہوں نے خود کو ذرا محدود کر لیا تھا

کھانا کھاتے ہوئے وہ وقفے وقفے سے ایک قہر بار نظر بہو پر تو دوسری بیٹی پر ڈال رہی تھیں, آج دن میں رونما ہونے والے معرکہ کارزار کی ساری تفصیل الماس, عذیر اور سمائکہ کے ذریعے ان کے کانوں تک پہنچ چکی تھی, مبشر مہدی البتہ ان کے ساتھ والی نشست پر بیٹھے بڑے سکون سے کھانا تناول فرما رہے تھے

فرناز مہدی ان کی سب سے بڑی بیٹی تھی, عذیر محض چار سال کا تھا جب وہ بیوہ ہو کر واپس باپ کی دہلیز پر آ گئی تھی اور تب سے یہیں تھی

فرناز سے چھوٹا مبشر تھا, مبشر اور رعنا کی ایک ہی بیٹی تھی...

سمائکہ مبشر جو عذیر کی ہم عمر ہی تھی

اور سب سے چھوٹی الماس مہدی تھی جو عذیر اور سمائکہ سے بس سات سال ہی بڑی تھی

"مجھے بس تم دونوں عورتیں یہ بتا دو کہ دنیا کے کس ناپاک حصے میں جا کر قسم کھائی ہے تم دونوں نے کہ مجھے پورے

محلے میں صبح و شام ذلیل ہی کرنا ہے بس..." انہیں شدید غصہ تھا

"پہلے اس نے مجھے گالی دی تھی... " فرناز بھڑکی

"اور اس سے پہلے طعنے کون مار رہا تھا مجھے... ؟؟؟" رعنا کونسا کم تھی

"میری تو سیدھی باتیں بھی تجھے طعنے ہی لگتی ہیں... جب طعنے دوں گی تب کہے گی برچھے مار دیئے مجھے" ...

"چپ ہو جاؤ.... " گلناز مہدی نے زور سے چیخ کر کہا

"قسم خدا کی نانو... چار گلیوں تک آوازیں جا رہی تھیں ان دونوں کی, گھر کے آگے عورتوں کا جمگھٹا لگا پڑا تھا, ایک تو

سارا دن کیمپس میں ذلیل ہو کر آؤ... پھر گھر آ کر ان دونوں کے بیچ ریفری بن جاؤ... دماغ ابھی تک سائیں سائیں کر رہا ہے میرا... الماس خالہ کا تو اللہ ہی حافظ ہے... " عذیر کی ٹرین پٹڑی چڑھ چکی تھی

"تو گھر پر نہیں تھا؟؟؟" وہ مبشر کی طرف مڑیں

"گھر پر ہی تھا" ...

"تو پھر... کم از کم اپنی والی کو تو روک لیتا" وہ بولیں

"اچھا آپ کے خیال میں میرے والی میرے روکنے سے رک جاتی ہے... اتنی اوقات ہے میری اس کی نظر میں... ؟؟؟" وہ بھی بھڑک گئے

"یہ دیکھیں دادو... ناخنوں سے کھرونچا ہے امی اور پھپھو نے ایک دوسرے کو... " سمائکہ نے کھینچ کر فرناز کا بازو گلناز کے سامنے کر دیا

وہاں واقعی سرخ کھرونچوں کے نشان نمایاں ہو رہے تھے

"امی پھر ایک بار شروع ہو جائیں تو جلدی چپ بھی تو نہیں ہوتیں دونوں, ہزار بار تو میں نے روکا, پھر مبشر بھائی نے روکا... گیراج میں جا کر پٹخا ہے ان دونوں نے ایک دوسرے کو...." الماس تو سب سے زیادہ ستی پڑی تھی

"تکلیف کیا ہے تم دونوں کو ؟؟؟" وہ ایک بار پھر سے تپ گئیں

"اے فرناز... جب تیرا کمرہ اوپر, کچن اوپر, واشنگ مشین اوپر... پھر نیچے کیا کرنے آتی ہے تو ؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"امی... پلیز مجھے الگ کر دیں, میں نہیں رہ سکتی اس... " رعنا ڈائن کہتے کہتے رک گئی تھی

"اچھا... تجھے اور تیرے شوہر کو الگ کر دوں, اسے اور اس کے بیٹے کو الگ کر دوں... تو اسے کس چولہے میں جھونکوں بتاؤ ؟؟؟" وہ سلگ کر بولی تھیں, ہاتھ کا اشارہ سامنے بیٹھی الماس کی طرف تھا

"میں آج آنکھ بند کر لوں تو....کون ہے اس کا "؟؟؟

الماس نے سر جھکا لیا, اس کی عمر تیس کا ہندسہ عبور کر چکی تھی

"یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ.... خدا کا واسطہ ہے تم دونوں کو, ایک بار الماس کی شادی ہو جانے دو, پھر بھلے ہی اگلے ہی دن اس گھر سے اپنا اپنا بوریا بستر سمیٹ لینا...." انہوں نے زور سے چمچ میز پر پٹخا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

دوسری قسط

چوہدری ہاؤس کے سبھی نفوس ماسوائے چوہدری جاوید اقبال کے اس وقت ٹی وی لاؤنج میں جمع تھے, عالیہ اور جنید کے کمرے سے جہازی سائز ایل سی ڈی کھینچ کر لاؤنج میں سیٹ کی گئی تھی جس پر جنید اور جمشید کی شادی کی ویڈیوز چل رہی تھیں

تجھ کو ہی دلہن بناؤں گا

ورنہ کنوارہ مر جاؤں گا

ٹی وی لاؤنج میں فل ٹاس میوزک کی آواز گونج رہی تھی

"جنید بھائی... بات سنیں, اگر جرأت ہے تو اب یہ گانا گا کر دکھائیں... " زید نے ان کا بازو کھینچا

"ہائے چاچو... اب تو ابو کہتے ہوں گے کہ کاش کنوارہ ہی مر جاتا" ساعد کونسا کم تھا

"بکواس نا کر اوئے... میں کیوں مرتا کنوارہ... ؟؟؟ تیری ماں کا کیا بنتا پھر"؟؟؟

"جو بھی بنتا... اس بھرکس سے تو اچھا ہی بنتا جو آپ نے بنایا ہے" عالیہ نے اپنے بھاری بھر کم وجود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

"عالیہ تو کچھ زیادہ ہی موٹی ہو گئی ہے... میں بھی تو ہوں... دیکھ ویسی کی ویسی ہوں" حسینہ نے بھی اس پر چوٹ کی تھی

"اچھا... تیرا بندہ فیر نی تیرے ول ویکھدا... دیکھ ذرا, اب بھی اس کی نظریں ویڈیو میں موجود ہر عورت پر ہیں سوائے تیرے..." عالیہ نے تاک کر لگائی تھی, حسینہ نے فوراً جمشید کی طرف دیکھا, وہ اپنی آنکھوں پر چشمہ سیٹ کرتے ہوئے دھیرے دھیرے جیسے ایل سی ڈی کے اندر ہی اترتے جا رہے تھے

"زید... یار وہ فیروزی دوپٹے والی کون ہے"؟؟؟

"بھائی وہ نصرت آپا ہیں" ...

"اچھا اچھا... اور یہ اتنی گوری چٹی سوہنی سنکھی لڑکی کون ہے "؟؟؟

"یہ حسینہ بھابھی کی بڑی بہن ہیں" ....

"اچھا اچھا... اور یہ کون ہے جس نے بینگنی رنگ کی سرخی لگائی ہوئی ہے"؟؟؟ ...

"جمشید صاحب وہ جو لال جوڑے میں آپ کے برابر بیٹھی ہے وہ کون ہے بھلا ؟؟؟" حسینہ تپ گئی

"پتہ ہے مجھے وہ کون ہے... ؟؟؟ چوبیس سال ہو گئے اسے ہی دیکھتے... اب ویڈیو میں بھی اسے ہی دیکھوں ؟؟؟" جمشید کے کہتے ہی ٹی وی لاؤنج میں سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا

"جمشید... " حسینہ لال بھبھوکا ہو گئی

تیرے نال میں آواں گی...

سسرال میں جاواں گی ....

گانا چینج ہو گیا تھا

"امی میں نے سنا آپ نے اپنی مہندی پر بڑا ہی کوئی دھمال ڈانس کیا تھا ؟؟؟" ساعد سے دو سال چھوٹا صائم عالیہ کے ساتھ آ بیٹھا

"کھے تے سوا کیا تھا... میری تو مہندی ہی نہیں ہوئی, سسر جی کی طرف سے نوٹس آ گیا کہ خبردار جو کوئی دھما دھم ہوئی تو... بارات کینسل کر دیں گے؟ وہ پھٹ ہی پڑیں

"نا کوئی ڈھول... نا کوئی تاپ, اتنا شوق تھا مجھے کہ میری بارات میں وہ توتنی والا باجا بجتا, دولہے کے دوست مست دھمال ڈالتے اور... میں اوپر کھڑی ہو کر دیکھتی لیکن...

میرے تو سارے ارمانوں کا ہی خون ہو گیا.... گلے میں سرخ پھولوں کا ایک ہار ڈال کر مجھے بیاہنے چلا آیا تمہارا باپ..." وہ تو رونے والی ہو گئیں

"چلیں امی چپ کریں... آپ بھائی کی شادی پر اپنے سارے ارمان کھل کر پورے کر لیجیے گا" صائم نے کہا

"مجھ سے پہلے تو چاچو کا نمبر آئے گا... " ساعد فوراً بولا

"جس کا بھی نمبر آئے... میری ایک بات لکھ کر رکھ لو کہ کہ ابا جی نے سفید جوڑا پہنا کر, گلے میں پھولوں کا بس ایک ہار ڈال کر, بارات کے نام پر اپنے دونوں بیٹوں کو لیکر جانا ہے اور دلہن کو رخصت کروا لانا ہے... صائم پتر میرا تو ولیمہ بھی باہر ٹینٹ لگا کر کر دیا تھا انہوں نے...اوپر سے بارش ہو گئی... گریوی والا مٹن قورمہ دھیرے دھیرے شوربے والا مٹن قورمہ بن گیا.... " ساعد اور زید کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

"ہائے اللہ... ہائے میں مر گئی... امی, ابو... دادا ابو آ گئے, دادا ابو آ گئے " انشاء نے انہیں اپنے کمرے کی کھڑکی سے واپس آتے دیکھا تھا

"ہائے ربا... بند کرو اس کو, چھیتی کرو ورنہ ابا جی نے گردنیں کاٹ دینی ہیں ساروں کی... " ایک ہڑبونگ مچ گئی تھی, دھڑا دھڑ سب کچھ بند کیا گیا اور ایل سی ڈی دھنگیڑ کر دوبارہ جنید کے کمرے میں پہنچا دی گئی

"اسلام علیکم ابا جی... " عالیہ اور حسینہ کو دوپٹے ہی نہیں مل رہے تھے

"یہ شیطانوں کا پورا ٹولہ یہاں کیوں جمع ہے ؟؟؟ "چوہدری صاحب آخر کو اس گھر کے سربراہ تھے

"ویسے ہی ابا جی... گلاں شلاں کردے سی... " عالیہ نے کہا

"ابا جی... زید کی شادی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے... " حسینہ کا لقمہ

"ہاں... بنا لو مجھے الو, کنوارے مرنے کی آوازیں مجھے گلی کی نکڑ تک سنائی دے رہی تھیں" وہ گرجے

"ابا جی ہم تو دونوں ہی شادی شدہ ہیں.... " جنید نے کن اکھیوں سے جمشید کی طرف دیکھا

"تجھے اتنی آگ لگی ہے تو کروا لے شادی... "چوہدری جاوید کی توپ کا رخ زیدکی طرف ہو گیا

"نن... نہیں.... ابا جی میں تو... میں تو نہیں گا رہا تھا" وہ سنسنا گیا

"عشاء کی نماز کس کس نے پڑھی ہے "؟؟؟

سبھی نے ہاتھ کھڑے کر دیئے

"جماعت کے ساتھ... ؟؟؟" اگلا سوال

ڈھٹائی کی انتہا تھی.... ہاتھ ہنوز کھڑے رہے

"الو کے پٹھو... بے غیرتو... میں جس طرح باہر سے دروازہ بند کر کے گیا تھا اسی طرح کنڈی چڑھی ہوئی تھی, میں نے

آکر کھولی ہے.... بے شرمو... " انہوں نے تاک کے ہاتھ میں پکڑی موٹر سائیکل کی چابیاں جنید کی طرف پھینک کے ماری تھیں

"سوری ابا جی... " وہ بس منمنا کر رہ گیے

چوھدری جاوید اقبال کے تین بیٹے تھے

بڑا جنید اقبال جس کی بیوی عالیہ تھی, ان کے دو بیٹے تھے, ساعد اور صائم

چھوٹا جمشید اقبال جس کی بیوی حسینہ تھی... ان کی ایک ہی بیٹی تھی انشاء

اور سب سے چھوٹا زید اقبال جو ابھی کنوارا ہی تھا

.....

وہ بھی معمول کا ہی ایک دن تھا, تقریباً سبھی کلاسز کی فیسیں وغیرہ وصول ہو چکی تھیں سو حساب کتاب کے بعد وہ پیسے جمع کروانے بینک آئی تھی

کئی سالوں سے وہ اپنا ذاتی پرائیوٹ سکول چلا رہی تھی

"میم آپ کا اکاؤنٹ عارضی طور پر بلاک ہے "...

"کیوں ؟؟؟" وہ ششدر رہ گئی

"آپ کا آئی ڈی کارڈ ایکسپائر ہو گیا ہے... " اکاؤنٹینٹ نے نئی خبر سنا دی, اس نے جھٹ اپنا آئی ڈی کارڈ نکالا...

"شٹ یار... " وہ چار دن پہلے ایکسپائر ہو چکا تھا, اسے نادرا اور بینک کی طرف سے میسیجز بھی آئے ہوئے تھے جن پر وہ دھیان نہیں دے پائی تھی

کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے باہر سے رکشہ پکڑا اور نادرا آفس آ گئی, حتی الامکان اس نے دائیں طرف والے کیبن کی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا

ٹوکن لیکر وہ اپنی باری کا انتظار کرنے لگی

لیکن یہ اس کی خام خیالی ہی تھی کہ اس دائیں طرف والے کیبن میں سے بھی اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا....

"فہیم.... وہ گلابی دوپٹے والی میڈم کا کیا پرابلم ہے ؟؟؟"

اس نے فوراً ریسیپشن پر کال کی تھی

"سر کارڈ ایکسپائر ہو گیا ہے "....

"اچھا... احسن سے کہو پروسیس کرنے سے پہلے انہیں

میرے پاس بھیجے"

"جی سر "...

اپنی باری آنے پر وہ اٹھ کر کمپیوٹر سیکشن کی طرف آ گئی

"جی میڈم"؟؟؟ ...

"میرا آئی ڈی کارڈ ایکسپائر ہو گیا ہے... " وہ بولی, کچھ لمحے کمپیوٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کے بعد وہ اس کی طرف دیکھنے لگا

"میڈم... آپ کے ڈیٹا میں تھوڑا پرابلم آ رہا ہے, آپ یہ ٹوکن لیکر وہ سامنے والے کیبن میں چلی جائیں " وہ بولا

"کیا پرابلم ہے"؟؟؟

"وہ سر ڈیل کریں گے... " اس نے خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا, بس اسی ٹکراؤ سے تو بچنا چاہتی تھی وہ... اس کے ہاتھوں سے ٹوکن چھینتے ہوئے وہ اپنا ازلی اعتماد بحال کرتی ہوئی اس کے کیبن کی طرف چلی آئی

"May I Come in...???"

مقابل نے چونک کر یوں دیکھا جیسے اس کی آمد سے انجان ہو

"Yes... Please..."

وہ اندر آ گئی

"میرا آئی ڈی کارڈ ایکسپائر ہو گیا ہے... اس کمپیوٹر آپریٹر نے کہا کہ اسے آپ ڈیل کریں گے" وہ بولی, مقابل نے اب کی بار بھرپور نظر سے اسے دیکھا تھا

وہ آج بھی پانچ سال پہلے جیسی ہی تھی...

"الماس... بیٹھ جاؤ" زید نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"مجھے جلدی ہے... پلیز, جو بھی پرابلم ہے اسے جلدی حل کر دو" وہ کھڑی رہی

"کوئی پرابلم ہو تو میں حل کروں... " زید نے ٹوکن دوبارہ اس کی طرف بڑھا دیا

"دیکھا... تم ہمیشہ میرے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی بجائے مشکلات کھڑی کرتے ہو, جان بوجھ کر تم نے مجھے اپنے کیبن میں بلوایا حالانکہ اب تک میرا کام ہو گیا ہوتا... " وہ اس پر برس ہی پڑی

"واقعی.... ؟؟؟ میں تمہارے لئے مشکلات کھڑی کرتا ہوں ؟؟؟" وہ تڑپا

"تو اور... پانچ سال سے میں تمہاری وجہ سے پھنسی ہوئی ہوں" وہ تڑخی

"الماس میری بات سنو... " وہ صلح جو انداز سے بولا

"نہیں تم میری بات سنو... اگر واقعی تم میرے لئے کچھ اچھا کرنا چاہتے ہو تو پیچھا چھوڑ دو میرا" اس کے ہاتھوں سے ٹوکن چھینتے ہوئے وہ دوبارہ آئی ٹی سیکشن کی طرف چلی گئی تھی

زید اقبال بس اپنے کیبن سے اسے دیکھتا رہ گیا

.....

وہ دونوں ایک ساتھ کلاس سے باہر نکلے تھے, عذیر تو سرے سے کلاس میں ہی موجود نہیں تھا

"ساعد... بہت بھوک لگی ہے یار" وہ لیب کی طرف جاتے ہوئے بولی

"تو کینٹین چلتے ہیں"...

"سر راشد نے ابھی بلایا ہے مجھے..." وہ بولی

"تم سر راشد کے آفس چلو... میں کچھ کھانے کا لیکر وہیں آ جاتا ہوں" ساعد اسے کہتا ہوا سیڑھیاں اتر گیا, وہ سر راشد کے آفس کی طرف آ گئی

انہوں نے اسے تھیسیس کے بارے میں تھوڑا بریف کرنا تھا,

دس منٹ بعد وہ اسے وہیں چھوڑ کر خود ایک میٹنگ میں چلے

گئے, ساعد اس کے لئے پاستا پیک کروا کر لے آیا تھا

سمائکہ اس کے برابر والی کرسی پر آ بیٹھی

"تم نہیں کھاؤ گے"؟؟؟

"مجھے عذیر نے شیک پلوا دیا زبردستی..." اس نے چمچ بھرتے

ہوئے سمائکہ کی طرف بڑھایا تھا, وہ سٹپٹا سی گئی

"میں خود ہی کھا لوں گی"...

"پتہ ہے.... محبوب کو اپنے ہاتھوں سے کھلانے کا کتنا

ثواب ہے"؟؟؟

"اپنے دادا ابو سے پوچھنا آج جا کر... " وہ ہنس پڑی

"اچھا منہ تو کھولو... " وہ بولا

"ساعد یار کوئی آ جائے گا... " وہ ڈر رہی تھی

"اتنی دیر میں تم کھا بھی لیتیں.... " اس کے گھرکنے پر سمائکہ نے منہ کھول دیا, ساعد نے چمچ اس کے منہ میں رکھا تھا

"I Love you.... "

وہ مسکراتے ہوئے بولا, سمائکہ نے جھینپتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنا چمچ اسکی طرف بڑھا دیا

"I love you too.... "

اس کے کہتے ہی ساعد مسکراتا چلا گیا

"یہ لو... ؟؟؟" اس نے اگلا چمچ سمائکہ کی طرف بڑھایا

"ساعد اب یہ چھچھورا پن بڑھتا جا رہا ہے.... ادھر دو میں خود ہی کھا لوں گی" وہ بولی

"بس ایک بار... " وہ بولا

دونوں نے ایک ساتھ چمچ بھرے تھے

"I love you...."

دونوں کے چمچ ایک ساتھ ایک دوسرے کے منہ کی طرف گئے تھے

"بے غیرت.... بے شرم.... آستین کے سانپ... " عذیر نے گلاس کیبن کے اندر کا سارا منظر دیکھا تھا, ٹھاں کی آواز سے دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر آ گیا, ایک لمحے کو تو سمائکہ کانپ سی گئ

"میری ناک کے نیچے گل چھڑے اڑاتے ہوئے شرم نہیں آتی تجھے لوفر انسان "...

"عذیر بات تو سن لے.... یار ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں" عذیر نے اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کا سر اپنے بازو میں جکڑ لیا تھا

"پیار..... ؟؟؟ ہاں... ایسی کی تیسی تیرے پیار کی اور تم....

؟؟؟" وہ سمائکہ کی طرف مڑا

"تم تو گھر چلو ذرا آج... نانو کو بتاتا ہوں تمہارے سارے

کرتوت...." وہ بپھر کر بولا

"کیا کرتوت... ؟؟؟ بتاؤ ذرا کیا کرتوت ؟؟؟ چار سالوں سے جو

میں تمہارے کرتوت دیکھ رہی ہوں وہ..." سمائکہ یکدم ہی

بپھری تھی

"چھوڑو اسے..." اس نے زور سے ساعد کو اس کی بغل سے

کھینچا

"چار سال ایم بی اے مارکیٹنگ سے زیادہ گرلز ٹارگٹنگ کی ہے تم نے... سب پتہ ہے مجھے کہ آج کلاس کیوں بنک کی تھی تم نے ؟؟؟" وہ بولی

"میری طبیعت خراب تھی.... " وہ خجل سا ہو گیا

"اچھا... تو وہ فاریہ پٹاخہ تمہاری طبیعت ٹھیک کر رہی تھی... گارڈن میں چھپ چھپ کر "

"تمہیں کیسے پتہ... ؟؟؟" وہ بوکھلا گیا

"خبردار جو نانو سے کچھ بھی کہا تو... تمہارا سارا کچا چٹھا صفا چٹ کر دوں گی میں سمجھے... " وہ پھنکار کر بولی تھی

عذیر نے گھور کر ساعد کی طرف دیکھا

"خبردار جو اسے یوں گھورا... آنکھیں نکال دوں گی تمہاری"

سمائکہ نے ساعد کی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے اسے

اپنے برابر میں کھڑا کیا تھا

"میں سمائکہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں عذیر... فلرٹ نہیں

کرتا ہوں اس سے, ٹائم پاس بھی نہیں ہے, چار سال سے

ہم دونوں ایک ساتھ ہیں... اتنا تو جانتا ہی ہے تو میرے

بارے میں... " ساعد نے دھیرے سے کہا تھا

عذیر چپ چاپ ان دونوں کو دیکھتا رہا

"میں بس ڈگری مکمل ہونے کے انتظار میں ہوں... پھر

باقاعدہ اپنے امی ابو کو بھیجوں گا تمہارے گھر... " وہ بولا

"سالے تیری شکل سے زیادہ, تیری باتیں زہر لگ رہی ہیں مجھے... " وہ بولا, ساعد بس اپنی مسکراہٹ دبا گیا تھا

"بات سن... کاسٹ کیا ہے تیری ؟؟؟" کیمپس کے چار سالوں میں اس نے کبھی ساعد سے یہ پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا

"ارائیں" ...

"واہ واہ... فیر تے گنڈے ہی کھائیں, اور مسلک... ؟؟؟"

وہ بالکل کسی بہن کے بھائی کی طرح اس کا انٹرویو لینے کے درپے تھا

"اہل حدیث... " وہ بولا

"What...???"

عذیر اور سمائکہ کا مشترکہ "واٹ" نکلا تھا

"کیا ہوا ؟؟؟" وہ ٹھٹھک گیا

"تو وہابی ہے ؟؟؟" عذیر نے اسے بازو سے جکڑا

"ہاں... کیوں ؟؟؟" وہ پریشان ہو گیا

"چلو... خس کم جہاں پاک.... جتھے دی کھوتی اوتھے ہی آن کھلوتی... تم دونوں کی لو سٹوری اس پاستے کے ساتھ ہی ختم سمجھو" وہ بولا

"کیا بکواس کر رہا ہے"؟؟؟

"بکواس نہیں ہے یہ... پوچھ لے بیشک اپنی محبوبہ سے

؟؟؟" عذیر کچھ زیادہ ہی بدتمیز ہو رہا تھا

"تم کیا ہو ؟؟؟" وہ ششدر سا سمائکہ کی طرف مڑا

"اہل سنت... " وہ بولی

"بریلوی... ؟؟؟" وہ بھونچکا رہ گیا

سمائکہ نے ہاں میں گردن ہلائی تھی اور اب کی بار آنکھیں

پھٹنے کی باری ساعد کی تھی

موئے موئے تو ان دونوں کے ساتھ ہی ہو گیا تھا

"پروگرام تو وڑ گیا... " عذیر ان دونوں کی ہونق شکلیں دیکھ

دیکھ کر ہنسی سے دہرا ہو رہا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

تیسری قسط

بیگم گلناز کی کسی جاننے والی کے ریفرینس سے آج کچھ لوگ الماس کو دیکھنے آ رہے تھے, فرناز اور رعنا کی متوقع جھڑپ کے پیش نظر وہ صبح سے گھر پر ہی تھیں

عذیر کی یونیورسٹیوں سے چھٹی کروا کر انہوں نے باہر کے سارے کام اسے ہی سونپ رکھے تھے

اس بار وہ خاصی پر امید تھیں... اب تک وہ الماس کے کئی رشتے دیکھ چکی تھیں, بظاہر الماس میں کوئی کمی بھی نہیں تھی, پانچ فٹ, چھ انچ قد کے ساتھ وہ دیکھنے میں اچھی خاصی خوبصورت لڑکی تھی, اور سب سے بڑی بات کہ وہ اپنا کماتی تھی

لیکن نہ جانے کیا مسئلہ تھا... ؟؟؟ جو اسے دیکھ کر جاتا, پلٹ کر واپس نہیں آتا تھا, بیگم گلناز کو ہر رشتے کی طرف

سے انکار ہی سننا پڑتا تھا, اسی چکر میں وہ اس سال تیس کا ہندسہ کراس کر گئی تھی

"فرناز اور رعنا... میں پھر کہہ رہی ہوں کہ اپنی تلواروں جیسی زبانیں منہ کے اندر ہی رکھنا... ایک دوسرے کے جو چیتھڑے اڑانے ہیں وہ ان لوگوں کے جانے کے بعد اڑانا... سمجھیں " بیگم گلناز کےلہجے کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی پھنکار رہی تھیں

سمائکہ نے الماس کو زور زبردستی ہلکا پھلکا تیار بھی کر دیا تھا بارہ بجے کے قریب وہ لوگ تشریف لے آئے... دو عورتیں اور دو آدمی

"سمائکہ... جلدی کولڈ ڈرنک ڈال دے... " فرناز بھاگم بھاگ کچن میں آئی

"ابھی رک جا سمائکہ... جلدی کس بات کی ہے, دم تو لینے دے انہیں" رعنا نے فٹ ٹانگ اڑائی تھی

کولڈ ڈرنک کے بعد سمائکہ نے فروٹ سیلیڈ اور دہی بڑے سرو کر دیئے, الماس بس تھوڑی دیر ہی ان کے پاس بیٹھی تھی اس کی ہتھیلیوں تک کو پسینہ آ رہا تھا, زید کا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں میں آن سماتا

بیگم گلناز نے ان کے لئے کھانا بھی بنوایا تھا

"سمائکہ... اپنی ماں کے ساتھ ہی رہنا... اور عذیر کو بھی کہہ کہ فرناز کے ساتھ ساتھ ہی رہے" بیگم گلناز بار بار سمائکہ کو ہدائت کر رہی تھیں

اور یہ سمائکہ جانتی تھی یا عذیر کہ انہوں نے ان دو طوفانوں کو کس طرح آپس میں ٹکرانے سے روک رکھا تھا... بات بات پر ان دونوں کی چونچ اڑ جاتی تھی

مجال ہے جو کسی بات پر بھی دونوں متفق ہوئی ہوں

ایک چھوٹا سا معرکہ تو اس بات پر ہی ہو گیا کہ سالن والے ڈونگوں اور چاولوں والی ڈشز پر ڈھکن دینے ہیں یا نہیں ...

"ان پر کون جاہل ڈھکن دیتا ہے... ٹیبل پر ڈھکن ہی ڈھکن ہو جائیں گے"...

"جتنا زور تو لفظ ڈھکن پر ڈال رہی ہے... پچھلے جنم میں کہیں ڈھکن ہی تو نہیں تھی..." فرناز کی پھبتی

"کاش کے ہوتی... تیرا منہ تو مستقل بند کر دیتی میں ڈھکن کی ڈونگی نا ہو تو"...

"امی یار اللہ کا واسطہ.... چپ ہو جائیں" عذیر نے رعنا کو کھینچ تان کر کچن سے باہر نکالا

صد شکر کے چائے تک مزید کوئی بدمزگی نہیں ہوئی

بڑے خوشگوار موڈ میں وہ لوگ رخصت ہوئے تھے

"توبہ توبہ... کبابوں کو مرچیں ڈال ڈال کر زہر بنایا ہوا ہے اس عورت نے... " فرناز نے ٹکرا منہ میں رکھتے ہی الٹ دیا تھا

"اچھا... پھر تو تجھے آٹھ, دس کھا لینے چاہئیں "

"بڑا شوق ہے تجھے میرا مرا ہوا منہ دیکھنے کا... تیری عمر بھی مجھے لگے گی ماچھن تو دیکھ لینا... " فرناز کی زبان... اف توبہ "ماچھن ہو گی تیری... " رعنا کہتے کہتے رک گئی

"نہیں کہہ دے... کہہ دے, میری ماں کی جتنی عزت کرتی ہے تو سب پتہ ہے مجھے "

"فرناز... بکواس بند کر لے" بیگم گلناز کی بس ہو گئی

"اس کی بھی زبان کٹوائیں... آٹھ گز لمبی ہو گئی ہے"

"پر تیری سے تو ابھی بھی چھوٹی ہے... " رعنا کونسا کم تھی

"مبشر... اٹھ, اپنی بیوی کو اندر لیکر جا" بیگم گلناز نے کھانا کھاتے مبشر کو بازو سے پکڑا اور رعنا کی طرف دھکیل دیا

"امی آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ان لوگوں کے جانے کے بعد ایک دوسرے کے چیتھڑے اڑانا....تو اب اڑانے دیں انہیں اچھا ہے بعد میں چیتھڑے اکٹھے کرنا آسان ہو گا" وہ کسی صورت کھانا چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھے

"ہاں مبشر.... اندر لیکر جا اس ہتھنی کو اور کھونٹے سے باندھ "...

"فرناز... بس کر دے, چل دفع ہو اوپر اپنے کمرے میں... "

بیگم گلناز نے اسے دھموکا جڑا تھا

"ہتھنی ہو گی تو خود... چھوڑیں مجھے... " رعنا واقعی کسی ہتھنی کی طرح خود کو مبشر کے چنگل سے چھڑواتی ہوئی فرناز کی طرف آئی تھی

"زندگی جھنڈ کر دی تو نے میری... خدا کرے کیڑے پڑ جائیں تجھے" اس نے طیش میں آ کر رائیتے کا پورا باؤل فرناز کے سر پر الٹ دیا

"رعنا.... یہ کیا کیا ؟؟؟" مبشر کی آنکھیں پھٹ گئیں

"الو کی پٹھی... تیری تو... " اور اس بعد جو ہوا اسے روکنے کی سکت تو بیگم گلناز مہدی میں بھی نہیں تھی

"امی بس کریں... چھوڑیں... " سمائکہ اور عذیر دونوں ہی میدان میں کود پڑے تھے

"بھابھی بس کریں.... چھوڑیں ایک دوسرے کو.... " الماس اور مبشر بھی ان دونوں کو الگ کر رہے تھے, وہ دونوں پہلوانوں کی طرح ایک دوسرے کو پچھاڑ رہی تھیں

"گلناز باجی... " قدرے مہین لیکن حیرانی سے پھٹتی ہوئی آواز پر وہ سب ساکت ہوئے تھے

لڑکے کی ماں دروازے کے بیچوں بیچ حیرت کا بت بنی کھڑی تھی

"وہ... میں آپ کو... یہ کہنے آئی تھی کہ....." اس بیچاری نے بس ایک نظر راحتے اور پسینے میں نہائی ہوئی ان دو ہتھنیوں کو دیکھا جو ہانپ ہانپ کر بے حال ہو رہی تھیں...

"بڑی معذرت... مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے" وہ دھیرے سے کہہ کر واپس پلٹ گئی

اور اس کے پلٹتے ہی میدان جنگ کا پانسا پلٹ گیا تھا

.....

"ابو... مجھے آپ دونوں سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے"

وہ ہمت کر کے جنید اور عالیہ کے سامنے چلا آیا تھا, ایک نا ایک دن تو یہ ہمت کرنی ہی تھی

"ہاں پتر... بول کیا بات ہے"؟؟؟

"وہ... امی... مجھے ایک لڑکی پسند آ گئی ہے" ساعد نے کہہ ہی دیا

"عالیہ... دروازہ بند کر... جلدی کر" جنید اقبال کو جیسے کرنٹ سا لگا

"کون لڑکی"؟؟؟..

"میرے ساتھ پڑھتی ہے" وہ بولا

"تو پڑھنے دے... اب کیا ضروری ہے کہ ساری عمر ہی اس کے ساتھ مل کر پڑھتے رہنا ہے" جنید اقبال گرجے

"ابو میں.... پیار کرتا ہوں اس سے" وہ تڑپا

"بکواس بند کر... اور شرم کر کے گھر کی لڑکی ہونے کے باوجود تو کسی اور سے پیار کرتا ہے ؟؟؟" وہ بولے

"کون لڑکی ؟؟؟" ساعد اور عالیہ دونوں چونک گئے

"وہ... جمشید نے بات کی ہے مجھ سے ایک دو دفعہ... ڈھکے چھپے الفاظ میں... ساعد اور انشاء کے لئے " وہ بولے

"ابو میں نے نہیں انشاء سے شادی کرنی"..

"جنید... میری بات سنیں, بھلے میری کوئی بیٹی نہیں ہے اور... انشاء ہمارے گھر کی بچی ہے لیکن... میں نے اسے اپنے ساعد کی دلہن نہیں بنانا....کوئی جوڑ تو ہو دونوں کا" عالیہ نے کہا

"کیسا جوڑ... دو سال ہی تو چھوٹی ہے ساعد سے؟؟؟؟ ...

"قد بھی ساعد سے چھوٹا ہے اس کا اور... رنگ بھی سانولا ہے, جنید وہ ساعد کے جوڑ کی نہیں ہے... ہاں صائم کے لئے ہاں کرنی ہے تو کر لیں" وہ بولی

"عالیہ... بس چپ ہو جا, جمشید نے مجھے ساعد کے لئے کہا ہے" وہ بولے

"ابو آپ کو جمشید چاچو کا کہا بڑا یاد ہے... اور جو میں کہہ رہا ہوں وہ... وہ بھی سن لیں, مجھے نہیں کرنی انشاء سے شادی, میں سمائکہ سے پیار کرتا ہوں" وہ بولا

"سمائکہ"؟؟؟ ...

"اس کا نام سمائکہ ہے" وہ بولا

"ذات کیا ہے ان کی...؟؟؟" عالیہ نے پوچھا

"اپنے والی ہی ہے"...

"باپ کیا کرتا ہے"؟؟؟

"فلنگ سٹیشن ہے ان کا... ذاتی" وہ بولا, عالیہ نے اس سے پوری انویسٹی گیشن کی تھی, وہ انہیں سب کچھ سچ سچ بتاتا چلا گیا...

"اوئے... مسلک کیا ہے ان کا؟؟؟" جنید اقبال کو اس پر غصہ آئے جا رہا تھا

"وہ... ابو.... مجھے لگتا ہے اپنے والا ہی ہے" وہ بولا

"اوئے الو کے پٹھے... ابا جی نے سب سے پہلے یہ ہی چیز پوچھنی ہے" وہ بولے

"میں.... پوچھ لوں گا اس سے"...

"ساعد اگر وہ کڑی اہل حدیث نا ہوئی تو دوبارہ مجھ سے بات نا کریں" وہ اسے گھورتے ہوئے بولے تھے

"پھر کب جائیں گے اس کے گھر "؟؟؟

"چھری نیچے سانس تو لینے دے... ابا جی سے کون بات کرے گا... ؟؟؟ تیرا پیو ؟؟" وہ بھڑک گئے

"تو اور"؟؟؟ ...

"چل نکل باہر میرے کمرے سے... دفع ہو" انہیں جلال آ گیا تھا

عالیہ البتہ کچھ کچھ مطمئن نظر آ رہی تھی

.....

رات تقریباً بارہ بجے کا وقت تھا جب اس نے حاشر کے دروازے پر دستک دی, وہ اس کا بہت پرانا جگری دوست تھا, بار بار دستک دینے اور کالز کرنے کے بعد وہ بیچارہ آنکھیں ملتا ہوا باہر نکلا

"تو سچ میں الو کا پٹھا بن گیا ہے زید...وقت دیکھ ذرا... " وہ نیند میں دھت تھا

"حاشر... یار میں نے ذرا اوپر جانا تھا" وہ بولا

"تو چلا جا... صبح تیرے کل میں کروا دوں گا... اوہ سچ یاد آیا... تیرے تو کل ہی نہیں کروانے پڑنے... " وہ زور سے ہنسا

"حاشر... اوپر تیری چھت پر جانا ہے" وہ بولا

"میں نے سیڑھیاں ہی تڑوا دی ہیں اپنی چھت کی... " وہ تڑخا

"پلیز یار... بس ایک بار" منت ہوئی تھی

"زید... گلناز آنٹی کو پتہ چل گیا نا کہ تو رات بارہ بجے میری چھت پر سے پھلانگ کر ان کی چھت پر جاتا ہے وہ بھی ان کی بیٹی کو تاڑنے تو... میری گردن پر چھری پھیر دیں گی" وہ بولا

"پلیز... یار نہیں ہے میرا, پلیز کل الماس کا رشتہ دیکھنے آئے تھے" وہ بولا, حاشر اس کی بات سن کر ذرا سا دھیما پڑا تھا

"زید اس سارے معاملے کو کسی طرف لگا لے... پانچ سال ہو چلے ہیں.. خود بھی ایک طرف لگ جا اور الماس کو بھی لگا دے" اسے وارن کرتے ہوئے وہ ایک طرف ہو گیا

زید اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگا تھا, چھت پر آ کر اس نے ریلنگ کراس کی اور گلناز مہدی کی ریلنگ پر چڑھ کر ان کی چھت پر کود گیا

دھیرے دھیرے چلتا ہوا وہ سیڑھیوں کی طرف آیا بڑے مشاق انداز سے اس نے الماس کے کمرے کی کھڑکی کی چٹخنی گرائی تھی, پھر اسے کھولتے ہوئے اس پر چڑھ کر اندر کود گیا

وہ اپنے بستر میں ہی تھی... دایاں بازو سر کے نیچے رکھے,

کروٹ لئے سو رہی تھی, دبے پاؤں چلتا ہوا وہ اس کے قریب

چلا آیا

پانچ سال سے وہ اس کے دل کے بے حد قریب ہونے کے

باوجود بانہوں کی دسترس سے کتنی دور تھی؟؟؟

ہولے سے وہ اس کے پاس بستر پر بیٹھ گیا, تا دیر اسے دیکھتا

رہا

اس کے کالج کے زمانے کی محبت تھی وہ... دیوانہ وار محبت

الماس ذرا سا کسمسا کر سیدھی ہوئی تھی, زید کے سبھی ارمان

جیسے جاگ اٹھے تھے, دھیرے سے اس کے اوپر جھکتے ہوئے

اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اس کے چہرے پر گرے بال ہٹائے تھے

اس کی سرد انگلیوں کے لمس کے زیر اثر الماس کی آنکھ کھل گئی, وہ پورے حق سے اس کے اوپر جھکا ہوا تھا

"تم "؟؟؟؟ ....

"ششش... ششش... چپ" زید نے یکدم اپنا ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ دیا, الماس کی آنکھوں میں حیرانی کے ساتھ ہی غصہ عود کر آیا تھا, ایک ہاتھ سے اس نے اپنے لبوں پر رکھا زید کا ہاتھ دور جھٹک دیا

"کیوں آئے ہو"؟؟؟ ...

"تمہارا رشتے دیکھنے آئے تھے کل ؟؟؟" وہ بولا

"تو... ؟؟؟ تم نے ان کے پچھلوں کو ڈرا دھمکا کر پیچھے ہٹنے کو کہہ ہی دیا ہو گا" وہ تڑخی

"نہیں.... اس بار مجھے اس سب کی ضرورت ہی نہیں پڑی, یہ کام تمہاری بہن اور بھابھی نے ہی کر دیا" وہ دھیرے سے مسکرایا

"شرم سے ڈوب کر مر جاؤ تم زید...کہ تمہارے ہوتے ہوئے میرا رشتہ دیکھنے آتے ہیں لوگ" وہ بولی

"تو اس میں قصور کس کا ہے"؟؟

"تمہارا... " الماس زور سے بولی تو زید بے دوبارہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

"اگر قصور میرا ہے تو میں سزا بھگتنے کو تیار ہوں, الماس میری جان صرف ایک بار... صرف ایک بار ہاں تو کرو, میں پورے حق سے لیکر جاؤں گا تمہیں اپنے گھر... " وہ کہتا چلا گیا,

الماس کی آنکھوں میں یکلخت ہی پانی بھر آیا تھا

"زید... مجھے چھوڑ دو, پلیز " وہ بولی

"سچ میں... ؟؟؟ تم کسی اور کے ساتھ خوش رہ لو گی "؟؟؟

"ہاں... رہ لوں گی" وہ بولی

"الماس... یار جیسے چاہو رہنا, جو چاہے کرنا, کبھی نہیں ٹوکوں گا تمہیں.... پلیز یار, ہم دونوں کی زندگی کا سب سے خوبصورت وقت یونہی سرکتا جا رہا ہے... ہمیں ان لمحوں میں ساتھ ہونا چاہیئے تھا, ایک دوسرے کے قریب ہونا چاہیے تھا...." وہ دھیمے سےلہجے میں کہتا ہوا اس پر مزید جھکا تھا, بہت محبت سے اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں سرسراتے ہوئے چہرے پر اتر آیا تھا

"زید... تم نے کتنی سختی سے مجھے کہا تھا کہ.... میرے ساتھ آنا ہے تو سب کچھ چھوڑ کر آؤ ورنہ بیشک پلٹ جاؤ... اور مجھے کیا اپنا فرقہ پیارا نہیں تھا... ؟؟؟ تم اگر اپنی لائن نہیں

چھوڑ سکتے تھے تو میں ایک دم سے اپنی لائن کیسے چھوڑ دیتی

؟؟؟" وہ بولی

"الماس... ایم سوری یار" وہ اس کے آنسوؤں سے زیر ہوتا

یکلخت ہی اس کے لبوں پر جھک آیا تھا

"محبت واقعی اندھی ہوتی ہے زید.... اور یہ اپنے کرنے والوں

کو بھی اندھا بنا دیتی ہے... میں بھی تمہاری محبت میں اندھی

ہو گئی تھی لیکن... میرے لئے رنگ, نسل اور ذات بھلے ہی

کوئی معنی نا رکھتی ہو لیکن میرا مسلک میرے لئے بہت معنی

رکھتا ہے... میں صرف تمہاری محبت کی خاطر اپنی ماں کا سکھایا

ہوا مذہب نہیں چھوڑ سکتی...." وہ فیصلہ سنا گئی تھی

زید بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا

"جاؤ یہاں سے اور پلیز... مجھے آزاد کر دو.... چھوڑ دو میرا پیچھا"

وہ کروٹ بدل گئی تھی

.....

"سمائکہ... ؟؟؟" الماس اس کی بات سن کر ششدر تھی,

آنکھیں مارے حیرت کے پھٹتی جا رہی تھیں اور سمائکہ... وہ تو

اپنی ساری بات اسے کہہ سنا کر اب چپ چاپ بیٹھی تھی

"اب میں نے کیا کرنا ہے ؟؟؟" اس نے پوچھا

"میرا ساتھ دینا ہے..." وہ بولی

"سمائکہ.... میری بات سن, اگر اس لڑکے کی کاسٹ کوئی اور ہوتی نا... تو مجھے ساری دنیا کو آگ میں جھونک کر بھی تیری اور اس کی شادی کروانی پڑتی تو میں کروا دیتی لیکن.... وہ وہابی ہے گڑیا... امی تو دہلیز ہی پار نہیں کرنے دیں گی اسے... " وہ بولی

"پھپھو... میں پیار کرتی ہوں اس سے... " وہ بڑی بے چارگی سے بولی تھی, الماس کو لگا جیسے اس کے سامنے دوسری الماس بیٹھی ہے

"اچھا... چلو فرض کیا کہ امی مان بھی جاتی ہیں جو اول تو نا ممکن ہے... تو تو اپنا مسلک چھوڑ دے گی ؟؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں تو... مسلک کیوں چھوڑنا"؟؟؟ ...

"پھر... ؟؟؟ شادی کے بعد تو عورت کا مذہب اس کے شوہر والا ہوتا ہے"

"ایویں ہوتا ہے... وہ اپنی لائن پر رہے گا اور میں اپنی پر... " سمائکہ نے کہا

"واہ چندا... بڑی بھولی ہے تو, ایسا کچھ نہیں ہو گا, شادی کے بعد تجھے وہی سب کرنا پڑے گا جو وہ کہے گا, اس کے وہابی خاندان میں سنی بن کر کیسے رہے گی تو ؟؟؟" وہ تڑخی "پھپھو... میری اور ساعد کی آپس میں کمٹمنٹ ہوئی ہے کہ نا تو میں اسے اس کے مسلک سے دور کروں گی اور نا وہ میرے عقیدے پر کوئی اعتراض کرے گا, وہ اپنے فرقے سے پیار کرے اور مجھے میرے فرقے سے پیار کرنے دے... بس "

"اچھا... اور یہ بھی بتا دے کہ بچے کس فرقے پر جائیں گے... ؟؟؟" الماس نے پوچھا, سمائکہ گڑبڑا سی گئی

"وہ... ظاہر ہے... میں ماں ہوں گی تو میرے والا فرقہ ہی ہو گا ان کا"؟؟؟

"تو ان کا باپ چپ کر کے انہیں سنی بن جانے دے گا ؟؟؟؟" وہ بولی, سمائکہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

"سمائکہ.... گڑیا اس جھمیلے میں نا پڑ, یہ کنواں بہت گہرا ہے... ایک بار اس میں کود گئی تو بس پھر اس میں گرتی چلی جائے گی, دوبارہ نکل بھی نہیں سکے گی... وہ ایک مرد ہے سمائکہ... اور ہمارے معاشرے میں مرد ہمیشہ عورت پر مغلوب ہو جاتا ہے چاہے وہ کوئی بھی معاملہ کیوں نا ہو...

اور ہماری ننانوے فیصد شادی شدہ عورتیں شادی کے بعد

شوہر کے ہی نقش قدم پر چلتی ہیں.... اسی کا فرقہ اپناتی ہیں..." الماس کہتی چلی گئی

پانچ سالوں سے اس کا اور زید کا یہ ہی تو جھگڑا تھا کہ کل کو بچے کس کے فرقے پر چلیں گے؟؟؟ ...

اور سمائکہ خاموش بیٹھی تھی... بالکل خاموش ...

.....

#شاید_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

چوتھی قسط

عشاء کے بعد کا وقت تھا, چوہدری جاوید اقبال اپنے تمام تر ذکر و اذکار سے فارغ ہو چکے تھے, حسینہ ان کی چائے کا کپ ان کے کمرے میں رکھ گئی تھی

جنید, عالیہ اور ساعد ان کے کمرے میں بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

حسینہ کے پیروں میں تواتر سے کھجلی ہو رہی تھی سو وہ آنے بہانے سے ان کے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی

"اباجی... ساعد شادی کرنے کو کہہ رہا ہے" جنید اقبال نے بات شروع کی تھی

"کتنے سال کا ہو گیا یہ"؟؟؟

"دادا ابو تیئیس سال کا..." ساعدجلدی سے بولا

"فرمائش تو ٹھیک ہے اس کی... عمر تو ہو گئی شادی کی" وہ بولے

"تو پھر کر دیں ابا جی... ؟؟؟" عالیہ نے پوچھا

"کر دو... اب کیا زید کے پیچھے لڑکے جوان کر کر کے لائن لگانی ہے ہم نے... وہ الو کا پٹھا تو پتہ نہیں کس حور پری کے انتظار میں بیٹھا ہے" وہ بولے

"ٹھیک ہے ابا جی... پھر اگلے ہفتے رشتہ دیکھنے چلتے ہیں ہم لوگ..." جنید اقبال کی بات پر وہ کرنٹ کھا کر مڑے

"او کتھے جانا رشتہ دیکھنے ؟؟؟" یہ نال والے کمرے میں ؟؟؟" وہ بپھرے

"ابا جی... ساعد کو اپنی ایک کلاس فیلو پسند آ گئی ہے... یہ وہاں شادی کروانا چاہتا ہے" عالیہ نے ہی ہمت کی تھی,

جاوید اقبال نے گھور کر ساعد کو دیکھا

"تم سارے لڑکوں نے یونیورسٹی جا کر یہ والا لچ پن ضرور کرنا ہوتا ہے "...

"دادا ابو اب... دل کا کیا کریں... کوئی اچھا لگ جائے تو..."

" وہ منمنایا

"ڈوب کے مر جاؤ "...

"ابا جی غصہ تھوک دیں اب... دیکھ آتے ہیں کیسی لڑکی ہے..." عالیہ نے کہا

"کونسی لڑکی... ؟؟؟" باہر کھڑی حسینہ کی بس ہوئی تھی

"حسینہ.... ؟؟؟ " عالیہ بوکھلا سی گئی, جمشید بھی اندر آ گیا تھا

"یہ چکر کیا چل رہا ہے بھائی جان"؟؟؟ ..

"کوئی چکر وی نہیں جمشید... ؟؟؟" جنید اقبال کو سانپ سونگھ گیا

"جنید میری گل کان کھول کے سن لے... ساعد اور انشاء کا رشتہ طے کر دیا ہے میں نے" چوہدری جاوید نے زور سے کہا

"کیا.... دادا ابو یہ کب ہوا ؟؟؟" ساعد تڑپ گیا, انشاء بھی بھاگی آئی تھی

"آج اور ابھی... تجھے کوئی اعتراض"؟؟؟

"دادا ابو مجھے انشاء سے شادی نہیں کرنی... " وہ چیخا

"فیر کس سے کرنی ہے کھوتیا"؟؟؟ ...

"اس کا نام سمائکہ ہے اور... وہ میری کلاس فیلو ہے, آپ اس کے گھر میرا رشتہ لیکر جائیں " ساعد ان سے بھی اونچا چیخا

"توبہ توبہ.... ابا جی یہ وقت بھی آنا تھا جب اس کل کے چھوکرے نے ایسے آپ کے آگے زبان چلانی تھی... " حسینہ کو شدید غصہ تھا

"پر بھائی جان آپ نے تو کہا تھا کہ آپ ساعد کی شادی انشاء سے ہی کریں گے... " جمشید نے جنید اقبال کی طرف دیکھا

"ہاں لیکن"؟؟؟ ...

"جمشید... ہم انشاء کا رشتہ صائم سے طے کر دیتے ہیں نا...

؟؟؟" عالیہ جلدی سے بولی

"کیوں... ؟؟؟ میری بچی کے لئے یہ عقل سے پیدل چھوکرا

ہی رہ گیا ہے " حسینہ تڑخی

"چچی عقل سے پیدل کس کو کہا ؟؟؟" صائم تو مرنے والا

ہو گیا

"تیری چھوکری کی دانشمندی کے جیسے سارا شہر گن گاتا

ہے... ہیں نا ؟؟؟" عالیہ بھی بپھر گئی

"دادا ابو پلیز.... مجھے سمائکہ سے ہی شادی کرنی ہے بس... "

ساعد زور سے چیخا

"چل... چل تیری آگ تو سب سے پہلے بجھاتا ہوں میں...

چل چلیں بارات لیکر..." چوہدری جاوید نے اس کی گردن

دبوچ لی

"بندے کی زبان بھی کوئی چیز ہوتی ہے جنید بھائی..."

جمشید نے ناراضگی سے ان کی طرف دیکھا

"جمشید... تو فکر نا کر, انشاء میری بھی بیٹی ہے... میں اسے

اپنے صائم کی دلہن"....

"مجھے نہیں کرنی ان دونوں میں سے کسی سے بھی شادی...

" انشاء کی صور نما آواز نے سبھی کو خاموش کروا دیا تھا

"آنے ٹکے کی تو عزت نہیں کرتے یہ دونوں میری, شادی سے پہلے بھی ان کے ہاتھوں ذلیل ہوتی رہوں اور شادی کے بعد تو ہونا ہی ہے... ابو میں بتا رہی ہوں میں پنکھے سے لٹک جاؤں گی اگر میرا رشتہ ان دونوں لفنگوں سے کیا تو... " انشاء جمشید نے تو ساری بات ہی ختم کر دی تھی

.....

"مجھے تم سے بات کرنی ہے... " تھیسیس جمع کرواتے ہی سمائکہ نے ساعد کا بازو جکڑ لیا تھا

"کیا ہوا"؟؟؟

"ادھر آؤ ذرا... " وہ اسے اپنے ساتھ کھینچتی ہوئی گراؤنڈ میں لے آئی

"سمائکہ کیا ہوا یار"؟؟ ...

"ساعد... فرض کرو ہماری شادی ہو جاتی ہے اور... کل کو ہمارے بچے بھی ہوں گے....تو... بچے کس کے فرقے پر جائیں گے... ؟؟؟" وہ جلدی سے بولی, اس بیچاری نے تو پتہ نہیں رات کیسے کاٹی تھی

الماس کی باتوں نے اسے پریشان کر دیا تھا

"کیا مطلب ؟؟؟" وہ سمجھ نا سکا

"مطلب میں سنی... تم اہل حدیث... تو ہمارے بچے کیا ہوں گے ؟؟؟" اس نے پوچھا, ساعد فوری طور پر بول نہ سکا "بتاؤ"؟؟؟ ...

"سمائکہ یار ابھی شادی تو ہو لینے دو" ...

"ساعد یہ بہت ضروری ہے... چلو یہاں تک تو ٹھیک ہے کہ میں اپنی لائن پر چلتی رہوں گی اور تم اپنی لائن پر... لیکن یار جب ہمارا بچہ اس دنیا میں آئے گا تو کیا ہو گا ؟؟؟ وہ کس لائن پر چلے گا ؟؟؟" اس نے پوچھا, پریشانی اس کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی, ساعد فوری طور پر جواب نا دے سکا

"تم کہو گے کہ تم باپ ہو سو وہ تمہارے مسلک پر چلے...
میری گود میں ہو گا تو میں کہوں گی کہ میرے جیسا بنے...
وہ تو مکسچر ہی بن جائے گا ساعد..." سمائکہ نے کہا

"سمائکہ... یار اللہ معاف کرے, تم بھی مسلمان ہو اور میں بھی... خدانخواستہ ہم میں سے کوئی ہندو یا عیسائی تو نہیں ہے کہ اولاد غیر مسلم ہو جائے گی" ساعد ذرا زور سے بولا تھا,
سمائکہ بس نروس سے انداز سے اپنی انگلیاں چٹخانے لگی,
ساعد کو اندازہ ہو گیا کہ بات ابھی بھی اس کی سمجھ سے باہر ہی تھی

"سمائکہ... تمہیں یہ ساری اناپ شناپ اس عذیر کے بچے نے کہی ہے نا"؟؟؟

"نہیں یار... عذیر کے پاس بھلا اتنا دماغ کہاں سے آیا... ؟؟؟ رات الماس پھپھو سے بات کی تھی میں نے... جواباً انہوں نے مجھے یہ سوال داغ دیا..." وہ بولی

"سمائکہ میری بات سنو..." ساعد نے اس کے قریب ہوتے ہوئے دھیرے سے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا "اگر ہم ابھی سے یہ سوچنے میں لگ گئے نا کہ ہمارا بچہ کس فرقے پر چلے گا تو ساری عمر ایک نہیں ہو سکیں گے... یہ تو بعد کی باتیں ہیں نا میری جان... ابھی شادی تو ہو لینے دو...

اور اگر بالفرض ایسا کوئی مسئلہ ہے بھی تو اللہ نا کرے ہمارا بچہ پیدا ہوتے ہی تو سنی یا وہابی نہیں بن جائے گا نا... اللہ کے کرم سے تم بھی کلمہ گو ہو اور میں بھی, ہم دونوں ایک نبی صہ کے پیروکار ہیں, ایک ہی قران پاک کو پڑھتے ہیں... اس کی پرورش ایک مسلمان گھرانے میں ہی ہو گی... باقی رہ گیا مسلک... تو بڑا ہو کر جب عقل والا ہو جائے گا تو خود ہی اپنی لائن پکڑ لے گا... " وہ دھیرے دھیرے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے کہتا چلا گیا

سمائکہ کی پیشانی کے بل ذرا سے کم ہوئے تھے

"ویسے حد ہوتی ہے بے شرمی اور بے حیائی کی... یوں سر عام ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر عشق لڑاتے ہوئے خدا یاد نہیں آتا تم دونوں کو... " دفعتاً عذیر نے دھڑام سے اپنا بیگ ساعد کے سر میں مارا تھا

"چول زمانے کا...بے غیرت انسان "...

"بات سن میری چوہدری ساعد اقبال... اب آفیشلی میں سمائکہ کا ون اینڈ اونلی بھائی ہوں تو... ذرا دور ہٹ کے بیٹھ اس سے... " وہ زبردستی ان دونوں کے بیچ جگہ بنا کر سمائکہ کے بالکل ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا

"اف اللہ... توبہ ہے عذیر کبھی نہا بھی لیا کرو... بدبو آ رہی ہے" وہ یکدم ہی اس سے دور ہوئی تھی

"بلے بھئی بلے... اب بدبو آنے لگی مجھ سے... دیکھو کہیں میری بغلوں میں کیڑے تو نہیں پڑ گئے... یا میرے مسوڑوں سے رعشہ تو نہیں ٹپک رہا... " وہ کلس ہی گیا, سمائکہ تو باقاعدہ ناک پر دوپٹہ رکھ کر بیٹھی تھی

"ہاں... ہیرو... بات کر لی اپنے دادا حضور سے ؟؟؟" اس نے ساعد کی طرف دیکھا

"ہاں... کی تو ہے"

"پھر"؟؟؟ ...

"میں نے ابھی انہیں یہ نہیں بتایا کہ تم اہل سنت ہو...

پہلے ایک بار تمہارے گھر جا کر ملاقات تو ہو...پھر بتاؤں گا"

وہ بولا

"تم کب بات کرو گی نانو سے "؟؟؟

"مجھے ڈر لگتا ہے"...

"سمائکہ مبشر... جب پیار کیا تو ڈرنا کیا..." عذیر اونچی آواز

میں گنگنایا تھا

جواباً سمائکہ نے اسے زور سے اپنا بیگ دے مارا تھا

.....

سمائکہ نے بات کرنے کے لئے اپنے باپ کو چنا تھا...

الماس اور عذیر بھی اسکے ساتھ ہی آئے تھے, مبشر مہدی تو بس ہکا بکا اسے دیکھتے رہ گئے

"ابو... وہ اپنے گھر والوں کو بھیجنا چاہتا ہے..." سمائکہ بھلے ہی مبشر مہدی کی کتنی ہی لاڈلی کیوں نا ہوتی... لیکن اس لمحے اسے پسینے چھوٹ رہے تھے, زبان بار بار دانتوں تلے آ رہی تھی

"سمائکہ... پتر امی جان نے کورا انکار کر دینا ہے" وہ بولے, سمائکہ نے مدد طلب نظروں سے عذیر کی طرف دیکھا تھا

"ماموں... وہ لڑکا بہت اچھا ہے, چار سالوں سے ہم دونوں ساتھ ہیں, کسی بھی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اس میں... فیملی بھی بہت اچھی ہے, کپڑے کا کاروبار ہے ان لوگوں کا..." وہ کہتا چلا گیا

"لیکن.... سمائکہ پتر ابھی تو الماس رہتی ہے..." انہوں نے الماس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا, ان کے دل میں تو بہن اور بیٹی دونوں کے لئے موجزن محبت ایک جیسی تھی

"مبشر بھائی... یہ بھلا کہاں لکھا ہے کہ سمائکہ کا مقدر مجھ سے جڑا ہوا ہے... اس کا اپنا نصیب اور... میرا اپنا, اب کیا

میری خاطر یہ بھی اپنی خوشیوں پر بند باندھ کر بیٹھی رہے گی

؟؟؟" وہ بولی

"پھر بھی الماس... یہ بہت مشکل ہے, امی بہت غصہ

ہوں گی" وہ بولے

"ماموں جان وہ لڑکا اپنی ہی کاسٹ کا ہے... اور دیکھنے میں

بڑا ہینڈسم اور ڈیشنگ ہے, ایم بی اے بھی مکمل ہو گیا ہے

اس کا...چلتا ہوا کاروبار ہے اگلوں کا... نانو کو بھلا کیا

اعتراض ہو گا ؟؟؟" عذیر جلدی سے بولا

سمائکہ نے شائد زندگی میں پہلی بار اس کی طرف تشکر آمیز

نظروں سے دیکھا تھا

"سنی ہیں وہ لوگ... ؟؟؟"انہوں نے پوچھا

"ہاں جی ماموں... " سمائکہ اور الماس سے پہلے ہی عذیر نے جھٹ سے جھوٹ اگل دیا تھا, ان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا, وہ انہیں آنکھوں کے اشاروں سے ہی چپ کروا گیا تھا

"ابو... پھر آپ کریں گے نا دادو سے بات.... ؟؟؟" سمائکہ نے بڑی آس بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھا تھا

وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئے

اگلی صبح ناشتے کی میز پر الماس نے انہیں اشارے کرنے شروع کیئے تھے

"ابو...." سمائکہ بھی ان کے کانوں میں سرگوشیاں کیئے جا رہی تھی, ناشتے کی میز پر بس مبشر, رعنا, الماس اور سمائکہ ہی تھے, بیگم گلناز اپنی نشست پر بیٹھی تھیں

فرناز اور عذیر اوپر ناشتہ کرتے تھے

"امی"؟؟؟ ...

"ہاں " ...

"وہ... آپ سے ایک... ضروری بات کرنی تھی " ...

"تو کرو... " وہ ہنوز ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں

"امی... سمائکہ کے رشتے کے لئے کچھ لوگ آنا چاہ رہے تھے..." مبشر کے کہتے ہی ان کا منہ تک جاتا لقمہ رک گیا, رعنا کے بھی کان کھڑے ہوئے تھے

"سمائکہ یا الماس.. ؟؟؟" انہیں لگا شائد انہیں سننے میں غلط لگا

"سمائکہ... وہ لڑکا اس کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتا ہے" مبشر نے کہا, بیگم گلناز نے فوراً سمائکہ کی طرف دیکھا, اس نے شرمندہ سا ہو کر نظریں جھکا لیں

"اس نے سوچا ہو گا کہ دادی سے تو پھوپھی کا رشتہ نہیں تلاش کیا جا سکا... میری باری خدا جانے آئے گی بھی یا نہیں... " وہ بولیں

"نہیں دادو... ایسی بات نہیں ہے" ...

"پھر جلدی کس بات کی ہے... ؟؟؟ ابھی تو ڈگری مکمل ہوئی ہے" وہ تڑخیں

"امی... خیر سے تئیس سال کی ہو گئی ہے سمائکہ, یہ ہی عمر ہوتی ہے شادی کی" رعنا نے کہا

"پہلے الماس کی ہو گی... " وہ بولیں

"امی... میری چاہے مرتے دم تک نا ہو پھر ؟؟؟" الماس زور سے بولی

"صبح صبح بکواس نا کر"..

"ہاں تو سچ تو کہہ رہی ہوں... آپ کو کیا پتہ کہ اللہ نے میرا جوڑ بنایا بھی ہے یا نہیں... ؟؟؟ اور اگر بنایا ہے تو کب ملے گا ؟؟؟ اس دنیا میں ملے گا یا آخرت میں ؟؟؟" وہ جلدی سے بولی تھی

"امی پانچ سال ہو گئے ہیں... ہونا ہوتا تو اب تک ہو نا جاتا میرا رشتہ, اب کیرے پیچھے اسے بھی تیس سال کی کرنا ہے... " وہ بولی

"الماس... سمائکہ کا رشتہ ہو گیا تو تیرے رشتے آنے بالکل ہی بند ہو جائیں گے... اور لوگ کیا کہیں گے کہ بیٹی سے پہلے پوتی کا کر دیا" وہ بھڑکیں

تو کہنے دیں... ہم نے لوگوں کے کہنے پر چلنا ہے امی ؟؟؟" وہ بولی

باقی تینوں خاموشی سے ان دونوں ماں بیٹی کی بحث سن رہے تھے

"اچھے رشتے بار بار نہیں ملا کرتے امی... آپ ہی تو کہتی ہیں " الماس انہیں رام کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"امی... الماس مجھے اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے لیکن... سمائکہ تو میرے دل کا ٹکڑا ہے نا... ذرا سوچیں آج الماس آپ سے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی مانگے تو کیا انکار کر دیں گی آپ ؟؟؟؟" مبشر نے دھیرے سے کہا تھا

بیگم گلناز خاموش سی ہو گئیں

"کون لوگ ہیں ؟؟؟" کچھ توقف کے بعد انہوں نے پوچھا تھا, مبشر اور الماس انہیں سب بتاتے چلے گئے

"عذیر.... او عذیر, نیچے آ ذرا... " انہوں نے اسے بھی بلوا لیا تاک تاک کر اس سے ساعد کے متعلق سوال پوچھے, اس کا چال چلن, ملنا بیٹھنا, اس کی عادات و اطوار...

"پکے اہل سنت ہیں نا وہ لوگ"؟؟؟

"جی نانو..." وہ بولا

"چلو پھر.... اگلے ہفتے بلوا لو" ان کے کہتے ہی فرناز تن فن کرتی نیچے اتری تھی

"کیا مطلب ہے امی جی اس بات کا.... کہاں ہو رہا ہے سمائکہ کا رشتہ "؟؟؟

"جہاں بھی ہو... تو چل اوپر دفع ہو" بیگم گلناز غصے سے بولیں

"امی... سمائکہ میرے عذیر کی دلہن بنے گی" فرناز زور سے چیخی تھی

"کیا... ؟؟" مشترکہ "کیا" میں سب سے اونچی آواز عذیر کی تھی

"امی عذیر اور سمائکہ چھوٹے چھوٹے سے تھے میں نے تب ہی آپ سے کہہ دیا تھا کہ سمائکہ میرے عذیر کی امانت ہے... اور آپ نے ہاں کہا تھا مجھے.... اب کیسے اس کا رشتہ کہیں اور طے کر رہی ہیں آپ.... " وہ تو رونے والی ہو گئی

"فرناز... تب بات اور تھی...اب دونوں بڑے ہو گئے ہیں, اور پوچھ عذیر سے... یہ کرے گا سمائکہ سے شادی ؟؟" وہ بولیں

"بالکل بھی نہیں" ....

"بکواس بند کر... امی اس الو کے پٹھے کو کیا پتہ "؟؟؟ ...

"اے فرناز... چل بس کر دے اب, تجھے کیا لگتا ہے میں اپنی بچی کا رشتہ یونہی تجھے دے دوں گی... توبہ توبہ, پہلے تئیس سال میرے سر پر ناچتی رہی اور اب اگلے تئیس سال میری بچی کے سر پر ناچے گی تو... معاف کر دے ہمیں بی بی...." رعنا کی یکلخت ہی بس ہوئی تھی

"مبشر.... تو بھائی ہے نا میرا, یہ دیکھ تیری بہن کی خالی جھولی..." فرناز نے یکدم ہی پینترا بدلا تھا

"فرناز... سمائکہ کسی اور کو پسند کرتی ہے" مبشر مہدی گڑبڑا سے گئے

"امی بس بھی کر جائیں... میں نے نہیں کرنی سمائکہ سے شادی" عذیر چیخا

"شٹ اپ... " فرناز نے اس کا منہ رنگ دیا تھا

"ٹھیک ہے... سمائکہ میرے عذیر کی ہی دلہن بنے گی, میں بھی دیکھتی ہوں کہ کیسے اس کا رشتہ کہیں اور طے ہوتا ہے... سب نے فرناز کو ہی ہلکا سمجھ لیا ہے.... " وہ فل ٹاس گلا پھاڑتے ہوئے دوبارہ اوپر چلی گئی تھی

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

پانچویں قسط

ساعد نے جیسے چوہدری جاوید کا گھٹنا ہی پکڑ لیا تھا, صبح و شام ان کے ساتھ چمٹا رہتا, صبح ان کے اٹھنے سے پہلے ہی وضو کر کے گیٹ کے پاس کھڑا ہو جاتا, وہ فجر کی نماز کے لئے نکلنے لگتے تو ان کے پیچھے پیچھے مسجد چلا جاتا

خود ان کے جوتے ڈھونڈ کر لاتا, انہیں مسواک اتار کر دیتا,

ان کے ساتھ ذکر و اذکار کرتا

وہ بس اسے ایک گھوری سے نواز کر نظر انداز کر دیتے تھے,

ہر نماز پر ہی اس کا یہ وطیرہ بن گیا, ویسے شاذ ہی کبھی با

جماعت نماز پڑھتا ہو لیکن ان دنوں تو اسقدر مستقل مزاج بن

گیا کہ مسجد والوں نے اسے صبح اذان دینے تک کی آفر کر

دی تھی

"دادا ابو... پلیز یار" جب انہیں دیکھتا, مسکین سی صورت بنا

کر بس یہ ہی کہے جاتا

"دادا ابو... دیکھیں میں آپ کے لئے جلیبیاں لایا ہوں, دودھ میں ڈال کر"...

"دادا ابو... یہ لیں چائے اور ابلا ہوا انڈہ"...

"کیا خیال ہے دادا ابو... ربڑی ملائی لیکر آؤں "...

الغرض ان دنوں وہ پوری طرح دادا ابو کے لئے وقف ہو گیا تھا اور دادا ابو کیا چھوٹے بچے تھے جو کچھ جانتے نہیں تھے...

انہیں بھی سب پتہ تھا, وہ بھی اس کی تمام تر خاطر مدارتوں کے باوجود اسے بھاؤ نہیں دے رہے تھے

گھر میں عالیہ اور حسینہ کی فسٹ کلاس بول چال بند تھی, دونوں نے ایک دوسرے سے منہ سجائے ہوئے تھے

"چلیں ابا جی... اب مان بھی جائیں " وہ اس دن زید کو سفارشی بنا کر لایا تھا

"تجھے کیا لگتا ہے تیری بات مان لوں گا میں"؟؟؟ ....

"میری نا مانیں.... اس بیچارے کی ہی مان لیں, دیکھیں کیسے کملا ہو گیا ہے آپ کو منا منا کر... " زید نے کہا

"انشاء گھر کی بچی ہے زید" ....

"پر ابا جی ساعد اس سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتا... اور جنید بھائی نے کہا تو ہے کہ وہ اسے صائم کے لئے لے لیں گے" وہ بولا

"مجھے نا یہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پنپتے ہوئے عشق زہر کی طرح برے لگتے ہیں... یہ بیلیں کبھی منڈھے نہیں چڑھتیں " وہ بولے

"ابا جی.... ایک بار مل تو لیں ان لوگوں سے... کیا خبر اللہ نے وہیں اس کا جوڑ لکھا ہو " وہ ان کے قدموں میں آ بیٹھا

"اور تو... تیرا جوڑ کہاں لکھا ہے زید... ؟؟؟" وہ جیسے ڈھے سے گئے

جوان بیٹا تیس کا ہندسہ کراس کر گیا تھا, اس کی عمر کے دو, دو بچوں کے باپ بن گئے تھے اور وہ اب تک اکیلا تھا

"کہیں تو لکھا ہی ہو گا ابا جی.... " وہ سر جھکا گیا

"زید... بدلہ لے رہا ہے نا تو مجھ سے ؟؟؟" وہ دھیرے سے بولے

"نہیں ابا جی... بدلہ کس بات کا ؟؟" وہ جلدی سے بولا

"اس بات کا کہ میں نے تیری بات کیوں نہیں مانی... اب تو میری نہیں مانتا... " وہ بولے

"چھوڑیں ابا جی... پانچ سال پرانی بات کو بھلا کیوں یاد رکھنا... بھول جائیں "

"تو بھی بھول جا زید... تو کب بھولے گا "؟؟؟

انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا, سیاہ بالوں کے بیچ چمکتا سفید بال ان کی انگلیوں میں آ گیا

"بڈھا ہوتا جا رہا ہے تو زید... ؟؟؟ بڑھاپے میں کون سنبھالے گی تجھے ؟؟؟" وہ ہنستے ہنستے بھی جیسے روئے تھے

"کیا خبر ابا جی میرے اوپر بڑھاپا آئے ہی نا... اور اب میری خاطر ساعد کو تو بوڑھا نہیں کرنا نا ہم نے... " وہ ان کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا, انہوں نے ایک نظر ساعد کی طرف دیکھا

"کب جانا ہے "؟؟؟

.....

اتوار کا دن طے ہوا تھا

سب سے پہلے تو یہ سوال اٹھا کہ کون کون جائے گا؟؟؟

"سب جائیں گے... "چوہدری جاوید نے بڑے آرام سے کہہ دیا

"کیا مطلب... ؟؟؟ بارات نہیں لیکر جا رہے دادا ابو... صرف لڑکی دیکھنے جا رہے ہیں" ساعد کلس گیا

"میں تو ضرور جاؤں گی...ہیں نا دادا ابو... " انشاء بھاگ کے لائن میں سب سے آگے کھڑی ہو گئی

"او.... انشاء جی... چلو کوچ کرو یہاں سے... تمہارا کیا کام وہاں... " ساعد نے اسے بازو سے کھینچ کر ایک طرف دھکیل دیا

"بھائی میں تو جاؤں گا نا.... بھا بھی دیکھنے..." صائم کا پر شوق لہجہ

"چل دفع ہو اپنے کمرے میں..." اس کا بھی پتہ کٹ گیا

"چچی آپ نے جانا ہے...؟؟؟" ساعد نے حسینہ سے یوں پوچھا جیسے چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوں کہ چچی خدا کا واسطہ آپ مت جائیں

"میرا بھلا وہاں کیا کام...؟؟؟ اپنے ماں, باپ کو لے جا" وہ منہ پھلا کر اندر چلی گئیں

ساعد نے سکھ کا سانس لیا تھا

"انشاء... میری دھی یہ سوٹ تو استری کر دے میرا... " عالیہ کپڑے لیکر اندر سے نکلی

"امی یہ کیا ہے "؟؟؟

"میکسی ہے میری... جہیز کی" وہ بولی

"امی خدا کا خوف کر لیں... اب میکسی پہننی ہے " ساعد ست گیا

"تو اور کیا لنگی پہن جاؤں ؟؟؟" وہ تڑخی

"امی سیانوں والے کپڑے پہنیں... پلیز" اس نے وہ میکسی دور پھینک دی

"لے دس... اے کی شیطاناں آلے کپڑے ہن... " وہ برا مان گئیں

وقت گزرتے ساتھ ساعد کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی, اس نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں بتایا تھا کہ سمائکہ کے گھر والوں کا فرقہ اہل سنت ہے, اور اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ غلطی کر رہا ہے

وہاں تو چلو سمائکہ اور عذیر دونوں تھے... الماس بھی تھی, اگر بات بگڑتی تو وہ سنبھال لیتے

لیکن اس کی سائیڈ سے کون تھا... ؟؟ وہ خود تو جا نہیں سکتا تھا

بس ایک نظر اس نے لاؤنج کی طرف دیکھا

چوہدری جاوید سفید کرتا اور لنگی باندھے, سفید سر اور سفید

باریش ڈاڑھی کے ساتھ, کندھے پر ململ کا سفید صافہ رکھے,

سر پر پگڑی باندھے, پیروں میں کھسہ پہنے تیار کھڑے تھے

جنید اقبال اور جمشید اقبال دونوں ایک دوسرے سے پرفیوم پر

جھگڑ رہے تھے, عالیہ مسلسل اپنے آرگنزا کے دوپٹے سے نبرد

آزما تھی

"تجھے کیا ہوا... ؟؟؟" زید نے جیسے ہی اس کی پشت سے آ

کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا, وہ یکدم چونک گیا

"اوئے تیری شکل دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے تیرا شادی کا نہیں بلکہ مرگ کا دن طے کرنے جا رہے ہیں... بارہ کیوں بجائے ہوئے ہیں ؟؟؟؟" اس نے پوچھا

"چلچو... یار پلیز میری بات سنیں, ادھر آئیں" وہ اس کا ہاتھ پکڑے دھڑ دھڑ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر اپنے کمرے میں آ گیا

"کیا ہوا ہے"؟؟؟...

"چلچو... میں نے سب گھر والوں سے ایک... بات چھپائی ہے" وہ بولا, زید نے بغور اسے دیکھا

"ساعد یار پلیز کہہ دے کہ اس کا مسلک"....

"اس کا مسلک اہل سنت ہے چاچو... وہ پکی ٹھکی سنی لڑکی ہے" ساعد نے کہہ ہی دیا

زید بس پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا

"اور چول انسان.... یہ تو مجھے اب بتا رہا ہے"؟؟ ...

"میں نے سوچا... جب بات بن جائے گی تو بعد میں بتاؤں گا... ورنہ تو دادا ابو مانتے ہی نہیں " وہ بولا

"ساعد... یار یہ کوئی بچوں کا کھیل ہے کیا... ؟؟؟ ذرا سوچ جب ان کے گھر جا کر ابا جی کو پتہ چلے گا کہ وہ لوگ سنی ہیں تو کیا بنے گا ؟؟؟" زید کے طوطے, مینا سب ہی اڑ گئے تھے

"زید چاچو پلیز... آپ ساتھ چلے جائیں نا... پلیز " ساعد یکدم ہی گڑگڑاتے ہوئے اس سے لپٹ گیا

"ہاں... تاکہ وہاں تیرا بھانڈہ پھوٹتے ہی ابا جی کے ہاتھوں سب سے پہلے میرا سر پھوٹے " وہ تڑخا

"پلیز چاچو... میری محبت کا سوال ہے "

"یہ سالی محبت ہی تو سارے فساد کی جڑ ہے... " زید زور سے بولا تھا

"میں آپ کے کپڑے استری کر دیتا ہوں... پلیز آپ ساتھ چلے جائیں, معاملہ بگڑے تو سنبھال لینا, عذیر کو سارا پتہ

ہے وہاں.... اور سمائکہ کو بھی..." وہ جھٹ پٹ اس کے کپڑے نکالتے ہوئے بولا تھا

"اوئے... تو کدھر چلا ...؟؟؟" زید کو فارمل ڈریس پینٹ میں ملبوس دیکھ کر چوہدری جاوید کو تاؤ آیا تھا

"ساعد کہتا کہ... میں نے بھی جانا ہے" وہ بولا

"اوئے ڈھکن... پیچھے رہ کون گیا.. ؟؟؟ تو وی چل فیر نال..." وہ تڑخے, انشاء اور صائم کا الگ سے منہ پھولا ہوا تھا

خدا خدا کر کے وہ قافلہ گھر سے نکلا....ڈرائیونگ سیٹ زید نے ہی سنبھالی تھی, ساعد نے اسے عذیر کا نمبر دے دیا تھا سو وہ اسے پوری طرح گھر کا ایڈرس سمجھا رہا تھا

"دس نمبر سٹریٹ میں آ جائیں زید بھائی... " زید جو جانا پہچانا محلہ دیکھ کر گومگو کا شکار تھا دس نمبر گلی کا سن کر چونک سا گیا

"ہاؤس نمبر... ؟؟؟" اس نے پوچھا

"1002/D..."

عذیر کے کہتے ہی اس کا پیر ایکسیلیٹر پر دھیما ہوا تھا

"میں نے آپ کو دیکھ لیا زید بھائی.... میں گھر کے سامنے ہی کھڑا ہوں" اسے عذیر ہاتھ ہلاتا ہوا نظر آ گیا تھا

لمحوں میں زید کا پورا وجود پسینے میں نہا گیا

اس گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے وہ جیسے اپنے حواسوں میں ہی نہیں تھا...

اچانک ہی اس کی نظر ساتھ والے گھر کے ٹیرس پر پڑی, حاشر عجب کشمکش سی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"گاڑی اندر ہی کر لیں زید بھائی..." عذیر نے گیٹ کھول دیا, زید گاڑی اندر لے آیا تھا

اندرونی دروازہ کھلا اور بیگم گلناز مبشر اور رعنا کے ساتھ باہر نکلی تھیں

"آئیں ابا جی... " جنید نے انہیں سہارا دے کر باہر نکالا

"اسلام علیکم... " انہوں نے گلناز کی طرف دیکھتے ہوئے سلام کیا تھا

"وعلیکم السلام..." وہ ان کی ٹخنوں سے اونچی لنگی اور سینے تک آتی سفید ڈاڑھی دیکھ کر ٹھٹھک سی گئیں

زید کی متلاشی سی نظریں مسلسل چاروں طرف اپنا گوہر مقصود کھوج رہی تھیں

مبشر اور رعنا مہمانوں کو اندر لے گئے

چوہدری جاوید لاؤنج کے دروازے میں ہی رک گئے

سامنے ہی دیوار پر دو بڑی بڑی تصویریں آویزاں تھیں

"اوئے... جنید.. ساڈے پاسے وی تصویراں ٹنگن لگ گئے...

؟؟" وہ سرگوشی میں بولے

"ابا جی اب لوگ ٹانگ لیتے ہیں تصویریں... اس اماں جی کا

ہسبینڈ ہو گا یہ... " جنید نے کہا, لیکن چوہدری جاویدکو بات

کچھ ہضم نہیں ہوئی تھی

"آپا جی... یہ تصویر والے آپ کے صاحب ہیں ؟؟" صوفے

پر بیٹھنے سے پہلے ہی انہوں نے پوچھ لیا تھا

"لا حول ولا قوت... یہ ہمارے پیر و مرشد ہیں... " بیگم گلناز کے کہتے ہی وہ ششدر رہ گئے

"پیر و مرشد "؟؟؟ ...

"ابا جی کوئی بیعت وغیرہ کی ہو گی.... تسی بے تے جاؤ..."

زید نے بمشکل انہیں صوفے پر بٹھایا

"آپا جی میری گل دا برا نا منانا... پر رحمت کے فرشتے تو اس دہلیز پر سے ہی واپس مڑ جاتے ہوں گے... اتنی بڑی بڑی تصویریں دیکھ کر... " وہ بولے

"بھائی جی رحمت کے فرشتے اب آتے ہی کہاں ہیں ہمارے گھروں میں ؟؟؟ ہر بندے کی جیب میں تو موبائل ہے...

جس پر کسی نا کسی کی تصویر لگی ہوتی ہے... آپ کے پاس بھی ہو گا ؟؟؟" بیگم گلناز نے پہلا فائر کیا تھا, چوہدری جاوید خاموش رہ گئے

"چھڈو جی.... میں ساعد کی ماں ہوں... عالیہ...اور یہ اس کے ابو ہیں.... جنید اقبال... وہ جنید کے چھوٹے بھائی ہیں.... جمشید اقبال... اور یہ ساعد کا سب سے چھوٹا چاچو ہے... زید اقبال, ویسے تو ماشاءاللہ ہمارا اپنا کپڑے کا کاروبار ہے پر زید نادرا میں آفیسر ہے...." عالیہ بتاتی چلی گئی

"اچھا اچھا.... ماشاءاللہ, سمائکہ میری بیٹی ہے... میرا نام مبشر مہدی ہے اور یہ میری مسز ہیں... رعنا, میرا لاری اڈے کے

پاس اپنا فلنگ سٹیشن ہے, یہ میری امی جان ہیں....اور یہ میرا بھانجا ہے... عذیر..." مبشر مہدی نے اپنے گھرانے کا تعارف کروایا تھا

"وہ آپ کے پیچھے سٹول پر کون بیٹھی ہیں مبشر بھائی... ؟؟"

جمشید نے ناک پر آیا چشمہ درست کرتے ہوئے پوچھا تھا,

مبشر نے چونک کر پیچھے دیکھا, فرناز نہ جانے کب ان کے پیچھے آ کر بیٹھ گئی تھی

ستا ہوا چہرہ اور پھولا ہوا منہ ...

"یہ میری بڑی بہن ہیں... فرناز... شادی کے چار سال بعد بیوہ ہو گئی تھیں... یہ عذیر کی امی ہیں" وہ بولے

"اچھا اچھا.... اور سنائیں باجی جان آپ کیسی ہیں ؟؟؟"

جمشید نے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں جی... مجھے کیا ہونا ہے" وہ بپھری

"ماشاءاللہ... ماشاءاللہ, اور سنائیں... طبعیت صحت ٹھیک

ہے"؟؟؟ ...

"ہاں جی... شکر ہے اس مالک کا" ...

"ماشاءاللہ.... اور سنائیں پھر"؟؟؟

"کی سناواں ہور... تسی دس دو کی سننا چاہندے او...

؟؟؟؟" وہ اور بپھری تھی

"جمشید.... "چوہدری جاوید نے زور سے ہنکارا بھرا

"غلطی ہو گئی ہم سے.... حسینہ کو ساتھ لیکر آنا چاہیئے تھا"

عالیہ, جنید کے کان میں گھسی

"فرناز... جا دیکھ سمائکہ کہاں رہ گئی... الماس سے کہہ اسے لے آئے... " بیگم گلناز نے اسے آنکھیں دکھائیں, الماس کے نام پر زید یکلخت چونکا تھا

"اسلام علیکم.... " سمائکہ کولڈ ڈرنک لیکر آئی تھی

اس کے پیچھے ہی الماس کا چہرہ نمودار ہوا

زید اور الماس دونوں کی نظریں ملی تھیں اور... اب کی بار الماس کے پسینے چھوٹے تھے

وہ بس ہکا بکا سی زید کو دیکھتی رہ گئی, وہ بھی بیچارگی سے اسے دیکھ رہا تھا

"یہ میری پوتی ہے... سمائکہ.... اور وہ میری سب سے چھوٹی بیٹی ہے.... الماس" بیگم گلناز نے کہا, الماس نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے سلام کیا تھا, سمائکہ سے زیادہ پزل تو وہ ہو گئی تھی, عالیہ نے سمائکہ کو اپنے برابر میں بٹھا لیا, سمائکہ کو دیکھتے ہی ان کا دل باغ باغ ہو گیا تھا

"عذیر... کولڈ ڈرنک پکڑا سب کو بیٹے... " مبشر کے کہتے ہی وہ گلاس سرو کرنے لگا

"ساعد کاروبار ہی سنبھالے گا یا نوکری کرے گا؟؟؟" رعنا نے پوچھا

"پہلی ترجیح تو نوکری ہی ہو گی بہن... اگر نا ملی تو کاروبار تو ہے ہی اپنا... " جنید نے کہا

"تسی بڑے چپ چپ رہندے او باجی جان... ؟؟" جمشید کی پھر سے رگ پھڑکی تھی

"بھائی میرے میں چپ ہی ٹھیک ہوں... ویسے بھی میری ماں کہتی ہے کہ میری زبان کے آگے خندق کھدی ہوئی ہے"...

"استغفراللہ.. اتنی خوبصورت زبان کے آگے خندق "؟؟ ...

"جمشید....ابا جی کہہ رہے ہیں اگر تو چپ نا ہوا تو وہ تیری زبان کے آگے بھی خندق کھود دیں گے" جنید نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی

"الماس کی شادی ہو گئی ؟؟؟" عالیہ کے پوچھتے ہی زید کو کھانسی آئی تھی, سبھی اسے دیکھنے لگے

"نہیں بیٹی... بس الماس کے لئے مناسب رشتہ نہیں ملا ابھی تک.. "بیگم گلناز نے کہا

"ماشاءاللہ الماس کا اپنا پرائیویٹ سکول ہے... کئی سالوں سے اپنا کما رہی ہے, کمی تو کوئی نہیں ہے اس میں بس...

مقدروں پر آ کر ہار گئی ہے" رعنا کی بات تیر کی طرح سامنے بیٹھے زید کے آر پار ہوئی تھی

وہ کہہ نا سکا کہ وہ مقدروں سے نہیں... اس سے ہار گئی تھی

"چل کوئی نہیں پتری... دل میلا نہیں کرنا, اللہ پاک نے ہر کسی کے جوڑ کا وعدہ کیا ہے... ایدر آ میرے کول..." چوہدری جاوید نے کہا تو وہ اٹھ کر ان کے پاس آ گئی, زید ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا

وہ دھیرے سے ان کے آگے جھکی, انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا, زید کی نظریں پھر اس کی نظروں سے ملی تھیں

بس ایک لمحہ... اور وہ اس کی آنکھوں میں جھلمل کرتے آنسو دیکھ گیا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

چھٹی قسط

کچھ ہی دیر بعد الماس اور عذیر نے مل کر کھانا لگا دیا, صد شکر کے کھانے کے دوران کوئی بات نا چھڑی

"ایکسکیوزمی.... مجھے واش روم جانا ہے...؟؟؟" الماس نے زید کی کرسی کے پاس کھڑے ہو کر شامی کباب کی ٹرے میز پر رکھی تھی جب وہ بولا

"الماس... عذیر سے کہہ زید کو اپنے کمرے والا واش روم دکھا دے... " مبشر نے کہا

"مبشر بھائی... عذیر ذرا باہر گیا ہے, میں لے جاتی ہوں انہیں... آئیں... " وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی, زید فوراً کھڑا ہو گیا, الماس اسے اوپر عذیر کے کمرے تک لے آئی تھی

"وہ ہے واش روم.... " زید کے اندر داخل ہوتے ہی وہ بولی اور خود بھی اندر آ گئی, اس کے اندر آتے ہی زید نے سرعت سے دروازہ بند کیا تھا

"یہ کونسا نیا تماشہ ہے تمہارا ؟؟" دروازہ بند ہوتے ہی الماس بھڑکی

"ہاں... یہ ٹھیک ہے... یہ تماشہ بھی میرے حصے ڈال دو, مجھے یہاں پہنچ کر پتہ چلا ہے کہ... سمائکہ تمہاری بھتیجی ہے" وہ تڑخا

"ساعد نے بھی گھر والوں کو کچھ نہیں بتایا ؟؟؟" الماس نے پوچھا

"کیا نہیں بتایا"؟؟؟

"یہ ہی کہ ہم لوگ اہل سنت ہیں" ...

"نہیں" ...

"یاخدا... زید ہمارے گھر میں بھی سوائے میرے اور عذیر کے کسی کو نہیں پتہ کہ تم لوگ کٹر اہل حدیث ہو.. "وہ روہانسی آواز میں بولی

"الماس.... تمہیں تو سمائکہ نے پہلے ہی ساعد کے اہل حدیث ہونے کا بتا دیا تھا نا... ؟؟؟ پھر تم نے کیوں نہیں روکا اسے ؟؟؟ " وہ بولا

"میں نے اسے بہت سمجھایا ہے زید... لیکن وہ نہیں مانی"

الماس از حد پریشان تھی, زید نے ایک لمبا سانس بھرا تھا,

پریشان تو وہ بھی بہت تھا

"ساعد اور سمائکہ بہت بڑا رسک لے رہے ہیں... مسلک

چھپانا کوئی چھوٹی بات نہیں ہے... کل کلاں کو بات کھل

گئی تو اسے ان کا جرم سمجھا جائے گا... اور بات نا کھلے...

ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے..."زید کہتا چلا گیا, الماس بس

پریشان حال خاموش کھڑی تھی

زید کو اس پر ٹوٹ کر ترس آیا

"ہے... ریلیکس...." اس نے اسے دونوں کندھوں سے تھام لیا, الماس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا, زید کے وجود سے اٹھتی خوشبو اسے محسوس ہو رہی تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہو..." وہ بیساختہ سا بول اٹھا, الماس کی پلکیں لرز گئیں

پیارا تو وہ بھی بہت لگ رہا تھا

"چھوڑو مجھے اور نیچے چلو... کوئی پتہ نہیں کب بات بگڑ جائے..." اس نے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ ہٹائے تھے

"اور جو میرے دل کی حالت بگڑ رہی ہے... وہ... ؟؟؟" زید اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا, الماس تیزی سے پیچھے دروازے سے جا لگی تھی, وہ ایک ہاتھ دروازے پر ٹکاتے ہوئے اس پر جھکا

"تو میں کیا کروں ؟؟؟" دل تو اس کا بھی بگڑ رہا تھا

"کچھ تو کرو... " زید مزید اس پر جھک آیا

تبھی عذیر نے دروازہ دھڑدھڑایا تھا

"الماس خالہ... جلدی باہر آئیں... " وہ دونوں کرنٹ کھا کر باہر نکلے

"نیچے مسلک پر بحث چھڑ گئی ہے" وہ بوکھلایا پڑا تھا, وہ دونوں بھاگتے ہوئے نیچے آئے

"کیا ہوا ابا جی"؟ ....

او یار عجیب اہل حدیث ہیں یہ... گھروں میں پیر و مرشد کی تصویریں ٹانگتے ہیں اور.... کھانے کے بعد میٹھے کے طور پر حق باہو کا تبرک کھاتے ہیں... "چوہدری جاوید بپھر سے گئے تھے

"تو آپ لوگوں کے ہاں کبھی تبرق نہیں آیا حق باہو سے...

؟؟؟" بیگم گلناز حق دق تھیں

"وہ دراصل آنٹی جی... مصروفیت اتنی ہوتی ہے کہ جایا ہی نہیں جاتا اور... ویسے بھی تبرق والی چیزیں ابا جی ذرا کم ہی

کھاتے ہیں.... ابا جی ذرا باہر آئیں... "زید انہیں کھینچتا ہوا باہر لے آیا

"ابا جی.... آجکل ہر کوئی اپنی طرح کٹر نہیں ہوتا, اب تو اہل حدیث بھی بس مکسچر بنتے جا رہے ہیں, یہ عذیر جاتا رہتا ہے حق باہو, لے آیا ہو گا وہاں سے تبرق.. لوگ اسے غلط نہیں سمجھتے ابا جی... سمجھا کریں...اتنی سختی نہیں برتتے آجکل کے ماں باپ... " وہ انہیں ٹھنڈا کرتا جا رہا تھا

دوسری طرف عذیر اور الماس, بیگم گلناز کو اندر لے گئے تھے

"امی... اب ہر کوئی ہماری طرح تو نہیں ہوتا نا... کچھ لوگ نہیں بھی کھاتے یہ تبرق وغیرہ, بس دل ماننے یا نا ماننے کی بات ہے"...

"الماس... مجھے تو یہ بوڑھا حلیے سے بھی سنی نہیں لگتا... ؟؟" وہ بولیں

"نانو یار چوہدری صاحب سنی ہی ہیں... " عذیر نے زور دے کر کہا

"لو بھلا... کونسا سنی ہو گا جو تبرق نہیں کھاتا ہو گا ؟؟؟" وہ اس بات کو ہضم نہیں کر پا رہی تھیں

باہر ڈائننگ ٹیبل پر عجیب سی صورتحال تھی

کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟ ...

"ہور سناؤ فرناز جی... کی کریندے ودے او... ؟؟؟" جمشید کا باجی والا صیغہ سرے سے ہی ختم ہو چکا تھا, فرناز بس اسے قہر بار نظروں سے گھور کر وہاں سے چلی گئی تھی, مبشر اور جنید جیسے مقابلے پر کھا رہے تھے

"جنید... کھانا بھلے ہی پرایا ہے... پر ٹڈ(پیٹ) تے تہاڈا اپنا اے نا... رحم کرو اس پر... گھر جا کر پھکی اور چورن ڈھونڈتے پھرو گے" عالیہ نے ان کا ہاتھ روکا تھا

خدا خدا کر کے چوہدری جاوید اور بیگم گلناز کو دوبارہ ایک دوسرے کے سامنے لایا گیا

الماس نے جھٹ پٹ چائے بنائی تھی

زید اور عذیر نے چائے کے دوران بھی ادھر ادھر کی باتیں ہی چلائے رکھیں

واپسی پر عالیہ نے سمائکہ کے ہاتھ پر پانچ ہزار کا نوٹ رکھ دیا تھا

"آنٹی جی آپ لوگ ضرور آنا... ہم انتظار کریں گے" عالیہ اور جنید نے وقت رخصت کہا تھا

.....

"سمائکہ... چندا میری بات سن, محبت بھلے ہی بہت انمول ہوتی ہے, بہت قیمتی ہوتی ہے لیکن.... اس کی خاطر ہر

شے داؤ پر نہیں لگایا کرتے, چند ا رشتے محبت سے بھی زیادہ انمول ہوا کرتے ہیں... یہ سراسر تیری خام خیالی ہے کہ تو جھوٹ کے آسرے اپنی محبت کو پا لے گی... ایسا نا ممکن ہے" الماس خود اس کے کمرے میں آئی تھی

"پھپھو... ہو سکتا ہے انت میں سب ٹھیک ہو جائے" وہ بولی

"نہیں ہو گا... کبھی بھی نہیں ہو گا, وہ ہم سے یکسر مختلف ہیں سمائکہ... کیوں صرف محبت کی خاطر اپنے لئے زندگی کو اجیرن کر رہی ہے... ؟؟؟ آج نہیں تو کل انہیں پتہ چل ہی جائے گا کہ تو اہل سنت ہے... بات بات پر وہ

لوگ تجھے ٹچکریں کیا کریں گے, طعنے دیا کریں گے, وہ سب ایک طرف ہوں گے سمائکہ اور تو اکیلی ایک طرف... کیا کیا برداشت کرے گی ؟؟؟ چلو مان لیا کہ ساعد تجھے وہ سب کرنے کو نہیں کہے گا جو وہ خود کرے گا... لیکن چندا تو اکیلی ان کے بیچ رہ کر وہ سب بھی نہیں کر سکے گی جو تو چاہتی ہے, صرف یہ دیکھ لے کہ امی ہر سال اتنے اہتمام سے ابو کا ختم شریف دلواتی ہیں پر تیرے سسرال والوں کو اس سے قطعی کوئی سروکار نہیں ہوا کرے گا.... کہاں تک کھینچے گی اکیلی سارا کچھ... ؟؟؟ کب تک ان سے الگ تھلگ رہے گی... ؟؟؟ چل یہ بھی مان لیا کہ تو ان سب کے بیچ

اپنے فرقے پر جمی رہے گی لیکن تیری اولاد... ؟؟؟ سمائکہ ذرا سوچ کہ ساعد اپنے بچے کو تیرے ساتھ بیٹھ کر ختم, برسی یا گیارھویں کی چیز کھانے دے گا... ؟؟؟ درباروں یا آستانوں کا تبرق کھانے دے گا ؟؟؟ " الماس کہتی چلی گئی اور وہ سولہ آنے سچ کہہ رہی تھی

"پھپھو پھر محبت کا کیا ہوا ؟؟؟" وہ رو ہی پڑی

"محبت اس سب میں ہمیشہ کہیں پیچھے ہی رہ جاتی ہے... ہمارے لئے امیری غریبی یا ذات پات بھلے ہی اہمیت نا رکھتی ہو سمائکہ لیکن... فرقہ ہر مسلمان کو پیارا ہے... ہم لوگ عشق کی حد تک محبت کرتے ہیں اپنے اپنے فرقے سے...

ہمیں کوئی ارائیں ہونے پر گالی دے جائے ہم برداشت کر لیں گے لیکن ہمیں کوئی سنی ہونے پر برا بھلا کہے... ہم اس کا سر پھاڑ دیں گے سمائکہ... اور تجھے کیا لگتا ہے کہ ساعد کے گھر کی عورتیں تجھے بڑی خوشی خوشی قبول کر لیں گی... ؟؟ نہیں چندا.... صبح و شام نشتر چبھویا کریں گی تجھے...

" وہ بولی

"لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ شادی کے بعد ساعد مجھے لیکر الگ ہو جائے.... " سمائکہ کی بات سنتے ہی الماس ہنستی چلی گئی تھی

"تو کس دنیا میں رہتی ہے سمائکہ.... وہ ایک مرد ہے... تجھ اکیلی کے لئے اپنا پورا خاندان کیوں چھوڑے گا وہ... ؟؟؟ بلکہ تجھے کہے گا کہ سب کچھ چھوڑ دے "...

"لیکن پھپھو" ....

"سمائکہ میری بات سن... کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھانے والا وہ تیرے لئے, یہ پیار محبت صرف ابھی کی باتیں ہیں... یوں چٹکی بجاتے ہی بدل جائے گا دیکھنا... کیونکہ اس کی سرشت ہی ایسی ہے, آخر کو اسی خاندان کا خون ہے وہ.... " الماس کا لہجہ سخت ہو گیا

"کیا مطلب"؟؟؟ ...

"مطلب میری بات لکھ کر رکھ لے کہ وہ آنیوالی زندگی میں تیرے لئے کوئی سٹیپ نہیں لے گا, کوئی سکھ نہیں دے گا تجھے, بچے اسی کی لائن پر چلیں گے اور پھر بڑی آسانی سے تجھے کہہ دے گا کہ... واپس جانا ہے تو چلی جاؤ... " وہ پھٹ پڑی تھی

"نہیں پھپھو... ساعد بہت اچھا لڑکا ہے... وہ کبھی بھی مجھے ایسے نہیں کہے گا"

"لڑکے بظاہر سارے ہی اچھے ہوتے ہیں سمائکہ.... وہ عین اس وقت پر بھروسہ توڑتے ہیں جب پلٹنے کا راستہ بھی مسدود ہو جاتا ہے"

"ساعد ایسا نہیں ہے"...

"ایسا ہی ہے... نسل ہی ایسی ہے اس کی.... خاندان ہی ایسا ہے... اس کے خون میں ہی بیوفائی اور دھوکہ دہی ہے...میری بات لکھ لے وہ کل کو آنسوؤں سے رلائے گا تجھے..." الماس نے کہا

"لیکن آپ کو کیسے پتہ کہ یہ سب ہو گا... ؟؟؟" سمائکہ زور سے بولی تھی

"کیونکہ میرے ساتھ ہو چکا ہے یہ سب..." الماس اس سے بھی اونچا چیخی تھی, سمائکہ ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی

"پھپھو"؟؟؟ ....

الماس بے بس سی ہو کر اسے دیکھنے لگی

"پھپھو کہیں ایسا تو نہیں کہ...." اس نے خود ہی اپنی بات ادھوری چھوڑ دی

"ہاں... میں نے بھی محبت کی تھی... تمہاری طرح... اور اس محبت نے مجھے ایسے منہ کے بل گرایا کہ آج تک دوبارہ اٹھ نہیں پائی ہوں میں..." وہ دھیرے سے بولی تھی

"کس سے... ؟؟؟" حالانکہ شائد وہ جان چکی تھی

"زید اقبال سے"....

.....

وہ آج پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس سے ملنے چلا آیا تھا,

حسب معمول حاشر نے سو باتیں سنا کر اسے اوپر جانے کی

اجازت دی تھی

"مجھے تو لگا تو باقاعدہ اپنے گھر والوں کو لیکر آیا ہے... الماس

کو لینے... ؟؟" اس نے پوچھا

"نہیں یار... ساعد کا رشتہ لیکر آئے تھے"...

"کس کے لئے"؟؟؟...

"سمائکہ مبشر کے لئے"...

"بلے بھئی بلے... تجھے ابھی الماس کی زندگی اجاڑ کر سکون نہیں آیا جو اب سمائکہ کی باری آ گئی" حاشر نے اس پر طنز کیا تھا

"حاشر... میں آج اسے گھر لے جاؤں اگر وہ اپنی ضد چھوڑ دے... وہ بس میری ایک پانچ سال پرانی بات کو پکڑ کر بیٹھی ہے" زید نے کہا

"کچھ تو غلط ہو گا نا اس بات میں زید کہ الماس جیسی لڑکی نے اپنی زندگی کے پانچ سال ضائع کر دیئے, بیچاری نا ادھر کی رہی اور نا ادھر کی... نا تو اسے پوری طرح چھوڑتا ہے اور نا

پوری طرح اپناتا ہے... " حاشر کہتا چلا گیا, زید کے پاس کوئی جواب نہیں تھق

"اب ساعد کے کیا ارادے ہیں ؟؟؟" اس نے پوچھا

"محبت کرتا ہے وہ سمائکہ سے" ...

"واہ.... پھر تو تیری طرح ہی ڈبو دے گا محبت کو... " وہ ہنسا تھا

"بکواس بند کر" ....

"ویسے زید... شائد اگر ساعد اور سمائکہ کی شادی ہو جائے تو الماس بھی تجھے معاف کر ہی دے..." یہ واحد بات تھی جو زید کے دل کو لگی تھی

سر جھٹک کر وہ الماس کے کمرے تک چلا آیا

"میں آجکل میں ہی اس کھڑکی کا بھی کام تمام کرواتی ہوں... اور یہ والا کمرہ عذیر کے حوالے کرتی ہوں...." وہ اسے کھڑکی سے اندر آتا دیکھ کر تڑخ گئی تھی

"میں کوئی اور جگاڑ لگا لوں گا" ...

"چور ہی بنے رہنا... بس یہ ہی اوقات ہے تمہاری... " وہ بولی

"میری اوقات ابھی تم نے دیکھی ہی کہاں ہے" ؟؟؟ ...

"پانچ سال سے تو دیکھ رہی ہوں... " وہ بپھر گئی

"الماس... یار ایم سوری...اور کتنی بار کہوں ؟؟؟" وہ جیسے ہار سا گیا

"قیامت تک بھی کہتے رہو گے تو میرا دل نہیں پگھلنے والا...

اور بات سنو... اپنے اس نئے نئے عاشق بنے بھتیجے کا دماغ

ٹھکانے لگا لو سمجھے... ورنہ پھر میرا تو پتہ ہی ہے تمہیں...

میرے ساتھ تو جو تم نے کیا میں نے بھگت لیا لیکن سمائکہ

کو نہیں رلنے دوں گی میں..." وہ اس پر چڑھ دوڑی تھی

"روکا ہے میں نے اسے بہت... تمہیں کیا پتہ کہ کتنا سمجھایا

ہے میں نے اسے, جب سے تمہارے گھر سے ہو کر گئے

ہیں تب سے سمجھا رہا ہوں... اب نہیں سمجھتا تو کیا کروں

؟؟؟" وہ بولا

"زید... ان دونوں کا جھوٹ ساری عمر نہیں چلنے والا, شادی کے بعد تو کھل ہی جائے گا... صرف ایک بار تمہارے گھر والوں نے اسے کہہ دیا کہ ہم میں سے یا اپنی بیوی میں سے کسی ایک کو چن لو تو تمہاری طرح وہ بھی اپنا خاندان ہی چنے گا... یار میری ماں تو ابھی تک مجھے دیکھ دیکھ کر ہی سرد آہیں بھرتی رہتی ہے.... سمائکہ بھی واپس آ گئی تو کیا بنے گا ان کا... ؟؟؟" وہ رونے والی ہو گئی تھی

زید نے ایک بھر پور نظر اسے دیکھا

وہ شارٹ سی بلیک شرٹ کے ساتھ کھلا سا گھیر دار پلازو پہنے کھڑی تھی, بالوں کو حسب معمول ڈھیلا سا کیچر لگایا ہوا تھا, دوپٹہ صوفے پر پڑا تھا

"الماس... میری بات سنو....آج, ابھی اور اسی وقت چلو میرے ساتھ... میں تمہارا ہاتھ تھام کر اپنے گھر لے کر جاؤں گا" زید نے اسے دونوں شانوں سے تھام لیا

..."اور جس دن تمہارا بچہ اس دنیا میں آئے گا اس دن پھر مجھے کہہ دینا کہ میرا بچہ تو میری لائن ہی پکڑے گا.... تمہیں پلٹنا ہے تو پلٹ جاؤ" وہ بولی

"الماس... ایم سوری" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا

"زید یہ جو محبت ہوتی ہے نا.... یہ واقعی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے... پھر وہی نظر آتا ہے جو سامنے والا کہتا ہے... سمائکہ کی آنکھوں پر بھی تمہارے بھتیجے کی محبت کی پٹی بندھ گئی ہے.... بالکل ویسے ہی زید جیسے میری آنکھوں پر تمہاری محبت کی پٹی بندھ گئی تھی... مجھے بھی ان دنوں بس وہی نظر آتا تھا جو تم کہتے تھے لیکن...." وہ دھیرے دھیرے کہتی چلی گئی

"اب مجھے سمجھ آیا ہے زید کہ... یہ کوئی نسل کا فرق تھوڑی ہے کہ ایک پنجابی, ایک پٹھان سے شادی کر لے, یا ایک سندھی, ایک بلوچی سے شادی کر لے تو کوئی مضائقہ

نہیں... کیونکہ نسل کا فرق تو ہمارے دین میں بھی نہیں ہے... اور نا ہی یہ کوئی ذات پات کا فرق ہے کہ ایک ارائیں کسی راجپوت سے شادی کر لے یا ایک ملک کسی جٹ سے شادی کر لے... زید یہ تو مسلک کا فرق ہے... ایک طرح سے کہیں تو عقیدے کا فرق... اسے بھلا کیسے جھٹلا سکتے ہیں ہم...." وہ کہتی چلی گئی

"الماس... سچ تو یہ ہے کہ یہ عقیدے کا فرق بھی صرف ہم مڈل کلاس لوگوں تک ہی رہ گیا ہے, اپر کلاس میں تو لوگوں کو شائد یہ بھی نہیں پتہ ہوتا کہ مسلک ہے کیا؟؟؟" زید نے کہا

"ہم تو دیکھتے ہیں نا زید... وہ بھلے ہی نا سوچتے ہوں لیکن ہم تو سوچتے ہیں نا کہ.... بچے کس کے مسلک پر جائیں گے ؟؟؟" وہ بولی

"الماس... بچوں کو پیدا ہوتے ہی مسلک سکھانا ضروری ہے کیا ؟؟؟" وہ تنگ آ گیا

"اچھا ٹھیک ہے... چلو پھر کہہ دو کہ ہمارا بچہ میری والی لائن پکڑے گا.... " وہ زور سے بولی

"الماس... پلیز یار" ...

"مشکل کیا ہے زید... ؟؟؟؟ میں ماں ہوں گی اس کی... میرے جیسا بن جائے گا تو پھر کیا ہو جائے گا.... ؟؟؟" وہ

بولی, زید بس اسے دیکھتا رہ گیا تھا لیکن... ہاں نہیں کہہ سکا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

ساتویں قسط

اور یہاں سے فرق شروع ہوتا ہے ایک لوئر کلاس, مڈل کلاس اور اپر کلاس کے مرد کا.... یہ ہمارا المیہ ہے کہ ہمارا یہ مسالک والا دین صرف مڈل کلاس طبقے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے

لوئر کلاس کے لوگ رشتہ طے کرتے ہوئے ذات پات کو بھلے ہی اہمیت دے دیتے ہوں لیکن فرقے کو اہمیت نہیں دیتے, انہیں واقعی فرقہ واریت کا کوئی ادراک نہیں ہوتا, بس لڑکا کماتا ہو, گھر بار اپنا ہو, لڑکی منہ متھے لگتی ہو, ذات برادری ایک ہو... باقی سب ٹھیک ہے... اوکے.... ڈن

اور شادی کے بعد انہیں کوئی خاص مشکلات بھی درپیش نہیں آتیں, کیونکہ انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ ان کا بچہ نماز کیسے پڑھتا ہے ؟؟؟ کونسی مسجد میں جاتا ہے... ؟؟؟ کس امام کو مانتا ہے ؟؟؟؟ ان کے لئے بس بچے پیدا کر کے پالنا پوسنا اور پھر انہیں کسی کام دھندے پر لگا دینا ہی کافی ہوتا ہے...

ہو سکتا ہے آپ میں سے اکثریت میری بات سے اتفاق نہ کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمارے لوئر کلاس طبقے کو ایک لڑکے اور لڑکی کا رشتہ طے کرتے ہوئے مسلک کے

فرق سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا.... اور یہی حال ہماری اپر کلاس کا بھی ہے

وہاں پر بھی صرف لڑکا اور لڑکی کی پسند دیکھی جاتی ہے, اگر وہ دونوں کہہ دیں وہ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو وہاں پر بھی ذات اور مسلک سے زیادہ اسٹیٹس کا فرق دیکھا جاتا ہے

اپر کلاس کے لوگ اسٹیٹس ڈیفرنس پر زیادہ دھیان دیتے ہیں, اگر لڑکا اور لڑکی دونوں مضبوط فیملی بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتے ہیں تو پھر ان کے لئے ذات یا مسلک کا فرق بے بنیاد ہو جاتا ہے

اور رہ گیا ہمارا مڈل کلاس طبقہ...؟؟؟ جسے میں کہتی ہوں کہ وہ ہمارے معاشرے کا سب سے زیادہ اور سب سے وسیع و عریض طبقہ ہے... ذات اور مسلک.... صرف اسی طبقے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے, ہماری مڈل کلاس سوسائٹی میں جب ایک لڑکے اور لڑکی کا رشتہ طے کیا جاتا ہے تو سب سے پہلا سوال یہی ہوتا ہے کے لڑکے کی ذات کیا ہے اور اس سے اگلا سوال کہ لڑکے کیا مسلک کیا ہے؟؟؟...

بے شمار رشتے نامکمل رہ جاتے ہیں, بے شمار رشتے ٹوٹ جاتے ہیں, بے شمار رشتے ایسے ہیں جو جڑ ہی نہیں پاتے, لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں دل ٹوٹ جاتے ہیں... صرف

اس لئے کہ لڑکا اور لڑکی کا مسلک ایک دوسرے سے میچ نہیں کر پاتا

اور المیہ تو یہ ہے کہ ہم جس طرح ذات کے فرق کو ببانگ دہل غلط قرار دے دیتے ہیں, ویسے مسلک کے فرق کو غلط کہہ ہی نہیں سکتے... ہم لوگ اپنے مسلک کو اپنا دین مانتے ہیں, اپنا مذہب تسلیم کرتے ہیں اور ہم لوگ اپنے مسلک سے عشق کرتے ہیں

اگر بات صرف ذات کے فرق پر آجائے تو شاید ایک مرد اپنی محبت کی خاطر اپنے پورے خاندان سے لڑ سکتا ہے لیکن بات اگر مسلک کے فرق پر آ جائے تو وہی مرد بھلے ہی آنسوؤں سے

سہی.... لیکن اپنی محبت خود ہار جاتا ہے کیونکہ ہم مڈل کلاس لوگوں کی اولین محبت ہمارا فرقہ ہی ہے

اس وقت زید اقبال بھی اگر کسی لوئر کلاس یا اپر کلاس سے تعلق رکھنے والا ایک مرد ہوتا تو الماس کی بات سن کر فورا ہی کہہ دیتا اوکے ٹھیک ہے... بچے کسی بھی مسلک پر جائیں... مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا... لیکن وہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا تھا کیونکہ وہ اپنے فرقے سے محبت کرنے والا ایک مڈل کلاس مرد تھا...جس نے اپنے فرقے کی خاطر پانچ سال سے اپنی محبت کو پس پشت ڈال رکھا تھا

اور اس وقت اگر الماس مہدی بھی کسی لوئر کلاس گھر کی عام سی لڑکی ہوتی یا کسی اپر کلاس فیملی کی انتہائی امیر و کبیر لڑکی ہوتی تو شاید وہ اس سے یہ سوال کرتی ہی نہیں... اسے اس بات سے کوئی سروکار ہی نا ہوتا کہ اس کا بچہ کس مسلک پر چلے گا؟؟؟

لیکن وہ بھی زید اقبال کی طرح اپنے فرقے سے عشق کرنے والی ایک مڈل کلاس لڑکی تھی جس نے محبت تو کر لی تھی لیکن اس کی اپنے فرقے سے محبت, زید اقبال کی محبت سے کئی گنا زیادہ تھی, تبھی تو وہ بھی پانچ سالوں سے اپنی محبت سے آنکھیں چرا کر بیٹھی تھی

ان دونوں کا مسئلہ یہ نہیں تھا کہ الماس کا مسلک اور تھا... اور زید کا مسلک اور... مسئلہ یہ تھا کہ کل کو اولاد کا کیا ہو گا؟؟؟؟ اولاد کس کے مسلک پر چلے گی... ؟؟؟ ماں یا باپ؟؟؟ ....

اور ذرا سوچیں کہ جب ماں اور باپ دونوں ہی اپنے اپنے فرقے سے عشق کی حد تک محبت کرتے ہوں تو اپنے ہونے والے بچوں کے لئے ان کی شدت کا کیا حال ہو گا؟؟؟

یہ بات الماس تو سمجھ گئی تھی... شائد زید بھی سمجھ ہی گیا تھا

لیکن یہ بات ساعد اور سمائکہ کی سمجھ سے باہر تھی, ان کے نزدیک آنیوالا مسئلہ فی الحال کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا

اور ایک المیہ یہ بھی ہے.... ہمارے باپ دادا اپنی اپنی لائن پر جتنے مضبوط اور کٹر ہوتے ہیں.. آنیوالی نسلیں اتنی شدت اختیار نہیں کر پاتیں, وہ اس رسی پر اپنی گرفت ڈھیلی کرتی جاتی ہیں, اور شائد تیسری یا چوتھی پیڑھی کے لڑکے اور لڑکیوں کو پھر اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہوتا کہ بچہ ماں کا مسلک لے یا باپ کا....

چوہدری جاوید اپنے عقائد میں بہت زیادہ کٹر تھے... اولاد آگے اتنی زیادہ شدت پسند نہیں تھی, ان کی نسبت زید اتنا فرم نہیں تھا... اور زید کی نسبت ساعد میں لچک اور زیادہ تھی

"دیکھا... نہیں کہہ سکتے نا تم زید.... کیونکہ تمہاری بیوی چاہے کسی بھی مسلک پر چلے لیکن تمہاری اولاد بھلا تمہاری بیوی والے مسلک پر کیوں چلے ؟؟؟ " وہ بولی

"چلو ٹھیک ہے... بتا دو کیا چاہتی ہو ؟؟؟" وہ جیسے تھک چکا تھا

"مجھے چھوڑ دو زید.... اور ساعد سے کہو کہ اپنا راستہ الگ کر لے" وہ بولی, زید کے جیسے دل پر ہاتھ پڑا تھا

"کسی اور سے شادی کرو گی پھر ؟؟؟" اس نے ذرا توقف سے پوچھا تھا

"ظاہر ہے... ساری عمر ماں کی دہلیز پر تو نہیں بیٹھی رہوں گی " وہ بولی, زید نے دھیرے سے اپنے ہاتھ اس کے شانوں سے ہٹائے تھے

الماس اپنی جگہ پر جمی کھڑی رہی

"میں صرف اپنی ضمانت دے سکتا ہوں... ساعد کی نہیں... " دھیرے سے کہتے ہوئے وہ واپس پلٹ گیا تھا

کھڑکی پھلانگ کر وہ واپس چھت پر آ گیا, اسے ریلنگ کراس کر کے حاشر کی چھت پر جانا تھا... اور وہاں سے نیچے اترنا تھا

نہ جانے کیوں... ؟؟؟ بس ایسے ہی وہ ریلنگ کی طرف آیا اور وہاں سے نیچے گیراج کی چھت پر اتر گیا, وہاں سے دیوار تک آیا اور دیوار پھاند پر باہر گلی میں کود گیا

اور کودنے کے ساتھ ہی وہ ٹھٹھک گیا تھا

.....

ساعد اور عذیر نے اپنے بیچ فیلوز کے ساتھ مل کر ایک بیچلر نائیٹ سیلیبریٹ کرنے کا پلان بنایا تھا, فرناز کو وہ کہہ کر گیا کہ گیارہ بجے تک آ جائے گا لیکن ظاہر ہے... نائیٹ کا مطلب تو نائیٹ ہی ہوتا ہے

ڈنر کرتے کرتے ہی انہیں بارہ بج گئے, پھر ریسنگ شروع ہو گئی, رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ دونوں واپس لوٹے, عذیر کی بائیک راستے میں ہی جواب دے گئی

ساعد اسے ایک ہزار باتیں سنا کر اس کے گھر تک چھوڑنے آیا تھا

"تو سمائکہ سے بھی مل لینا...." وہ بالکل ہی شرم کھو بیٹھا تھا, گھر پہنچے تو دروازہ بند... ظاہر ہے فرناز کب تک اس کا انتظار کرتی

عذیر نے سمائکہ کو ہی کال کی تھی.... بار بار کرتا گیا

"کیا آفت ہے تمہیں ؟؟؟" اس کی کان پھاڑ آواز ساعد کو موبائل سے باہر تک سنائی دی تھی

"سمائکہ... گڑیا دروازہ تو کھول دو" عذیر کے لہجے میں جیسے چینی گھل گئی

"میں تو نہیں آ رہی... گیٹ پھلانگ کر آ جاؤ" ..

"گڑیا... پلیز یار... گیٹ اونچا بہت ہے" وہ اپنا لہجہ میٹھے سے میٹھا کرتا جا رہا تھا

"بس کرو.... کہیں شوگر ہی نا ہو جائے مجھے..." وہ تڑخی

"ساعد بھی آیا ہے میرے ساتھ... اس سے بھی مل لینا" عذیر نے پینترا بدلا تھا

"عذیر تمہاری نا دراصل عقل ہی فوت ہو گئی ہے... بس" وہ کلس کر کہتے ہوئے بستر سے اٹھی تھی اور دو منٹ بعد ہی آ کر اس نے دروازہ کھول دیا

ساعد نے بڑی فرصت سے اس کی خمار آلود آنکھوں کو دیکھا تھا

"الوؤں کی طرح آدھی آدھی رات تک سڑکوں پر آوارہ گردی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی تم دونوں کو... " وہ پھٹ ہی پڑی

"ساعد سے تو مل لو... میری کلاس بعد میں لگا لینا" وہ بولا

"دفع دور بے حیا انسان... اب کیا گلے ملوں میں اس سے...

وہ بھی تمہارے سامنے..." سمائکہ نے اسے ایک دھپ لگائی

تھی

وہ تینوں اس وقت مین گیٹ سے باہر کھڑے تھے, عذیر,

سمائکہ کے پاس کھڑا تھا...جبکہ ساعد اپنی بائیک پر ہی بیٹھا ہوا

تھا

اچانک ہی دھم کی آواز سے کوئی نیچے کودا

تینوں چونک کر مڑے

"زید چاچو... ؟؟؟" ساعد کی آنکھیں پھیل گئیں, سمائکہ اور عذیر بھی اسے یوں اپنے گھر کی دیوار سے نیچے کودتا دیکھ کر ششدر سے تھے

"آپ چھت پر سے آئے ہیں نا... ؟؟؟" سمائکہ شاید کچھ کچھ سمجھ گئی تھی

"میری بات سنو... " زید بوکھلا سا گیا

"ساعد... تیرے چاچو میرے گھر کی چھت پر سے چوروں کی طرح باہر کیوں کودے ہیں ؟؟؟"عذیر آگے کو آیا

"چاچو... ؟؟؟" ساعد بے یقین سا تھا

"سنو... سنو.... وہ.. میری بیوی ہے... " زید ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے بولا

"بیوی.... ؟؟؟" اب سمائکہ کی آنکھیں بھی پھٹی تھیں

"کون "؟؟؟؟ ...

"الماس...

"She is my wife... "

.....

"وہ کالج میں پڑھتی تھی میرے ساتھ... بی ایس سی اکٹھے ہی پاس آؤٹ کی تھی ہم دونوں نے, پھر ماسٹرز بھی ایک ساتھ ہی کیا... اب اتنے سال بندہ کسی انسان کے ساتھ

گزارے... وہ بھی اتنی خوبصورت اور خوب سیرت لڑکی کے ساتھ... تو محبت نہیں ہو گی کیا؟؟؟ مجھے تو کالج میں ہی اس سے محبت ہو گئی تھی...." زید اسے بتاتا چلا گیا, ساعد اور وہ گھر واپس آ گئے تھے, اب بھی ساعد چپ چاپ سا اس کے کمرے میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا, زید کھڑکی کے پاس کھڑا کہتا جا رہا تھا

"اور... اس کے علاوہ میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں نہیں سوچا ساعد... ضرورت ہی نہیں پڑی, وہ اتنی اچھی تھی کہ میرا کسی اور کو دیکھنے یا کسی اور کے بارے میں سوچنے کا

دل ہی نہیں کرتا تھا.... بہت محبت کرتا تھا میں اس سے ساعد.....اور آج بھی کرتا ہوں..." وہ بولا

.....

وہاں سے ذرا دور سمائکہ اور عذیر الماس کے کمرے میں کھڑے تھے, وہ سر جھکائے اپنے بستر پر بیٹھی تھی

"کوئی کمی تو نہیں تھی اس میں... دیکھنے میں بھی اتنا ہینڈسم تھا, دل کا بھی بہت اچھا تھا, میری بہت عزت کیا کرتا تھا... اور... اس کے ہوتے ہوئے میں کبھی کسی کام کے لیے پریشان نہیں ہوئی عذیر... وہ میرا ہر کام, ہر پریشانی, ہر مسئلہ.... میرے کہنے سے پہلے ہی حل کر دیا کرتا تھا.... ہم

دونوں نے ایک ساتھ پاس آؤٹ کیا تھا... اور تب اس نے مجھے شادی کے لئے پروپوز کیا تھا...." وہ کہتی جا رہی تھی

.....

"وہ مان گئی تھی... میں جانتا تھا وہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگی تھی, لیکن... ہم دونوں ہی جانتے تھے کہ ہمارے راستے ایک دوسرے سے بالکل جدا تھے, وہ کٹر اہل سنت تھی... اور میں کٹر اہل حدیث..." زید نے مڑ کر ساعد کی طرف دیکھا

.....

"ہم دونوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح ہمارے گھر والے مان جائیں, میں نے سب سے پہلے فرناز باجی کو بتایا, بڑی ہی مشکل سے وہ امی سے بات کرنے پر راضی ہوئیں, اور امی تو سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئیں, مبشر بھائی بھی خوب ہی غصہ ہوئے, مجھے تو امی نے زید کا نام تک بتانے کی گنجائش نہیں دی... اتنا ڈانٹا کہ حد نہیں...." الماس نے کہا, سمائکہ اور عذیر بس خاموش کھڑے اسے سن رہے تھے

.....

"ابا جی تو میرے اوپر راشن پانی لیکر چڑھ دوڑے... جنید بھائی الگ سے ناراض... جمشید بھائی کی الگ سے گالیاں... دونوں

بھابھیاں مجھے یوں دیکھ رہی تھیں جیسے خدا جانے کونسا گناہ کر دیا ہو میں نے... اور... میں کوشش کر کر کے ہار گیا ساعد لیکن ابا جی نہیں مانے... بالکل بھی نہیں مانے.... آخر تھک ہار کر میں نے الماس کو کورٹ میرج کا کہا تھا... "

زید کہتا چلا گیا

.....

"آخر کار ہم دونوں ہی اپنے اپنے گھر والوں سے ماتھا پھوڑ پھوڑ کر تھک گئے لیکن نہ تو میری امی مانیں اور نہ ہی زید کے ابو نے حامی بھری... پھر ہم لوگوں نے سوچا کہ چلو ایک دوسرے کو بھول جاتے ہیں لیکن یہ بھی ممکن نہیں ہوا...

کوئی چند ماہ کا ساتھ تھوڑی تھا, ہم دونوں نے چھ سال اکٹھے گزارے تھے, شروعات دوستی سے ہوئی تھی اور انت محبت پر.... اتنی آسانی سے کیسے بھول جاتے ایک دوسرے کو...؟؟؟؟؟ اس دن بھی میں اپنا ڈی ایم سی لینے یونیورسٹی گئی تھی جب زید نے مجھے کورٹ میرج کرنے کو کہا... تب تو میں اسے صفا چٹ انکار کر آئی, اتنا بڑا قدم اٹھانے کا سوچ کر ہی مجھے ہول ہونے لگتے تھے لیکن ....شائد اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا..." وہ بولی

.....

"الماس کورٹ میرج کے لئے راضی نہیں تھی اور ظاہر ہے وہ اپنی جگہ پر بالکل درست تھی, وہ اس معاشرے کی ایک لڑکی تھی... جس کی عزت کانچ سے بھی زیادہ نازک تھی... میں نے اسے بے انتہا مجبور کر دیا میں اسے بھول نہیں پا رہا تھا ساعد... میرا گزارا ہی نہیں تھا اس کے بغیر.... میں نے سوچا کہ ایک بار نکاح ہو جائے گا تو گھر والے آخر کب تک ناراض رہیں گے.... ایک نہ ایک دن مان ہی جائیں گے.... انہی دنوں میری نادرہ میں جاب بھی ہو گئی تھی.... سو اگر بالفرض ابا جی مجھے گھر سے بھی نکال دیتے تو بھی میں اپنی فیملی کو خود سپورٹ کر سکتا تھا...." زید نے کہا

.....

یہ سچ تھا کے زید کو بھولنا آسان نہیں تھا.... وہ مجھے ہر پل یاد اتا تھا, پھر جب اسے بھلانے کی ناکام کوششیں کرتے کرتے میں تھک ہار گئی تو میں نے اسے ہاں کہہ دی...

ہماری کورٹ میرج کا کسی کو بھی نہیں پتا تھا سوائے زید کے جگری دوست حاشر کے.... وہ ہمارے نکاح میں گواہ کی حیثیت سے شامل ہوا تھا

"حاشر...؟؟ عذیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

یہ پڑوس والا حاشر؟؟؟....

"ہاں... زید کا بہت پرانا دوست ہے یہ.... اور اب سے پہلے صرف یہ جانتا تھا کہ میں نے اور زید نے کورٹ میرج کی ہوئی ہے...." الماس نے کہا

.....

"وہ بڑا سہانا دن تھا ساعد... میں نے اور الماس نے اس دن کورٹ میرج کر لی تھی, میں اس کا ہاتھ تھام کر اسے گاڑی تک لے کر آیا تھا, خود اس کے لئے فرنٹ ڈور کھولا تھا.... ہم دونوں نے وہاں سے ابا جی کے پاس جانا ہے... وہ مان جاتے تو ٹھیک.... ورنہ میں الماس کو اس کی امی کی طرف چھوڑ دیتا... اور پھر دو, تین دن میں کوئی رینٹ کا گھر ڈھونڈ

کر اسے وہاں لے جاتا... میں نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی" زید جیسے کسی ٹرانس کی کیفیت میں پانچ سال پیچھے چلا گیا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

آٹھویں قسط

"زید... مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے... " الماس اس کے برابر میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی

"کس سے"؟؟؟ ...

"تمہارے ابا جی سے... " وہ بولی

"فکر مت کرو, ابا جی نے اگر پھاڑا بھی تو میرا ہی سر پھاڑیں گے.... تمہیں کچھ نہیں کہیں گے" زید مسکراتے ہوئے بولا تھا

"وہ بہت غصہ ہوں گے... ہیں نا"؟؟؟ ...

"ظاہر ہے... کونسا باپ اپنے بیٹے کی کورٹ میرج کا سن کر خوش ہوتا ہے... " وہ بولا

"زید... دیکھ لینا, وہ تم سے یہ ہی کہیں گے کہ میں اپنا عقیدہ چھوڑ کر تمہاری طرف آؤں... پھر قبول کریں گے وہ مجھے "....

"الماس... یار میں نے تم سے وعدہ کیا ہے نا کہ میں تمہیں زبردستی اپنی لائن پر نہیں چلاؤں گا... " وہ بولا

"پھر... اپنے ابا جی سے کیا کہو گے"؟؟؟

"ان کے لیے بھی ایک ترمپ کا پتہ ہے میرے پاس " ...

"وہ کیا"؟؟ ...

"یہ ہی کہ تمہارے ساتھ رہ کر میں اپنا عقیدہ تھوڑی نا بدل لوں گا... اور ویسے بھی, انہیں تو اپنی نسل سے سروکار ہونا

چاہیے... کہ وہ کس فرقے پر چلے گی... ؟؟؟" زید کے کہتے ہی وہ یکدم چونک گئی

"کیا مطلب"؟؟؟ ...

"مطلب یہ کہ ابا جی کو زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ ایک سنی لڑکی سے شادی کرنے کے بعد میری اولاد بھی اہل سنت ہو جائے گی... " وہ بولا

"تو ؟؟؟ ...

"تو یہ مائی ڈییر وائف کہ اولاد نے تو باپ والی لائن ہی پکڑنی ہوتی ہے نا..." وہ الماس کے ہوش اڑا کر خود بالکل نارمل تھا

"اور یہ کہاں لکھا ہے"؟؟؟

"کیا"؟؟ ...

"کہ اولاد ہمیشہ باپ والی لائن ہی پکڑے... " وہ تڑخی

"یار وہ میری نسل ہو گی تو میرے عقیدے پر ہی چلے گی نا"؟؟؟ ...

"اچھا... نسل بھی تمہاری, اولاد بھی تمہاری, عقیدہ بھی تمہارا... تو میرا کیا زید ؟؟؟" وہ بولی

"تمہارا میں... " زید مسکرایا

"زید یہ مذاق کی بات نہیں ہے... وہ اولاد میری بھی ہو گی... " الماس نے کہا

"تو میں نے کب اس بات سے انکار کیا ہے" ...

"تو میری جنم دی ہوئی اولاد میرے فرقے پر چلے گی زید اقبال...." وہ زور سے بولی تھی, زید نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"الماس... یار میں تمہیں تو تمہارا فرقہ چھوڑنے کو نہیں کہہ رہا... نا ہی میں تم پر کوئی پابندیاں لگا رہا ہوں... میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ نسل تو باپ سے چلتی ہے نا.... تو میرا بچہ میرے فرقے پر ہی چلے گا...." وہ سبھاؤ سے بولا

"جی نہیں... میں خود اہل سنت.... اور میرا بچہ بن جائے ایک وہابی...بالکل بھی نہیں...." وہ بولی

"تو تمہارا شوہر بھی تو وہابی ہی ہو گا"...

"زید... میں ابھی بتا رہی ہوں... میں اپنے کسی بچے کو وہابی نہیں بناؤں گی...وہ میرے فرقے پر چلیں گے" الماس نے دھونس سے کہا تھا

"الماس یہ تو بس ایک فضول سی ضد ہو گئی نا" ...

"یہ فضول ضد نہیں ہے.... زید مجھے بھی تو میرا فرقہ پیارا ہے نا...." وہ بولی

"الماس... میری بات سنو.... ابا جی کو مطمئن کرنے سے بھی قطع نظر... میرے بچے, میرے فرقے پر ہی چلیں گے" اب کے وہ ذرا سختی سے بولا تھا

"یعنی میں انہیں دین کے نام پر کچھ بھی نہیں سکھاؤں گی"؟؟ ...

"میں نے یہ تو نہیں کہا" ...

"زید... جو بچہ میرے وجود سے جنم لیکر میری گود میں آئے گا وہ میرے جیسا ہی بنے گا.... سمجھے تم " الماس نے کہا, زید نے زور سے گاڑی کو بریک لگائی تھی

چوہدری ہاؤس ذرا سا ہی دور تھا

"الماس... کیا اتنا مارجن کافی نہیں ہے کہ تم اپنی لائن پر چلتی رہو"؟؟؟ ...

"تو اتنا مارجن تو تمہارے لئے بھی کافی ہے زید اقبال....

"الماس... بس بھی کرو... " وہ تنگ آ گیا

"تم بھی بس کرو... زید میں نے کہہ دیا کہ میرے بچے میرے فرقے پر چلیں گے... بات ختم.. " وہ زور دے کر بولی تھی

"تمہاری ہر بات گوارا ہے مجھے سوائے اس کے... " زید نے کہا

"تو ٹھیک ہے.... پھر اپنے ساتھ کیوں لیکر جا رہے ہو...

؟؟؟؟" وہ تڑخی

"الماس... میری ایک بات کان کھول کر سن لو, تم سے محبت کی ہے میں نے اور ساری عمر کرتا رہوں گا, میرے گھر والے بھلے ہی تمہیں قبول نا کریں لیکن میں عمر بھر تمہارے ساتھ ہوں... تم جو چاہے کرو, کبھی نہیں ٹوکوں گا تمہیں لیکن.... میری اولاد, میرے مسلک پر چلے گی....

منظور ہے تو بتاؤ... ؟؟؟" وہ درشتی سے بولا تھا

"نہیں.. قطعی منظور نہیں ہے "

"تو پھر میرے ساتھ وہاں جا کر کیا کرو گی... ؟؟؟ چلو تمہیں واپس گھر چھوڑ دوں... " زید نے گاڑی ریورس کی تھی

"اتنی بھی زحمت نا کرو تم.... میں خود چلی جاؤں گی" وہ تن فن کرتی گاڑی سے نیچے اتر گئی تھی

"الماس... میری بات سنو... " وہ اس کے پیچھے ہی نیچے اترا تھا, اس نے رکشے والے کو ہاتھ دے کر روک لیا

"الماس... میری یہ ایک ہی شرط ہے بس.... اگر گوارا ہے تو جب کہو گی میں تمہیں لے جاؤں گا... " وہ رکشے میں بیٹھ چکی تھی جب زید نے اسے کہا تھا

.....

..."اور زید کی وہ شرط مجھے آج تک گوارا نہیں ہے سمائکہ... شائد دنیا کی نظروں میں میری یہ ضد فضول ہی گردانی جائے

لیکن... میں اس کی شرط پر اس کے ساتھ واپس نہیں جاؤں گی..." الماس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

سمائکہ اور عذیر بس ششدر سے اسے دیکھ رہے تھے

.....

"گزرے پانچ سالوں میں کم از کم پانچ سو بار گیا ہوں میں اس کے پاس... اتنی بار معافی مانگی ہے, اتنی بار اسے واپس آنے کے لئے کہا ہے لیکن وہ ہر بار مجھے یہ ہی کہہ دیتی ہے کہ میری اولاد.... اہل سنت ہو گی اور.... میں چپ چاپ واپس آ جاتا ہوں ساعد... میں پانچ سالوں میں بھی اپنی اس شرط کو

پس پشت نہیں ڈال سکا ہوں.... " زید کہتا چلا گیا, ساعد خاموش کھڑا اسے سن رہا تھا

.....

"خالہ... اگر آپ نے اپنی شرط پر ہی ڈٹے رہنا تھا تو پانچ سال ضائع کیوں کیئے... ؟؟؟" عذیر کو سچ میں دکھ ہوا تھا, الماس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

"محبت کی خاطر... دل کسی اور کے لئے مانتا ہی نہیں تھا....

" وہ بولی

"تو اب کیا ساری عمر ایسے ہی گزاریں گی.... ؟؟؟ شادی شدہ ہونے کے باوجود ایک ایسی لڑکی بن کر جس کی عمر بڑھ

رہی ہے, جس کا رشتہ نہیں ہو پا رہا... اور جس کے لئے لوگوں کی نظروں میں فقط ترحم ہی ترحم ہے " سمائکہ بھی اس کے ساتھ ہی رو پڑی

"نہیں چندا.... اب وہ اتنا بھی انمول نہیں ہے کہ میں اس کی خاطر پوری زندگی ہی گلا دوں... میں نے کہہ دیا ہے اسے کہ اس کھیل کو اب ہمیشہ کے لئے ختم کرے... " وہ بولی

.....

"کیا مطلب... ؟؟؟" ساعد یکدم چونک گیا

"میں اسے طلاق دے رہا ہوں... " زید نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا, وہ ششدر سا اسے دیکھتا رہ گیا

"وہ اپنی بات پر جمی رہے گی اور میں اپنی شرط پر... ساعد مجھے نہیں گوارا کہ میری نسل کا فرقہ ہی بدل جائے... اور ہم دونوں کی اس ضد میں زیادہ نقصان الماس کا ہو رہا ہے.... وہ ایک لڑکی ہے... اور میری اس شرط کے پیچھے وہ تیس سے اوپر کی ہو گئی ہے, میں تو چلو ایک مرد ہوں...اپنا کماتا ہوں, مجھے پانچ سال بعد بھی کوئی نا کوئی مل ہی جائے گی لیکن الماس... وہ ساری عمر کے لئے اپنی ماں کے گھر بیٹھی رہ جائے گی... " زید کہتا چلا گیا

"چلچو.... ایک بات کہوں آپ سے ؟؟؟" ساعد آگے کو آیا تھا

.....

"ہاں.... کہو... ؟؟؟" الماس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے سمائکہ کی طرف دیکھا

"اگر بالفرض... میں اور ساعد ایک دوسرے سے شادی کر لیتے ہیں... اور ساعد مجھے لیکر الگ ہو جاتا ہے... اور کل کلاں کو میرا بچہ پوری طرح سنی نہیں بھی بن پاتا تو... کیا ہو گا ؟؟؟" اس نے دھیرے سے پوچھا تھا

.....

"مواخذہ ہو گا ساعد...." زید نے کہا

"کس بات پر"؟؟؟

"اسی بات پر کہ اولاد کی آخرت خراب کیوں کی ؟؟؟" وہ بولا

"چلچو... میرا بچہ مجب اس دنیا میں آئے گا تو اس کے کان

میں میں خود اذان دوں گا, ساری زندگی وہ ایک خدا پر ایمان

لائے گا اور ایک نبی صہ کا پیروکار رہے گا, پانچ وقت کا

نمازی ہو گا, روزے رکھے گا... اللہ نے سعادت دی تو حج بھی

کرے گا... پھر اللہ کرے وقت رخصت اس کے لبوں پر

کلمہ توحید ہو گا تو... مواخذہ کس بات پر... ؟؟؟" وہ کہتا چلا

گیا, زید کے پاس اس کی باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا

.....

"پھپھو کیا واقعی اس بات پر مواخذہ ہو گا کہ میرا بچہ دوران نماز رفع یدین کرتا تھا یا نہیں... ؟؟؟؟ وہ کسی اولیا اللہ کے آستانے پر جاتا تھا یا نہیں ؟؟؟ وہاں کا تبرق کھاتا تھا یا نہیں... ؟؟؟ عرس مناتا تھا نہیں... ؟؟؟ کیا واقعی اللہ پاک مواخذہ کرے گا کہ میں نے ایک اہل حدیث شخص سے شادی کر کے اپنی اولاد کی آخرت کیوں خراب کی ؟؟؟ " سمائکہ نے پوچھا

"پتہ نہیں....شاید یہ اپنے اپنے دل کی تسکینیت بات ہے, میرا دل اس بات پر مطمین نہیں ہوتا کہ میری اولاد کسی اور

فرقے پر چلے.... " الماس نے کہا, وہ دونوں بس اسے دیکھتے رہ گئے تھے

"سمائکہ... عذیر... میری تم دونوں سے ریکوئسٹ ہے کہ پلیز اس بات کو میرا راز ہی رکھنا... کسی کو بھی اس بارے میں پتہ نہ چلے.... بہت جلد زید کی طرف سے مجھے طلاق کا نوٹس مل جائے گا... بس پھر یہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے گا... " وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی

.....

"امی جی.... پھر کب جانا ہے ہم نے ان لوگوں کی طرف...

؟؟؟" اگلے دن ناشتے کی میز پر مبشر نے بیگم گلناز کی طرف

سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کونسے لوگ"؟؟؟ ...

"وہ جو... سمائکہ کے رشتے کے لئے آئے تھے" مبشر نے کہا,

رعنا بھی پر شوق نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی

"دیکھ لے مبشر.... مجھے تو وہ سفید بڈھا مشکوک سا ہی لگتا

ہے... عجب ٹیڑھی کھیر سی ہے" وہ بولیں

"امی اس بڈھے کے علاوہ باقی تو ٹھیک ہیں نا سارے... "

رعنا نے کہا

"کھے تے سوا ٹھیک ہیں... اس لڑکے کا باپ اور چاچا بھی مجھے تو سنی نہیں لگے....پنڈلیوں تک شلواریں جا رہی تھیں ان کی اور سینے تک ڈاڑھیاں آ رہی تھیں... وہ چھوٹا والا کچھ ٹھیک لگا ہے بس...." وہ بولیں

"امی ایک دفعہ ہو تو آئیں... ایسے گھر بیٹھے قیافے لگانے کا فائدہ "..

"ٹھیک ہے.... دن طے کر لو کب جانا ہے ؟؟؟" انہوں نے حامی بھر ہی لی تھی

ان کی بات سنتے ہی سمائکہ رات والی ساری کلفت بھول گئی

"اسے بتا دیں... کہ آ رہے ہیں ہم.... کمر کس لے... "

انہوں نے بغور سمائکہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"جج... جی دادو... " وہ گڑبڑا سی گئی

چار دن بعد ان کا قافلہ تیار تھا

"الماس پھپھو... آپ نہیں جا رہیں ؟؟؟" سمائکہ اسے عام سے حلیے میں دیکھ کر حیران رہ گئی

"امی کہہ رہی ہیں فرناز باجی جائیں گی"

"کیوں"؟؟ ....

"کیونکہ وہ بڑی ہیں... " الماس نے کندھے اچکا دیئے

"انہوں نے وہاں جا کر سب بیڑا غرق کر دینا ہے...

ستیاناس کر دینا ہے"...

"تو میں کیا کروں اب"؟؟؟...

"پھپھو... آپ بھی نہیں جا رہیں اور دادو نے عذیر کا بھی پتہ

کاٹ دیا ہے... وہاں سارا معاملہ کون سنبھالے گا؟؟؟"

سمائکہ کے ہوش اڑ گئے تھے

"یوں کہو کہ وہاں تمہارا جھوٹ کون سنبھالے گا؟؟؟"

الماس کو غصہ آیا

"پھپھو پلیز... کم از کم آپ دونوں میں سے ایک تو چلا جائے"

وہ روہانسی ہو گئی

"امی جی... میں تو کہتی ہوں عذیر کو ساتھ لے جائیں,
گاڑی وہ چلا لے گا..." الماس نے اپنی سی کوشش کی تھی

"مبشر چلا لے گا گاڑی "...

"لیکن امی"...

"چپ کر جا... ایویں گاڑی بھر کر لے جاؤں میں وہاں...
بس میں, رعنا, فرناز اور مبشر..." وہ بولیں

"امی.. میری بات سنیں, رعنا بھابھی اور فرناز باجی کا تو آپ
کو پتہ ہی ہے... اگر کہیں وہاں جا کر آپس میں بھڑ گئیں تو
کیا ہو گا؟؟؟ مبشر بھائی سے کہاں قابو آتیں ہیں یہ دونوں...

عذیر کو ساتھ لے جائیں امی... وہ کم از کم اپنی ماں کو تو قابو کر لے گا..." الماس کہتی چلی گئی

"ویسے امی... الماس ٹھیک کہہ رہی ہے... مجھے تو پیس ہی دیتی ہیں یہ دونوں اپنی لڑائی میں..." مبشر نے کہا

بیگم گلناز ذرا سی کنفیوز ہوئی تھیں

"عذیر کو لے جائیں... اچھی رہیں گی" سمائکہ اور الماس نے بار بار انہیں یہ کہہ کر ڈگمگا ہی دیا

"بلاؤ اس لفنگے کو... کہو کپڑے بدلے جلدی..." وہ زور سے بولی تھیں

اور شائد زندگی میں پہلی سمائکہ خود اس کے کپڑے استری کرنے اوپر بھاگی تھی

"عذیر... یہ والا کر دوں... جینز اور شرٹ, یا کرتا شلوار پہنو گے"؟؟؟ ....

"لو بھلا... جینز کیوں پہنوں میں ؟؟؟ کاٹن کی شلوار قمیض استری کر کے دو... وہ سفید کلف والا" عذیر کے اندر کا شیطان بھی انگڑائی لیکر جاگ گیا

"ساتھ یہ بلیک واسکٹ بھی کرو.... اور جوتے بھی پالش کر دینا... پشاوری چپل میری "

اس بیچاری نے شاور کر کر کے پوری بوتل اس کے کپڑوں پر خالی کر دی

"دوبارہ استری کرو اسے... بازوؤں کے بل تو ویسے ہی ہیں ...

"

"جوتے تو ویسے ہی مٹی سے اٹے پڑے ہیں.... شائنر لگاؤ انہیں" ...

"سمائکہ تم تو بالکل ہی پھوہڑ ہو... تمہیں کپڑے بھی استری کرنے نہیں آتے... کل کو اپنے شوہر کے کپڑے بھی اتنے بکواس استری کرو گی... ؟؟ اور وہ تمہارا دادا سسر... اس کی تین میٹر لمبی ساڑھی کیسے استری کیا کرو گی"؟؟؟

"جاؤ ذرا ماموں کے کوئی اچھے سے سٹڈز تو لیکر آؤ" ...

"یہ واسکٹ بار بار پریس کرو... دبا دبا کر, بل نکالو اس کے" ....

"وہ اپنا پرفیوم تو دو جو پچھلے دنوں لیکر آئی ہو... بریںڈیڈ" ...

"عذیر... تمہاری نا دراصل اوقات ہی وہ ہے جس پر میں تمہیں رکھتی ہوں.... ذرا سی شہہ پر اوقات سے باہر ہو جاتے ہو تم جیسے اب ہو رہے ہو..." وہ بیچاری ہلکان ہوئی پڑی تھی

"اور میری بات کان کھول کر سن لو... اگر اس بیگار کے بدلے وہاں معاملہ بگاڑ کر آئے نا تم... تو سب سے پہلے تمہارا

گلا دباؤں گی میں " وہ بس اسے کچا نہیں چبا سکی تھی اور

عذیر ڈھیٹوں کی طرح ہنسے جا رہا تھا

تقریباً بارہ بجے کے قریب وہ لوگ گھر سے نکلے... سمائکہ نے

ساعد کو کال کر دی تھی

ادھر وہ اور زید بھی کمر کس کر کھڑے تھے

.....

#شاید_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

نویں قسط

گھر بار تو ساعد کا بھی اچھا تھا... عالیہ اور انشاء نے انہیں بڑے اچھے طریقے سے ویلکم کیا, حسینہ کے برعکس انشاء, ساعد کے رشتے کے لئے کافی پرجوش تھی... کم از کم ایک سے تو اس کی جان چھوٹ رہی تھی

عالیہ اور جنید انہیں اندر لے آئے

حسینہ اور فرناز کے منہ مقابلے پر سوجے ہوئے تھے

"یہ میری دیورانی ہے.. جمشید کے گھر والی, اور یہ ان کی اکلوتی بیٹی انشاء" عالیہ نے تعارف کروایا

"اوئے... تمہاری خالہ نہیں آئیں ؟؟" زید کا تو دل ہی الماس کو نا دیکھ کر بجھ سا گیا تھا

"کیوں ؟؟آپ کا دل نہیں لگ رہا ان کے بغیر... " وہ بھی آگے سے عذیر تھا

"بکواس بند کر لے... سمجھا"

"انہیں تو بھول جائیں اب آپ... ویسے بھی ان کے والے کمرے میں اب میں شفٹ ہو گیا ہوں... نین مٹکے ختم آپ کے... " وہ بس مسکرائے جا رہا تھا

"اب منہ بند نا کیا تو دانت توڑ دوں گا تیرے"...

"اور میں ٹوٹے دانتوں کے ساتھ بھی بتا دوں گا کہ کیسے آپ دیواریں پھاند پھاند کر روز رات کو بارہ بجے ہمارے گھر آتے ہیں... الماس خالہ سے ملنے... کیونکہ وہ آپ کی" ....

"ساعد... عذیر کو واش روم جانا ہے... اسے اوپر لے جا ذرا" زید نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا, وہ بس ہنستا ہوا اوپر چلا گیا

"منہ بند کروا کے لائیں اسے واپس... " اس نے ساعد کے کانوں میں سرگوشی کی تھی

"تم نہیں آئیں... ؟؟؟" زید کا واقعی دل نہیں لگ رہا تھا, وہ اسے کال ملا گیا

"ایسے تھوڑی آنا تھا تمہارے گھر زید... تمہارے ساتھ...

تمہاری گاڑی میں بیٹھ کر آنا تھا"

"تو میں ابھی لے جاتا ہوں تمہیں... اپنی گاڑی میں" وہ بولا

"زید... پلیز بس کرو, ایک ہی بات بار بار مت کرو" وہ کال ہی کاٹ گئی تھی

"آپا جی تسی بیٹھو... گلاں شلاں کرو... ہم ظہر کی نماز پڑھ آئیں... چل اوئے جنید, جمشید... مسجد جانا ہے" چوہدری جاوید کچھ دیر بعد ہی اٹھ کھڑے ہوئے

"ابھی سے ظہر... ؟؟؟" بیگم گلناز چونک گئیں

"اذان تو ہو گئی ہے"...

"لیکن وہ تو وہابیوں کی اذان ہوئی ہے... " بیگم گلناز کے کہتے ہی ساعد کو جیسے قیامت نظر آئی تھی

"نانو... یہ سننا ذرا... خالہ کی کال ہے" عذیر گڑبڑا کر ان کی طرف آیا

"کیا ہوا ہے اسے"؟؟؟ ....

"نانو... باہر آ جائیں, یہاں سگنلز کا ایشو ہے ذرا" وہ انہیں اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا

"ہیلو.... الماس کیا بات ہے ؟؟؟" وہ ہیلو ہیلو کیئے جا رہی تھیں

"ابو جی... آپ ذرا رک جائیں, دو بجے والی جماعت کے ساتھ پڑھ لینا, مہمان کیا کہیں گے... ؟؟؟ دادا ابو کو جانے دیں پلیز " اندر ساعد کی جان پر بنی ہوئی تھی

"جنید آ جا... جمشید اوئے..." چوہدری جاوید انہیں پکار پکار کر اکیلے ہی چلے گئے

"دفع دور... پکڑ اپنا فون, آواز تو آئی ہی نہیں اس کی... مجھے ذرا اس بڈھے سے پوچھنے دے کہ اسے کیا آفت آئی ہے وہابیوں کی اذان پر نماز پڑھنے کی ؟؟؟" وہ اندر کو بھاگیں "کدھر گئے بھائی صاحب"؟؟؟ ....

"وہ... آنٹی جی... ابا جی ذرا جلدی مسجد جانے کے عادی ہے, بڑے سکون سے اپنے ذکر و اذکار پورے کرتے ہیں, اور پھر... اپنی مسجد بھی تو کافی دور لیے نا یہاں سے... اسلیے جلدی چلے جاتے ہیں..." زید کہتا چلا گیا

"او کیڑی مسجد دور ہے ؟؟؟" جنید صاحب ہکا بکا اسے دیکھ رہے تھے

"اپنے والی.... دور ہے نا گھر سے... " زید نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ساعد کو اشارہ کیا تھا

وہ جنید صاحب کو وہاں سے اندر لے گیا

...."اور سناؤ فرناز باجی.... کیسی ہیں آپ ؟؟؟" حسینہ کے سامنے جمشید باجی کا صیغہ لگانا نہیں بھولا تھا

"جیسی بھی ہوں آپ کے سامنے ہی ہوں جی... " وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی

"مینوں تے بڑے چپ چپ تے اداس لگ رہے او تسی... " وہ آگے کو ہوا, لہجے میں جام شیریں ہی گھل آیا

"تے ہور کی کراں... لڈیاں پان لگ جاواں "

"بڑی مزاقیہ لگتی ہیں آپ.... چھوڑیں, اور سنائیں" ...

"بھائی میرے میں کیا سناؤں تجھے..... تو کیوں میرے پیچھے پڑ گیا... " وہ کلس گئی

ساعد اور زید نے بیگم گلناز کی نماز کا انتظام بھی انشاء کے کمرے میں کیا تھا... گھر کی خواتین تو ظاہر ہے اپنے حساب سے نماز پڑھتیں ...

"ساعد... پلیز دادو کسی بھی خاتون کو رفع یدین کرتے نا دیکھ لیں... پلیز اور اپنے ابو اور چچا کی شلواریں ذرا ٹخنوں سے نیچے ہی رکھنا...." سمائکہ کی حالت انتہائی پتلی تھی

"امی جی... لڑکا تو ماشاءاللہ بہت ہینڈسم ہے... ہیں نا ؟؟"

شاید یہ پہلا موقع تھا کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی ہی مائیں حد سے زیادہ خوش تھیں

عالیہ بھی سمائکہ کے گن گا رہی تھی اور رعنا بھی ساعد کو دیکھ کر بہت خوش تھی

"اچھا... تو میرا چھوکرا کیا افریقی لگتا ہے ؟؟؟" فرناز بولی

"امی اسے کہیں زبان بند کر لے"...

"سب پتہ ہے مجھے... تو جان بوجھ کر یہ سارا کھیل کھیل رہی ہے... پوری ملی بھگت ہے تیری اور تیری بیٹی کی.... اور امی جو آپ نے کیا ہے نا میرے ساتھ... وہ تو مر کر بھی نہیں بھولوں گی میں" فرناز بھری پڑی تھی

"اے میں نے کیا کر دیا تیرے ساتھ"؟؟؟...

"دھوکہ دیا ہے آپ نے مجھے... سمائکہ میرے عذیر کی دلہن بننی تھی "

"اچھا... اور یہ بتا کہ یہ آخر لکھا کس کتاب میں تھا... ؟؟؟

جس دن سے میری بچی کا رشتہ آیا ہے اس دن سے تیرا منہ سوج سوج کر تربوز ہو رہا ہے... " رعنا کی بس ہو گئی

"بس کر فرناز"....

"ہاں میں ہی بس کروں... اپنی اس بھینس جیسی بہو کو نا چپ کروانا" ...

"بھینس ہو گی تو خود" ...

"میں کیوں ہوتی بھینس... تو ہے بھینس... بلکہ خدا کے فضل سے سمدھن بھی تجھے بھینسے جیسی ہی مل گئی ہے... دونوں مل کر ڈکرایا کرنا...ایک ساتھ جگالی کیا کرنا" ....

"اے فرناز خدا کا ہی نام ہے... " بیگم گلناز کو کھیل اپنے ہاتھوں سے نکلتا نظر آیا تو عذیر کو پکار لیا, وہ آخر آیا کس لئے تھا

"عذیر... او کاکا, ادھر آ... " وہ تینوں اس وقت انشاء کے کمرے میں تھیں

"بکواس بند کر لے ورنہ زبان کاٹ دوں گی تیری" ...

رعنا نے اس کا جبڑا دبوچ لیا

"امی.... چھوڑیں, توبہ ہے آپ لوگوں سے"...

"لیکر جا اسے "....

"میں سچ میں تیرے ایک چپیڑ مار دوں گی اب تو بولی تو.... "

بیگم گلناز نے فرناز کو تھپڑ دکھایا تھا

ادھر یہ ہی حال حسینہ کا تھا, وہ بھی ہر ایک کو کاٹ

کھانے کو دوڑ رہی تھی

کچھ ہی دیر میں عالیہ اور انشاء نے کھانا لگا دیا

"فرناز باجی... تسی وی کج کھاؤ... ویکھو ماشاءاللہ سارے کتنے

صحتمند ہیں آپ کے آس پاس... عالیہ بھابھی کو دیکھو... اور

اپنی رعنا بھابھی کو دیکھو... " جمشید کی پھر سے رگ پھڑکی تھی

فرناز نے اسے خون آشام نظروں سے گھورا

"انا للہ.... آنکھیں ہیں یا خون کی نہریں" ....

"جمشید بھائی.. اب آپ زیادتی کر رہے ہیں... فرناز اور عالیہ بھابھی میں تو کوئی زیادہ فرق نہیں ہے... " رعنا نے چوٹ کی تھی

"ایویں نہیں ہے... فرناز باجی تو ماشاءاللہ لگتی ہی نہیں ہیں کہ عذیر کی اماں ہیں" ....

"وے جمشید... بس کر, توں وی چٹا چاٹا رکھ کے نئیں لگدا کہ ایک کڑی کا باپ ہے... عقل تو مر ہی جاتی ہے تیری... چول زمانے کا" چوہدری جاوید کی بھی بس ہو گئی تھی

"ابا جی کھانا تو کھا لینے دیں... فرناز باجی چھڑو ان ساروں کو... تسی ہور سناؤ... ؟؟؟" وہ دوبارہ اس کی طرف مڑا

"جمشید بھائی... چوبیس, پچیس سال بیوی کی سن سن کر آپ کا من نہیں بھرا جو ابھی مجھ سے اور کچھ سننا ہے... اے حسینہ... یہ کس طرح کا بندہ رکھا ہوا ہے تم نے... کہاں سے لیا یہ ؟؟؟؟ ہور سناؤ, ہور سناؤ... ابھی بھی کسر ہے

اسے کچھ اور سننے کی.... " فرناز نے زور سے گلاس میز پر پٹخا تھا

"حسینہ پتر... اسے لیکر جا اندر اور کوئی کام لگا اس کے ذمے... فارغ بیٹھا ہانکے جا رہا ہے"چوہدری جاوید نے اسے قہر بار نظروں سے گھورا

"جمشید صاحب... ذرا میرے ساتھ پچھلے کمرے میں تو چلیں.... " حسینہ اسے بازو سے کھینچ کر اندر لے گئی

"امی... ادھر آئیں, ذرا باہر تازہ ہوا کھا لیں... " عذیر کو پھر سے اٹھنا پڑا

صد شکر کے سب اچھی طرح نپٹ گیا

بیگم گلناز نے بھی ساعد کے ہاتھ پر پیسے رکھ دیئے تھے

"ہمیں رشتہ منظور ہے..." مبشر اور رعنا دونوں راضی تھے...ان کی بیٹی بھی راضی تھی... پھر بھلا انہیں کیا اعتراض ہوتا

ساعد کے پریشان چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ ابھری تھی

اس نے فوراً سمائکہ کو میسیج کر دیا

"اللہ پھپھو... دادو نے رشتہ طے کر دیا..." وہ الماس سے لپٹ ہی گئی تھی

"آپ لوگ دوبارہ چکر لگائیے گا... مل بیٹھ کر جو رہ گیا وہ طے کر لیں گے... باقی آپ لوگ جیسے بھی چھان بین کرنا چاہیں کر لیں... " عالیہ, بیگم گلناز سے گلے ملتے ہوئے بولی تھی

ساعد کی مسکراہٹ پل بھر کو معدوم ہوئی تھی

"آنٹی جی... ہمارے گھر میں یہ چھان بین کرنے والا ڈپارٹمنٹ میرے پاس ہے... آپ دیکھتے جائیں کیسے چھان چھان کر بین کرتا ہوں میں...." عذیر نے جلدی سے کہا

"لگتا ہے پارٹ ٹائم چھان بورے کا کام کرتا ہے یہ... " صائم کے کان میں کی انشاء کی سرگوشی اس نے سن لی تھی

.....

دونوں ہی گھروں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی, سمائکہ اور ساعد کی خوشی کا کوئی عالم نہیں تھا, مبشر اور رعنا ساعد کے لئے پوری طرح مطمئن تھے

دوسری طرف بھی یہ ہی حال تھا, عالیہ پورے گھر میں چہکتی پھر رہی تھی, ساعد بھی بات بات پر مسکرا رہا تھا

"جھوٹ کا کھیل ہے سارا..." زید نے اسے بس اتنا ہی کہا تھا

"جہاں تک ممکن ہوتا ہے وہاں تک تو ساتھ دے دیں..." وہ بولا

"میں تو نا ممکنات میں بھی تیرے ساتھ ہوں... " زید نے اسے گلے سے لگایا تھا

"تھینک یو... " سمائکہ خود عذیر کے کمرے تک آئی تھی, الماس نے واقعی اپنا کمرہ کے ساتھ بدل لیا تھا

"مجھے... ؟؟؟" وہ مرتے مرتے بچا

"تم نے بہت ساتھ دیا ہے میرا... " وہ بولی

"چلو جب مجھے پیار ہو گا تو تم میرا ساتھ دے دینا... " وہ مسکراتے ہوئے بولا

"ابا جی... ویسے اتنا اچھا گھرانہ ہے ان لوگوں کا... سارے پڑھے لکھے تمیز دار لوگ ہیں... ابا جی مجھے تو الماس بھی بہت

اچھی لگی... اتنی سوبر سی کڑی ہے ماشاءاللہ... " اس رات عالیہ اور جنید چوہدری جاوید کے کمرے میں آئے تھے

"ہاں... کڑی تو سوہنی ہے"

"ابا جی ہم نے زید کا بھی تو کرنا ہے نا... " جنید نے کہا

"وہ مانے تو پھر ہے نا... ؟؟؟" وہ بولے

"پانچ سال ہو گئے ہیں ابا جی... اب تو مان جائے گا, اگر آپ کہیں تو میں بات کروں اس سے ؟؟؟؟" عالیہ نے کہا

وہ جب شادی ہو کر اس گھر میں آئی تھی تو زید دس سال کا تھا... پانچویں کلاس میں پڑھتا تھا, چوہدری جاوید کی بیوی

گردوں کی بیماری کے باعث وفات پا گئیں تو انہوں نے فوراً ہی جنید کی شادی کر دی, ظاہر ہے گھر کیسے چلنا تھا؟؟؟ عالیہ نے اسے اپنے بچوں کی طرح پالا تھا, شادی کے اگلے ہی سال اس کی گود میں ساعد آ گیا... زید نے بہت کھلایا تھا اسے, بہت پیار کرتا تھا وہ ساعد سے... سو عالیہ اسے اپنا بڑا بیٹا ہی سمجھتی تھی

"کر کے دیکھ لے... " وہ بولے

"کتنا اچھا ہو جائے نا ابا جی اگر ساعد اور زید کی شادی ایک ساتھ ہی ہو جائے... " وہ بڑی خوشی سے بولی تھی

"ویسے ابا جی... میں ایک بات کہوں... ؟؟ میرے خیال سے اس بار زید سے بات ہی نا کریں...." جنید نے کہا

"کی مطلب تیرا؟؟؟

"ابا جی اس نے سنتے ہی ناں میں سر ہلا دینا ہے... پانچ سالوں سے وہ یہ ہی کر رہا ہے, ابھی دو مہینے پہلے اس نے فضل بخش کی بیٹی کے رشتے کو انکار کیا ہے.. میں تو کہتا ہوں اس بار اس سے سرے سے ہی کچھ نا پوچھیں....

ڈائریکٹ رشتہ طے کریں اور اسے بس... اطلاع دے دیں"

جنید کی بات میں دم تو تھا

"رشتہ طے ہونے کے بعد بدک گیا تو.. ؟؟؟" وہ بولے

"جنید اس میں خطرہ ہے.... چاہے بعد میں غصہ ہو کہ پہلے کیوں نہیں بتایا ؟؟؟ اور عین وقت پر انکار کر دے, کیا عزت رہ جائے گی پھر ہماری ؟؟؟" عالیہ کشمکش کا شکار تھی

"ابا جی کچھ نہیں ہو گا... رشتہ پکا کر کے اسے بتائیں, تھوڑا غصے سے... تھوڑا جذباتی ہو کر... امی جی کا حوالہ دے دیں... پھر مان جائے گا" جنید کا آخر کو خون تھا وہ

"دیکھ لے جنید.... اس آپا کے سامنے شرمندہ نا کروا دے زید... اور اس کے پیچھے ساعد کا رشتہ بھی ہاتھ سے چلا جائے" چوہدری جاوید نے کہا

"ابا جی... اللہ خیر کرے گا... تسی رشتہ پکا کرو بس" جنید اقبال بڑے پر یقین تھے

دوسری جانب کچھ ایسی ہی میٹنگ مہدی ہاؤس میں بھی ہو رہی تھی

مبشر کو بھی زید بہت اچھا لگا تھا, رعنا تو ویسے ہی اس کی اتنی پر کشش شخصیت پر فریفتہ ہو چکی تھی... اور تو اور... زید وہ واحد بندہ تھا جو فرناز کی سمجھ میں بھی آیا تھا

"امی جی... میں تو کہتا ہوں کہ الماس کا بھی کچھ سوچ لیں... زید کتنا اچھا لڑکا ہے" مبشر نے کہا

"وہ تو ہے لیکن...پتہ نہیں مبشر اس کی اب تک شادی کیوں نہیں ہوئی ؟؟" بیگم گلناز نے کہا

"امی ہر گھر کے سو مسئلے مسائل ہوتے ہیں... اب ہم سے کوئی پوچھے کہ الماس کی ابھی تک,شادی کیوں نہیں ہوئی ؟؟؟ہم بھلا کیا کہیں گے ؟؟؟" رعنا نے کہا

"گھر اچھا... کاروبار اچھا... ذات ایک... مسلک ایک... اور کیا چاہیئے امی جی ؟؟؟" مبشر نے کہا

"لیکن ہم لڑکی والے ہیں مبشر... پہل کرتے اچھے تو نہیں لگیں گے "

"امی باتوں باتوں میں عالیہ کے کان میں تو بات ڈالی جا سکتی ہے...." رعنا نے کہا

"چلو... دیکھتے ہیں" انہوں نے ہنکارا بھرا تھا

.....

وہ اپنے سکول میں تھی جب چوکیدار اس کے لئے ایک خاکی رنگ کا لفافہ لیکر آیا

"میڈم جی... یہ آپ کے لئے دے گیا ہے کوئی.." اس نے سر ہلاتے ہوئے لفافہ اٹھا لیا

چوکیدار واپس چلا گیا تھا

لفافہ کھولتے ہی وہ سن بیٹھی رہ گئی تھی

وہ عدالت کی طرف سے نوٹس تھا

زید نے اسے ڈیوورس دینے کے لئے کیس دائر کر دیا تھا

تا دیر وہ نوٹس ہاتھ میں پکڑے بیٹھی رہ گئی

"الماس... تجھے محبت کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی" دو آنسو ٹوٹ کر اس کیے ہاتھوں کی پشت پر آن گرے تھے

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

دسویں قسط

"سمائکہ... ایک بار پھر سوچ لے, جب یہ جھوٹ کھلا تو کیا ہو گا؟؟؟ اور یہ کھلے گا ضرور... امی کو اس علاقے میں کون نہیں جانتا... ؟؟؟ وہ لوگ چھان بین تو ضرور کریں گے... ساعد اور زید کہاں تک روک لیں گے... ؟؟؟ اور مبشر بھائی بھی کسی نا کسی سے تو ضرور پوچھیں گے... کوئی نا کوئی تو سچ بولے گا نا سمائکہ... پھر کیا ہو گا؟؟؟" الماس شاید درست کہہ رہی تھی

"پھپھو... ہو سکتا ہے کسی کو کچھ نا پتہ چلے... " وہ. بولی

"نکاح والے دن تو پتہ چلے گا نا... جب ادھر ادھر کے لوگ آپس میں ملیں گے تب کس کس کو روکیں گے ہم ؟؟؟"

الماس نے کہا, سمائکہ بول نہ سکی

"پھر کیا کروں میں"؟؟؟

"سچ بتا دے سب کو"...

"لیں پھپھو... یہ کیا بات ہوئی بھلا"؟؟؟ ...

"سمائکہ سچ بتا کے اپنا کیس لڑ... سچ بول کے ڈٹ کے مقابلہ کر... بنا ڈرے" الماس نے کہا

"آپ نے بھی تو بولا تھا نا سچ پھپھو... اور مقابلہ بھی کیا تھا ڈٹ کر... بنا ڈرے... پھر کیا ملا آپ کو ؟؟؟" وہ بولی

"اچھا... تو اس طرح جھوٹ بول کر مل جائے تجھے ساعد...

؟؟؟" وہ بولی

"شائد... ایک فیصد چانس تو ہے نا... ؟؟؟" سمائکہ نے کہا,

الماس بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

"پھپھو.... آپ نے کیا سوچا پھر ؟؟؟" وہ کچھ دیر بعد بولی

تھی

"زید نے ڈیوورس اپلائی کر دی ہے" الماس نے اس کے سر

پر دھماکہ کیا تھا

"پھپھو..... " سمائکہ ششدر رہ گئی

"تھوڑا رک جاتے آپ لوگ.... شائد میری اور ساعد کی شادی کے بعد نانو آپ کے لئے بھی مان ہی جاتیں..." وہ بولی

"امی چاہے مان بھی جائیں سمائکہ.... لیکن اب میرا دل نہیں مانتا, کاش کے زید سے کورٹ میرج کرتے وقت مجھے اس کے اتنے شدت پسند ہونے کا ادراک ہوتا... میں اسے انکار ہی کر دیتی" الماس نے کہا

"شدت پسند تو آپ بھی ہیں پھپھو"...

"تو بس پھر... یہ معاملہ ختم ہو جانا ہی بہتر ہے" الماس نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا

.....

وہ دونوں آج یونیورسٹی میں ملے تھے, سمائکہ اپنی کلیرنس کروانے آئی تھی, کام سے فارغ ہو کر وہ دونوں کیفے ٹیریا چلے آئے

سمائکہ, الماس کی باتوں سے پریشان ہو جاتی تھی, اب بھی ساعد اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا

"اتنے دنوں بعد ملے ہیں ہم... اور تم منہ لٹکا کر بیٹھی ہو" وہ اس کے برابر والی کرسی پر بیٹھا تھا

"ساعد... آگے کیا ہو گا"؟؟

"دیکھتے ہیں... ابھی تو فی الحال یہ چھان بین والا سلسلہ کامیابی سے نمٹ جائے, صرف اس مصیبت کی وجہ سے

مجھے پورا پورا دن دوکان پر گزارنا پڑتا ہے کہ نہ جانے ابو یا چاچو کب... کس سے بیگم گلناز مہدی کا پوچھ لیں... دادا ابو کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا ہوں کہ کہیں مسجد میں ہی کسی سے نا پوچھ لیں... قسم سے پانچ وقت کا پکا با جماعت نمازی بن گیا ہوں میں... " وہ کہتا چلا گیا

"عذیر بھی ویسے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے کہ ابو تک کسی کو نا ہی پہنچنے سے, الماس پھپھو نے اسے مستقل فلنگ سٹیشن پر ہی رہنے کو کہا ہے" سمائکہ نے کہا

"ہاں تو سب ٹھیک تو چل رہا ہے"...

"ساعد ایسے کب تک چلے گا... ؟؟؟ شادی والے دن تو عقدہ کھل ہی جائے گا نا..." وہ ڈر رہی تھی

"میری پوری کوشش ہے کہ شادی کے بعد ہی کھلے" ..

"ساعد... چلو اگر بعد میں بھی کھلا.... تو"؟؟؟

"تو کیا"؟؟ ....

"سب سے پہلے وہ ہم دونوں کو گھر سے نکالیں گے" سمائکہ ذرا زور سے بولی تھی

"تو ہم نکل جائیں گے... میں نے تو ابھی سے کرائے کے مکان دیکھنے شروع کر دیئے ہیں... ایک, دو جگی سے کال آ

گئی ہے مجھے انٹرویو کی... بس تم دعا کرنا... " ساعد اس سے زیادہ ریلیکس تھا

"ساعد"؟؟؟ ....

"ہاں" ...

"گھر والوں کے دباؤ میں آ کر بعد میں پیچھے تو نہیں ہٹ جاؤ گے ؟؟؟" اسے بے پناہ خدشات لاحق ہو رہے تھے, ساعد یکدم ہی سیریس سا ہو گیا

"سمائکہ... یار تمہیں ابھی تک مجھ پر اعتبار نہیں ہے... ؟؟"

وہ ناراض ہوا تھا

"مجھے تم پر خود سے بھی زیادہ اعتبار ہے لیکن... اس گھر اور گھر کے مکینوں کے ساتھ تم نے تئیس سال گزارے ہیں... وہاں ماں ہے تمہاری... باپ ہے... خون کے رشتے ہیں... تو خون کی کشش نہیں ہو گی کیا؟؟؟" سمائکہ نے کہا

"محبت کی کشش بھی تو ہو گی... " ساعد نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھا تھا

"سمائکہ... میں نے چار سال محبت کی ہے تم سے.... تمہاری کوئی کشش نہیں ہو گی کیا؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا... سمائکہ بس خاموشی سے اسے تکتی رہ گئی

"سنو میری جان.... گھر والے غصہ ضرور کریں گے, انسلٹ بھی کریں گے... گھر سے بھی نکال دیں گے... لیکن آخر کب تک... ؟؟ ماں باپ, اولاد سے یا اولاد ماں باپ سے کب تک ناراض رہ سکتی ہے ؟؟؟ دھیرے دھیرے مان جائیں گے... " وہ بہت انسیت سے بولا تھا

"ساعد پلیز... مجھے بس اکیلا مت چھوڑنا کبھی.... " سمائکہ کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے تھے

"ایسا سوچنا بھی مت..." وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کر گیا تھا

.....

تقریباً تین, چار ہفتوں بعد بیگم گلناز نے عالیہ کو کال کی تھی, عذیر اور مبشر نے انہیں ہر طرح سے مطمئن کر دیا تھا, کچھ انہوں نے بھی ادھر ادھر چھیڑ چھاڑ کی تھی لیکن سب... ٹھیک ہی رہا تھا

وہ انہیں دوبارہ آنے کی دعوت دے رہی تھیں... عالیہ تو کھل اٹھی تھی, چوہدری جاوید سے پوچھ کر اس نے بیگم گلناز کو اوکے کر دیا تھا

اس بار بیگم گلناز نے ان سب گھر والوں کو بلایا تھا, عالیہ اور جنید تو پکے تھے, جمشید کے ساتھ اس بار حسینہ بھی جا

رہی تھی, زید نے تو جانا ہی جانا تھا, انشاء اور صائم میں سے

فال انشاء کے نام نکلی

"بس ٹھیک ہے... اب منگنی پر بھی نہیں جاؤں گا... دیکھ

لینا" وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا تھا

جنید اور جمشید موٹر سائیکل پر ہو گئے تھے, خواتین گاڑی

میں ایڈجسٹ ہو گئیں

بیگم گلناز اینڈ کو نے بڑا پر تپاک استقبال کیا تھا

"کیسی ہو ؟؟؟" زید کی سرگوشی بس وہی سن سکی تھی

"تمہارے سامنے ہوں"....

"مجھ سے پیچھا چھوٹ جانے پر بڑی خوش لگ رہی ہو...؟؟؟" وہ بولا تھا, الماس بس جواباً اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

"اسلام علیکم... فرناز باجی... کیا حال چال ہے آپ کا..؟؟؟" جمشید کا جوش دیدنی تھا

"میں ٹھیک ہوں"...

"ماشاءاللہ... ہور سناؤ فیر کوئی نوی...." جمشید نے کہتے کہتے اپنے منہ کو تالا لگایا تھا, حسینہ اس کے برابر میں ہی کھڑی تھی

مہمانوں کو لاؤنج میں لے آیا گیا, سیاہ اور فیروزی رنگ کے نفیس سے کڑھائی والے سوٹ کے ساتھ ریشمی دوپٹہ لئے سمائکہ آج بڑے دل سے تیار ہوئی تھی, عالیہ تو اسے دیکھ دیکھ کر نظر اتار رہی تھی

"واہ بھئی...آج تو ابن انشاء بھی آئے ہیں" عذیر کو اس کی بات ابھی تک یاد تھی

"میں ایک لڑکی ہوں... سمجھے آپ "

"تو پھر بھلا آپ کیا ہوئیں... ؟؟؟ بنت انشاء... " وہ زور سے ہنسا تھا

باتوں کے دوران ہی الماس اور رعنا نے سیلیڈ اور کولڈ ڈرنک سرو کر دی

"لیں انکل جی.... " اس نے چوہدری جاوید کی طرف گلاس بڑھایا تھا, انہوں نے ایک نظر اس کے میک اپ سے مبرا شفاف چہرے کو دیکھا...

وہ نیلے رنگ کا پرنٹڈ لان کا سوٹ پہنے ہوئے تھی, میچنگ دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا, کلائی میں چند ایک نیلی کانچ کی چوڑیاں بھی کھنک رہی تھیں

انہوں نے گلاس پکڑتے ہوئے دوسری نظر زید پر ڈالی

وہ عین ان کے سامنے بیٹھا تھا, اتفاق سے وہ بھی نیلے رنگ کے کاٹن کے کرتے کے ساتھ سفید شلوار پہنے ہوئے تھا...

دونوں کی جوڑی تو بلا شبہ بہت خوبصورت تھی

ان کی تیسری نظر عالیہ کی طرف اٹھی تھی وہ بھی انہی کو دیکھ رہی تھی

عالیہ کے پہلو میں سمائکہ بیٹھی ہوئی تھی

"ابا جی... گل تے کرو..." ان کے ساتھ بیٹھے جنید نے سرگوشی سی کی تھی

"پتری... ایتھے لے میرے کول...." انہوں نے الماس سے کہا

"انکل جی میں"؟؟؟

"ہاں پتر... تجھے ہی کہا ہے" وہ جز بز سی ہو کر ان کے

پاس صوفے پر ٹک گئی

انہوں نے پھر زید کی طرف دیکھا.... اور دیکھتے رہے

اسے اچانک ہی کسی انہونی کا احساس ہوا تھا

"آپا جی... ایک جھولی تو عالیہ اور جنید نے آپ کے سامنے

پھیلائی ہی ہوئی ہے... آج ایک جھولی میں بھی آپ کے

سامنے پھیلانا چاہتا ہوں... " انہوں نے بیگم گلناز کی طرف

دیکھتے ہوئے بات شروع کی تھی, سبھی چونک سے گئے

الماس نے فوراً زید کی طرف دیکھا... وہ بھی بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"اپنی یہ بیٹی بھی ہمیں ہی دے دیں..." وہ بولے

الماس کے سارے طوطے اڑ گئے تھے, زید ششدر سا انہیں دیکھ رہا تھا, منہ تو سمائکہ اور عذیر کا بھی کھل گیا تھا

رعنا اور فرناز شاید زندگی میں پہلی بار کسی بات پر ایک ساتھ خوش ہوئی تھیں, عالیہ اور حسینہ بھی مسکرا رہی تھیں

"میں اپنے زید کے لئے آپ کی اس بیٹی کا رشتہ مانگتا ہوں... "چوہدری جاوید نے کھل کر بات کی تھی

"ابا جی میری بات.... " زید کے بولتے ہی جمشید نے اس کا بازو دبایا

"چپ کر جا... وڈا میں آں... مینوں گل کرن دے" چوہدری جاوید نے اسے گھورا, الماس ہکا بکا کبھی اسے دیکھتی تو کبھی اپنی ماں کو جن کے چہرے پر حیرانی اور مسرت کے ملے جلے آثار تھے

"اعتراض والی تو کوئی بات ہے ہی نہیں بھائی صاحب... بس ذرا آپس میں مشورہ کر لینے دیں" بیگم گلناز نے کہا

"ابا جی... دو منٹ ذرا باہر آئیں..." زید نے باقاعدہ اٹھ کر ان کے کان میں سرگوشی کی تھی, الماس انتہائی شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

"او یار ٹھہر وی جا... گل تا کرن دے" وہ اس پر برس ہی پڑے

"زید کو کوئی ایشو ہے کیا؟؟؟" فرناز نے پوچھا

"زید نے تو خود سرا پکڑایا ہے ہمیں... اسے بھلا کیا ایشو ہونا؟؟" عالیہ کے کہتے ہی زید کی آنکھیں ابل آئیں

"آنٹی جی... ماشاءاللہ کسی بھی قسم کی کوئی برائی یا خامی نہیں ہے ہمارے زید میں, میں نے تو اسے اپنے بیٹو کی طرح

پالا ہے... بالکل ساعد کی طرح عزیز ہے یہ مجھے... بس کچھ مسئلے مسائل بن گئے تھے جس کی وجہ سے اس کی شادی لیٹ ہو گئ... " عالیہ کہتی چلی گئ

"چلیں ٹھیک ہے... ہم لوگ بھی گھر میں بات کر لیں, پھر آپ کو بتا دیں گے... ابھی تو الماس سے بھی پوچھنا ہے" رعنا نے کہا, الماس بس ضبط کرتی خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئ تھی

"زید پاجی... آ کی ہو گیا ؟؟؟" عذیر اس کے کان میں گھسا "ایک طرف طلاق دے رہے ہیں... دوسری طرف رشتہ بھیج رہے ہیں... بلے بھیی بلے" وہ بولا

"مجھے پانچ منٹ الماس سے بات کرنی ہے" زید نے اس کی طرف دیکھا

"بات تو وہ بھی آپ سے کریں گی... صبر کریں ذرا" عذیر مسکراتے ہوئے بولا تھا

کچھ ہی دیر بعد اسے الماس اوپر جاتی نظر آئی تھی

"زید پا جی... ذرا بات سننا دو منٹ" عذیر کے کہتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا, وہ اسے اوپر لے آیا تھا

"جائیں اندر... اور خیال رکھنا آوازیں نیچے تک نا آئیں, ایک دوسرے کا سر پھوڑنے سے بھی گریز کیجئے گا... ہاں اگر ایموشنل جیھی وغیرہ ڈالنا چاہیں تو"....

"دفع ہو یہاں سے... " وہ اسے سیڑھیوں کی طرف دھکیلتے ہوئے اندر آ گیا

الماس نے مڑ کر اسے دیکھا.... اور بس خاموش کھڑی دیکھتی چلی گئی

"الماس.... خدا کی قسم مجھے کچھ نہیں پتہ... " وہ دروازہ بند کرتے ہوئے آگے کو آیا

"تمہارے ابا جی... میری امی سے تمہارے لئے میرا رشتہ مانگنے آئے ہیں اور تم کہہ رہے ہو تمہیں پتہ ہی نہیں... زید تمہارے سب گھر والوں کو پتہ ہے.... بھائیوں کو, بھابھیوں کو... بس ایک تمہیں ہی نہیں پتہ... " وہ برس پڑی

"سچ میں... مجھے نہیں پتہ... مجھ سے کسی نے کوئی بات نہیں کی" وہ دو قدم آگے کو آیا

"زید پلیز... بس کرو, اور کتنا ذلیل کرو گے مجھے ؟؟؟"

مارے بے بسی کے وہ رونے والی ہو گئی تھی

"الماس... میری جان... مجھ سے گھر پر کسی نے بھی اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی....ابا جی نے کہا ہے تو مجھے پتہ چلا ہے... خدا کی قسم. میں کیوں ذلیل کروں گا تمہیں... میں پاگل ہوں جو تمہیں طلاق کا نوٹس بھجوا کر... دوبارہ رشتہ بھی بھجواؤں گا" وہ اسے دونوں شانوں سے تھام کر کہتا چلا گیا, الماس کے آنسو نکل آئے تھے

"زیداس جھوٹ کے چکر میں ہم دونوں بھی پھنس جائیں گے... میں امی کو کیسے انکار کروں گی ؟؟؟" وہ رو ہی پڑی تھی

"ریلیکس... کچھ نہیں ہوتا, میں بات کر لوں گا نا ابا جی سے..." زید نے اس کا چہرہ خشک کرتے ہوئے کہا, وہ بس اپنے کندھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی

نیچے کھانے کے بعد چائے کا دور شروع ہو گیا

"آپا جان.... میں تو سیدھی بات کروں گا, جب لڑکا اور لڑکی نے ایک دوسرے کو دیکھ ہی لیا ہے تو ادھر ادھر منگنیوں کا

جھنجھٹ کیا پالنا... ؟؟؟ ڈائریکٹ نکاح ہی کر لیتے ہیں"

چوہدری جاوید نے کہا

"لیں انکل جی.... یہ کیا بات ہوئی... ؟؟ اکلوتی بیٹی ہے میری اور اس کی بھی منگنی نا ہو... بھئی میں نے تو ضرور منگنی کرنی ہے اپنی بچی کی " رعنا فٹ سے بولی

"پتری ناجائز اور فضول رسمیں ہیں یہ " ...

"ابا جی... ماڑا موٹا فنکشن کر لیتے ہیں... بچے بھی خوش ہو جائیں گے" عالیہ نے فوراً اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

"ابا جی ایسا کرتے ہیں... اکٹھا ہی فنکشن کر لیتے ہیں, ساعد اور سمائکہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تو ہوا ہے... پردے

داری تو وہ جو ہوا ہو گئی, اب بھلا شرم و حیا کا کیا فائدہ

؟؟؟" حسینہ نے جلدی سے کہا

چوہدری جاوید جز بز سے ہو کر رہ گئے

"اے گل وی ٹھیک ہے انکل جی... اکٹھا فنکشن کر لیتے

ہیں منگنی کا... ایک ہی ہال بک کروا لیں گے" مبشر مہدی

نے کہا, جنید اقبال بھی راضی تھے

"تو کیا کہتا ہے زید... بڑا چپ چپ بیٹھا ہے ؟؟؟" مبشر نے

اس کی طرف دیکھا

"لگتا ہے زید آپ کے رشتہ مانگنے پر پریشان ہو گیا ہے " بیگم

گلناز نے کہا

"نہیں آپا جی.... رشتہ مانگنے پر پریشان نہیں ہوا, آپ کے ہاں نا کرنے پر پریشان ہو گیا ہے" چوہدری جاوید نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

گیارھویں قسط

"حد ہوتی ہے ابا جی... آپ گلناز آنٹی سے بات کرنے سے پہلے ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتے ؟؟؟"وہ گاڑی باہر نکالتے ہی ان پر چڑھ دوڑا تھا, اس بار انشاء, جمشید کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ گئی تھی

"کیا پوچھتا میں تجھ سے ؟؟؟ کوری ناں سن لیتا تجھ سے " وہ بھی زور سے گرجے

"ابا جی... بس اب آپ الماس کی امی سے کوئی بات نہیں کریں گے"

"وہ کیوں"؟؟

"کیونکہ میں نے اس سے شادی نہیں کرنی... " وہ تڑخا

"فیر کس سے کرنی ہے ؟؟؟ اس غیر مسلک والی کڑی سے ؟؟" چوہدری جاوید زور سے بولے

"اب اس سے بھی نہیں کرنی ابا جی" ....

"الماس میں کیا برائی ہے زید ؟؟؟" عالیہ نے پوچھا

"میں نے کب کہا کہ اس میں کوئی برائی ہے بھابھی... بس ابھی نہیں دل مانتا میرا" ..

"زید... اکتیس سال کا ہو گیا ہے تو پتر... پھر کب دل مانے گا تیرا ؟؟؟" وہ بولی

"زید میری گل کان کھول کے سن لے... میں نے اس آپا سے بات کر لی ہے اور اگر انہوں نے ہاں کہہ دیا... تو خبردار جو تو نے انکار کیا تو..." چوہدری جاوید کو جلال آ گیا

"لیکن ابا جی"....

"زید بس کر جا باپ کے سر میں کھے ڈالنا.... بس کر جا اب... عمر نکلی جا رہی ہے..." وہ زور سے بولے تھے

زید بس زور سے سٹیرنگ پر ہاتھ مار کر رہ گیا

.....

"الماس... بیٹے تیری کیا مرضی ہے ؟؟؟" بیگم گلناز نے اسے اپنے کمرے میں بلوا لیا تھا

"امی دیکھ لیں... وہاں سمائکہ کا رشتہ بھی ہوا ہے"

"تو پھر کیا ہوا... ؟؟؟ ہم کونسا وٹا سٹا کر رہے ہیں... ؟؟"

مبشر نے کہا

"امی.... ایک بار سمائکہ کی شادی ہو جانے دیتیں تو... پھر دیکھ لیتے" وہ بولی

"پھر بھی تو دیکھنا ہے نا الماس.... تو ابھی دیکھ لے " انہوں نے کہا

"لڑکا تو وہ ماشاءاللہ ساعد سے بھی زیادہ وجیہہ ہے... اتنا سوبر اور ڈیسینٹ سا ہے, باقی دونوں بھائیوں سے یکسر مختلف ہے" رعنا نے کہا

"تیری اور سمائکہ کی منگنی اکٹھے ہی کر دیں گے " ...

"امی... تھوڑا رک جائیں پلیز " وہ ملتجیانہ سا بولی تھی

"میں یہ نہیں کہہ رہی کہ انہیں انکار کر دیں لیکن... ابھی صرف سمائکہ کی منگنی کر دیں, میری نا بھی ہوئی تو خیر ہے... " وہ بولی

"اچھا.... ہاں تو کر دوں انہیں ؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"جیسے آپ کی مرضی... "وہ بیچاری اور کیا کہتی

اس سے اگلے ہی دن اسے زید کی طرف سے طلاق کا پہلا نوٹس وصول ہو گیا تھا

.....

چوہدری ہاؤس میں تو ساعد کی منگنی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں, اس بار چوہدری جاوید کی گھوریوں اور جھڑکیوں کا کوئی اثر نہیں تھا, وہ اس منگنی جیسی فضول رسم کے سخت خلاف تھے

"خوامخواہ کا اسراف ہے یہ... اس آپا جی کو دیکھو ذرا... بہو اور بیٹی کو سمجھا نہیں سکتی کہ منگنی کی رسم ہندوؤں کی چلائی ہوئی ہے... "وہ گھر کی خواتین کی تیاریاں دیکھ دیکھ کر کڑھ رہے تھے

"ابا جی.... اسی کونسا کٹھ کرنا اے, بس انگوٹھی پہنانی ہے اور بعد میں کھانا کھا کر گھر واپس آ جانا ہے"عالیہ نے کہا

"اور یہ جو زرق برق لہنگے اور غرارے پہن کر تم لوگ اس ہال میں ننگے سر گھومو گی... سرخیاں لگاؤ گی, میک اپ کرو گی... وہاں کیا سارے لوگ اندھے ہیں جو دیکھیں گے نہیں... " وہ دہاڑے

"ابا جی... چنیاں سر پر ہی رکھیں گے"...

"آجکل کی چنیاں سر پر رہتی بھی ہیں.... بتا مجھے, یہ کاغذ جیسے پتلے پتلے اکڑے ہوئے دوپٹے جو کبھی آگے کو گر جاتے ہیں تو کبھی پیچھے کو... " وہ بولے

"ابا جی ساری دنیا یہ ہی کر رہی ہے"....

"ساری دنیا منہ پر چپیڑیں مار رہی ہے... تو بھی مار لے" وہ عالیہ پر چڑھ دوڑے

"بندہ کوئی انسانوں والے کام کرے, رشتہ طے ہو گیا تو بس اس کے بعد نکاح کر کہ بچی کو رخصت کرے... ابھی پتہ نہیں یہ لوگ شادی میں کیا کچھ کریں گے.... اوئے ساعد... اسے پہلے بتا دیں کہ خبرار جو ناچ گانا ہوا تو... فائر کھول دوں گا میں ساروں پر..." وہ بس بولتے جا رہے تھے

"ابا جی... میری وی اک گل سن لو... جس طرح میری شادی ہوئی تھی نا... کہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ شادی ہے.... ویسے نہیں ہونے دینا میں نے اپنے پتر کی شادی پر"...

"اچھا... تو کیا کرے گی تو... ؟؟؟ خسرے نچوائے گی"؟؟

"استغفار ابا جی.... خسرے کیوں نچوانے"؟؟؟ ...

"تے فیر آپ نچ لیں.... " وہ چنگھاڑے

"ابا جی... بس وی کرو" عالیہ ہار ہی گئی

"دادا ابو... تھوڑی بہت ڈیکوریشن تو کروانے دیں گے نا گھر کی ؟؟؟" ساعد بھی میدان میں کود پڑا

"کیڑی ڈیکوریشن اوئے"؟؟؟

"لائیٹنگ وغیرہ... " وہ ممنایا

"او میں جتی لا لینی اے " ...

"دادا ابو... ہر کوئی کرواتا ہے " وہ روہانسا ہو گیا

"ساعد تو نے اپنی قبر میں جانا ہے کہ دوسروں کی قبر میں سونا ہے؟؟؟" ان کی توپ کا رخ ساعد کی طرف ہو گیا

"بندے کے پتروں کی طرح صرف دس, پندرہ لوگوں کی بارات جائے گی بس... کوئی ڈھول تماشہ نہیں کرنا, کوئی کیمرہ مین... فوٹو گرافر, مووی والا نہیں ہو گا... نری بے حیائی اور بے ہودگی... " وہ بولے

"ابا جی تصویریں تو بنوا لینے دیں.... " اب کے حسینہ بولی تھی

"بولتھی تو تیری فیر وی ایسی ہی آنی ہے جیسی اب ہے... تصویر میں کونسا تو نے شری دیوی بن جانا ہے" وہ بولے

"دادا ابو رسمیں بھی نہیں ہوں گی ؟؟؟"انشاء نے ٹانگ اڑائی

"نا... کوئی فضول رسم نہیں ہو گی... بس نکاح, کھانا اور واپسی" وہ بولے

"دادا ابو بس وی کرو... ایسے کون شادیاں کرتا ہے آجکل ؟؟"

"میں کر کے دکھاؤں گا تیری شادی ایسے"....

"میں لائیٹیں بھی لگواؤں گا... اور تصویریں بھی بنواؤں گا... دادا ابو یار ایک دفعہ ہوتی ہے شادی" وہ تڑخا

"تے پتر ایک دفعہ میں ہی اپنا آپ ننگا کر کے اوقات سے باہر ہو جاتے ہیں بھلا"؟؟؟

الغرض... یہ ہر روز کی بحث تھی, چوہدری جاوید بیچارے اکیلے ایک طرف.... اور پورا گھر دوسری طرف

وہ پھر بھی جیت جاتے تھے

دوسری جانب سمائکہ کی تیاریاں بھی عروج پر تھیں, وہ اپنا جوڑا بھی خرید لائی تھی

ویسے تو بیگم گلناز بھی اسراف اور فضول رسموں کے بے حد خلاف تھیں لیکن ان کی شدت پسندی چوہدری جاوید کی نسبت ذرا کم تھی

شاید اسلیے کہ وہ ایک خاتون تھیں... سو تھوڑا لچک کھا جاتی تھیں

ہال کا بندوبست ساعد اور عذیر نے مل کر کیا تھا, مینیو بھی انہوں نے ہی طے کیا تھا, مبشر اور جنید نے ان کے ساتھ جا کر کر ایک دفعہ وزٹ ضرور کیا تھا, آخری پلوں تک ساعد نے پوری کوشش کی تھی کہ چوہدری جاوید تک کوئی بندہ نا پہنچ پائے

وہ اور سمائکہ بھی اندر کھاتے منگنی سے زیادہ نکاح کے حق میں تھے, منگنی کا کیا ہے...؟؟؟ وہ تو کبھی بھی ٹوٹ سکتی ہے لیکن نکاح ہو جاتا تو پکا کام ہوتا

لیکن ادھر سے رعنا اور فرناز اور ادھر سے عالیہ اور حسینہ...

انہوں نے منگنی منگنی کا شور اٹھا رکھا تھا

خدا خدا کر کے وہ دن بھی آن پہنچا, دونوں گھروں کی خواتین

زرق برق لباس پہنے ہال پہنچی تھیں

مرد حضرات بھی کلف لگے سوٹوں میں ملبوس تھے

سمائکہ نے گولڈن اور فیروزی کے امتزاج کا شرارہ اور شارٹ

سی شرٹ پہنی ہوئی تھی, ساتھ کامدار دوپٹہ سر اور کندھوں پر

سیٹ کیا ہوا تھا

الماس نے سی گرین ریشمی سوٹ پہنا ہوا تھا جس کے ساتھ بھاری کامدار دوپٹہ تھا, اب یہ اتفاق ہی تھا کہ زید بھی سی گرین تھری پیس ہی پہنے ہوئے تھا

"دوسرا نوٹس کب تک آئے گا"؟؟؟

"دس دن بعد... " زید اقبال شاید پلکیں بھی نہیں جھپک رہا تھا

"زید... پلیز اپنی نظروں کو کنٹرول کرو... " وہ پگھلے جا رہی تھی

"میں اپنے دل کو کنٹرول کر لوں یہ ہی بہت ہے... " وہ ذرا سا باغی ہوا تھا

"زید... جب ہمیشہ کے لئے الگ ہونے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو.... سب کچھ ہی کنٹرول کرنا پڑے گا نا... " وہ بولی

"میری اتنی خوبصورت جائز اور شرعی بیوی جب میرے سامنے ہو گی اور میں چاہنے کے باوجود اس پر کوئی حق نہیں جتا سکوں گا تو... کیا واقعی کچھ کنٹرول کر پاؤں گا میں ؟؟؟"

وہ اس کے قریب ہوا تھا

"فیصلہ تمہارا بھی ہے زید "...

"فیصلہ ہم دونوں کا ہے الماس... اور اسے ہم دونوں بدل بھی سکتے ہیں" وہ بولا, الماس کی جان لبوں پر آئی تھی, وہ اسے تسخیر کرنے کے سارے گر جانتا تھا

"الماس... میری جان ایک ہی تو محبت ہے ہمارے پاس...

اس کا کیا ہو گا"؟؟؟

"خود ہی کسی کونے میں منہ چھپا کر مر جائے گی" وہ زور سے کہتی ہوئی وہاں سے ہٹ گئی تھی

ساعد اور عذیر نے بھی تھری پیس ہی پہنے تھے

عالیہ کی تو سج دھج ہی نرالی تھی, اس نے اپنے جہیز کی میکسی جیسے تیسے اپنے وجود پر چڑھا ہی لی تھی, اور چوہدری جاوید کو سب سے بری وہی لگ رہی تھی

"وے صائم.... جا اپنی ماں کو تھوڑا ڈھک کر آ..."وہ ہر پانچ منٹ بعد صائم کے کان میں گھس جاتے تھے, اور وہ عالیہ

کا آرگنزا کا دوپٹہ اچھی طرح اس کے وجود کے گرد لپیٹ آتا تھا جو پانچ منٹ بعد ہی کھل جاتا تھا, رعنا اور فرناز نے بھی بڑے بھاری کامدار سوٹ پہنے ہوئے تھے, حسینہ تو لگ ہی نہیں رہی تھی کہ انشاء کی ماں ہے اور انشاء جمشید ....

وہ اس ہال میں اس سمے کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی تھی, عام دنوں میں وہ سمائکہ جیسی ہی تھی... انتہائی سادہ اور شفاف... لیکن اس دن سیاہ رنگ کی پیروں تک آتی پشواز کے ساتھ بالوں کو شاید زندگی میں پہلی بار کھلا چھوڑے....ہلکے پھلکے میک اپ اور نا محسوس سی لپ اسٹک لگائے وہ تو محفل لوٹ رہی تھی

"جنید... میں تو کہتی ہوں ابا جی سے بات کریں, ہم آج ہی انشاء اور صائم کی بھی منگنی کر دیتے ہیں..." عالیہ کا دل اچھل اچھل کر اب اس پر بھی آئے جا رہا تھا

"صبر تو کر لے بہشتن... انشاء کونسا کہیں بھاگی جا رہی ہے... صائم کی ڈگری تو مکمل ہو لینے دے" جنید اقبال نے اسے گھرکا

اور انشاء جمشید تو کسی اور کی نظروں میں بھی آ گئی تھی...

گرے تھری پیس میں ملبوس بقول سمائکہ کے وہ دنیا جہان کا نکما ترین لڑکا اس لمحے تو کہیں سے بھی نکما نہیں لگ رہا تھا

اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے, ساعد کے پاس کھڑا وہ کہیں سے بھی چھچھورا اور کم عقل نہیں لگ رہا تھا, اس کی ماں کی ٹھنڈی آہیں بڑھتی جا رہی تھیں

اور اس ایم بی اے ڈگری ہولڈر تئیس سالہ لڑکے کی نظریں بھٹک بھٹک کر پورے ہال میں اڑتی اس سیاہ تتلی پر تھیں جسے خود اندازہ نہیں تھا کہ وہ کسی کے لیے کتنی انمول ہوتی جا رہی تھی, وہ اس کے مومی لبوں کی مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ مسکرا رہا تھا

"ارے فرناز جی... تسی تے کوئی لفٹ ہی نہیں کرواتے...

اور سنائیں کیسی ہیں آپ ؟؟؟" جمشید اپنی بیوی سے نظر بچا

کر فرناز کی طرف بھاگا آیا تھا

"ہاں جی امی... میں بس آئی... ایک منٹ جمشید بھائی.. "

وہ بہانہ لگا کر فوراً ہی کھسک گئی

"ہیلو... ابن انشاء... ؟؟؟" ڈولتے دل کے ہاتھوں انتہائی

مجبور ہو کر وہ اس کی طرف چلا آیا

"ہیلو... چھان بورے والے" وہ زور سے اٹھلائی تھی

"ایک شعر سناؤں آپ کو... انشاء جی کا"؟؟؟ ...

"ضرور" ....

"اس سندر شیتل شام سمے...

ہاں بولو بولو... پھر کیا ہو؟؟؟

وہ جس کا ملنا نا ممکن ...

وہ مل جائے تو کیسا ہو"؟؟؟

عذیر ناصر شعر بھی یاد کر آیا تھا

"یہ ابن انشاء کا ہے ؟؟؟" وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھی

"ایک بات پوچھوں آپ سے ؟؟؟" وہ دھیرے سے بولا

"پوچھیں"؟؟ ....

"اگر کوئی بہت زیادہ حسین, خوبصورت اور خطرناک حد تک

دلفریب لگ رہا ہو تو اسے انگلش میں کیا کہیں گے"؟؟؟

"Beautiful...."

نہیں... وہ تو بس خوبصورت ہوا"...

"Cute..."

"وہ تو بس دلفریب ہوا ...

"Elegant..."

"وہ تو بس دلنشین ہوا ...

"مجھے نہیں پتہ پھر...." وہ جھلا گئی

"It is called.... you....in English"

وہ مسکراتا ہوا اس کے گال سرخ کر گیا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے غائب ہوتی, ہال میں کچھ مہمان داخل ہوئے تھے, مبشر مہدی ان کے ساتھ تھے, عذیر کا ماتھا ٹھنک گیا

"ایک منٹ..." وہ انشاء کے سرخ اناری گالوں سے نظریں چراتا ہوا بھاگا اور مبشر مہدی کی طرف آیا... پھر یکدم ہی ان سے چار, پانچ قدموں کے فاصلے پر رک گیا

"پیر صاحب..." اس کے لبوں سے سرگوشی سی نکلی تھی تبھی اس نے بیگم گلناز کو اٹھ کر ان کی طرف جاتے دیکھا, وہ سرپٹ سٹیج کی طرف بھاگا تھا, زید اسے راستے میں ہی مل گیا تھا

"تجھے کونسا بھوت نظر آ گیا"؟؟؟

"کاش... کاش مجھے بھوت نظر آ جاتا زید پا جی... لیکن وہ نظر نا آتے...." عذیر نے انگلی سے ہال کی اینٹرنس کی طرف اشارہ کیا تھا

"وہ کون ہیں"؟؟؟

"ہمارے پیر و مرشد... نانو تو پکی مرید ہیں ان کی... یہ سمائکہ کے سر پر ہاتھ رکھنے آئے ہوں گے زید پا جی...." عذیر کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں

"تو ان کا سدباب کس نے کرنا تھا؟؟؟" زید کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی

"ان کا تو دور دور تک کوئی سین نہیں تھا... انہیں ضرور نانو نے بلوایا ہو گا" وہ بولا, تبھی بیگم گلناز انہیں لیکر سٹیج کی طرف چلی گئیں, چوہدری جاوید نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا

"ابا جی... " اس سے پہلے کہ زید ان کی طرف جاتا, وہ بھی اٹھ کر سٹیج کی طرف چلے گئے

"سمائکہ... بچے پیر صاحب آئے ہیں... انہوں نے الماس کے ساتھ ہنستی مسکراتی سمائکہ کی مسکراہٹ غارت کی تھی, تبھی چوہدری جاوید بھی اوپر آ گئے

ساعد بھی بوکھلایا ہوا سا ان کے پیچھے ہی اوپر آیا تھا

"یہ کون ہیں آپا جی ؟؟" چوہدری جاوید نے پوچھا

"یہ ہمارے پیر و مرشد ہیں بھائی صاحب... پیر سید حسنین احمد بریلوی... میں نے بڑی مشکل سے انہیں سمائکہ کو پیار دینے کے لئے بلوایا ہے...." بیگم گلناز نے کہا

"پیر و مرشد.... ؟؟؟" وہ کھٹک گئے

"ابا جی بات سنیں.... وہ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے ؟؟؟"

زید جلدی سے ان کے پاس آیا

"پیر صاحب.... بچی کے سر پر ہاتھ رکھیں" ....

"ایک منٹ... ایک منٹ..." وہ زید کا بازو جھٹکتے ہوئے سمائکہ کے پاس آئے جو انتہائی پریشانی کے عالم میں کھڑی ہو گئی تھی

"ابا جی... بات تو سنیں" ...

"اوئے رک تو جا... ہن نیا تماشہ ہون لگا اے..." وہ بپھر کر بیگم گلناز کی طرف مڑے

"آپا جی... بڑے ہی کوئی روڑے ہوئے اہل حدیث ہو آپ لوگ.... یہ پیر و مرشد والا کام میرے سامنے نہیں چلے گا" انہیں جلال آ گیا

"کیا مطلب ہے آپ کا بھائی صاحب... ؟؟؟" بیگم گلناز سمجھ نا سکیں

"نانو... ذرا بات تو سنیں " عذیر نے ان کا بازو پکڑا

"ابا جی... بس ایک منٹ... سنیں تو" زید نے ایک اور کوشش کی تھی

ساعد تو ویسے ہی خود پر فاتحہ پڑھ کر خاموش کھڑا تھا

"او چھڈ بینوں" ....

"چھوڑ مجھے عذیر "....

ان دونوں نے ہی جھٹکا مارا تھا

"کبھی پیر و مرشد.... کبھی آستانوں کا تبرق... آپا جی ہمارے فرقے میں یہ سب کہاں سے آ گیا... ؟؟؟" وہ پھنکارے

"دادا ابو.... پلیز "ساعد بس ان کے پیروں میں گرتے گرتے بچا

"امی... بس کریں, ادھر آئیں..." الماس نے جلدی سے بیگم گلناز کو پکڑا

"افسوس ہے آپ پر بھائی صاحب کہ کس قسم کے سنی ہیں آپ "؟؟؟

"کون الو دا پٹھا سنی اے ایتھے.... ؟؟؟" وہ چنگھاڑے

"میں سنی ہوں... میرا پورا خاندان سنی ہے" بیگم گلناز اس سے بھی اونچا چیخی تھیں

.....

ویسے میں نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کہ اب آپ لوگوں سے کچھ نہیں کہوں گی. لیکن اب آپ دیکھ لیں کہ. ایک

رائیٹرکی حوصلہ افزائی کے لئے آپ کیا کرتے ہیں ؟؟؟؟

یقین کریں میں ایک. پروفیشنل رائٹر بالکل نہیں ہوں اور میں انتہائی مشکل سے وقت نکال کر لکھتی ہوں کیونکہ یہ میرا شوق ہے... کس کے لئے ؟؟؟ آپ لوگوں کے لئے... اور آپ لوگ اپنا رسپانس دیکھ لیں....افسوس در افسوس ہے.... اب یہ تو فنی تھا... ہلکا پھلکا بھی تھا....فضول رومینس بھی نہیں تھا... پھر؟؟؟؟

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

بارھویں قسط

پورے ہال پر چند ثانیے کے لئے تو سناٹا چھا گیا, ساعد اور سمائکہ نے ایک ساتھ آنکھیں بند کی تھیں

"تسی سنی او ؟؟؟" چوہدری جاوید کی حیران سی آواز نے خاموشی کو توڑا

"ہاں جی... بفضل خدا ہم اہلسنت والجماعت ہیں... " بیگم گلناز نے کہا, چوہدری جاوید نے قہر بار نظروں سے ساعد کی طرف دیکھا

"اوئے بے غیرتا... تو نے تو کہا تھا یہ لوگ اہل حدیث ہیں... " وہ زور سے گرجے

"بھائی صاحب... تسی وہابی او ؟؟" بیگم گلناز کو جھٹکا سا لگا

"آہو جی... اللہ کا بڑا کرم ہے" ان کے کہتے ہی وہ مارے صدمے کے کچھ بول نا سکیں

ادھر ادھر کے سبھی لوگ خاموش حق دق کھڑے تھے

"اوئے جھوٹے... ادھر آ.. ادھر آ ذرا... جھوٹ کیوں بولا ؟؟؟" انہوں نے لپک کے عذیر کا کان پکڑ لیا

"نانو... وہ... سمائکہ کو بھی تو پتہ تھا"...

"سمائکہ.... ؟؟؟" رعنا تیر کی طرح اس کی طرف آئی"

"ذلیل کر چھوڑا تو نے چول زمانے دیا... جھوٹ کیوں بولا ؟؟" چوہدری جاوید نے ساعد کے زور سے تھپڑ مارا تھا

"سمائکہ تو نے جھوٹ بولا ؟؟؟" رعنا مرنے والی ہو گئی

"ابا جی چھوڑیں اسے... " زید آگے کو آیا

"اور تو... تو نے سوچا میرا نہیں ہوا تو اس بے غیرت کا ہی کرا دوں... کھوتیا غیر مسلک میں ویاہ کرنے جا رہا تھا " وہ زور سے گرجے

"ساعد... پتر جھوٹ بولا تو نے ؟؟؟" عالیہ ششدر سی کھڑی تھی

"الماس تجھے بھی پتہ تھا... ؟؟؟" فرناز اس کی طرف مڑی

"زید... یار تو بھی اس کے ساتھ مل گیا... ؟؟؟" جنید اقبال بے یقین تھے

"نانو میری بات سنیں... " سمائکہ نے ان کا بازو پکڑا , ایک تھپڑ اس کے حصے بھی آیا تھا

"اتنی بڑی ہو گئی ہے تو سمائکہ.... کہ جھوٹ بول کر شادی کروانے لگی تھی... " وہ دہاڑیں

"کھے ڈال دی چٹے سر میں... نامراد, بے غیرت... " چوہدری جاوید کا بھاری ہاتھ پھر اس ساعد منہ رنگ گیا تھا

"ابا جی بس کریں" ....

"توں وی ایدے نال سی... " ایک تھپڑ زید کو بھی لگ گیا

"نامراد لڑکی... غیر فرقے میں جانا تھا تجھے, ہیں... اپنا فرقہ چھوڑ کر ان وہابیوں میں جا کر رہنا تھا تجھے... مجھے تو پہلے دن سے ہی شک تھا ان پر... خاص طور پر اس سفید بالے پر..."

"وہ تڑخ کر بولیں

"تو مجھے کونسا آپ بڑی بھلی لگی تھیں آپا جان... میں تو دیواروں پر ٹنگی تصویریں دیکھ کر ہی کھٹک گیا تھا... توبہ توبہ.... چلو ہمارا تو لڑکا تھا, عزت مٹی میں ملا دی اس نے... پر آپا جان تمہاری تو لڑکی تھی... اس نے بھی نا سوچا... "

چوہدری جاوید کی بات انہیں سلگا گئی

"تیرے اس بے غیرت پوتے نے پھنسایا ہے اسے... اسی نے کہا ہو گا اسے جھوٹ بولنے کو... " وہ چنگھاڑیں

"واہ بھئی واہ... ملبہ سارا ہم پر ڈال دو, خود تو دودھ کے دھلے ہو نا تم... جھوٹا ٹبر سارا... مجھے تو ویسے ہی تم سارے دو نمبر لگتے ہو" ...

"دو نمبر ہو گا تو خود بڑھے.... جیسا تو خود ویسا تیرا ٹبر" ...

"امی جی بس کریں... " مبشر نے انہیں پکڑا

"ابا جی تسی وی بس کرو... " جنید نے انہیں سہارا دیا تھا

"لیکر جا اپنے ٹبر کو یہاں سے... اور جا کر کہیں اور کر اپنی پوتی کا ویاہ... اپنے جیسوں میں, ویسے تو مشکل ہی ہے اب

جو اس کا کہیں رشتہ ہو... بڑا چاند چڑھایا تو نے پتری.... "

چوہدری جاوید کے غم و غصے کا کوئی حال نہیں تھا

"بکواس بند کر لے اپنی بڈھے... ورنہ منہ توڑ دوں گی تیرا... "

بیگم گلناز بھڑکیں

"ادھر بیٹھ سمائکہ... "انہوں نے اسے کلائی سے جکڑ کر پیچھے رکھے صوفے پر گرایا تھا

"ادھر مر.... چول زمانے کا... نکما ترین انسان... " انہوں نے بازو سے عذیر کو جکڑا اور زور سے سمائکہ کے پہلو میں گرا دیا

"رعنا... انگوٹھی کہاں ہے ؟؟؟" وہ زور سے گرجیں, اس نے جلدی سے انگوٹھی نکال کر انہیں پکڑا دی

"پہنا اسے انگوٹھی... " انہوں نے عذیر کے سر پر زور سے چپت لگائی تھی

"نانو پلیز...ایسے تو نا کریں " وہ تڑپا

"میں تیری گردن مروڑ دوں گی پہنا اسے انگوٹھی" انہوں نے زور سے اس کی گردن دبوچ لی

"دادو آپ زبردستی کر رہی ہیں میرے ساتھ..." سمائکہ رو ہی پڑی

"زبردستی ہی سہی... چل پہنا..." وہ اس کے سر پر کھڑی تھیں

"عذیر سنا نہیں امی جان نے کیا کہا ہے... پہنا اسے انگوٹھی..." فرناز آگے کو آئی, عذیر نے بادل نخواستہ سا ساعد کی طرف دیکھتے ہوئے سمائکہ کو انگوٹھی پہنائی تھی

"لے پکڑ.... تو بھی پہنا اسے..." بیگم گلناز نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتار کر سمائکہ کو پکڑائی تھی, وہ منت بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگی

"پہناتی ہے کہ منہ توڑوں تیرا..." انہوں نے اسے تھپڑ دکھایا تھا

اس بیچاری نے روتے ہوئے عذیر کو انگوٹھی پہنا دی

"لو جی... وڈے وہابی میاں... میں نے تو کر دی اپنی پوتی کی منگنی... اپنے جیسوں میں ہی..." انہوں نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے چوہدری جاوید کی طرف دیکھا

"ساڈی مندری کتھے آ؟؟؟" وہ زور سے دہاڑے

"یہ لیں ابا جی...." وہ عالیہ کے پرس سے نکلی

"ادھر آ بے غیرت انسان... پکڑ اسے اور پہنا انشاء کو..." وہ ساعد کی طرف مڑے

"دادا ابو..." اس کی سٹی گم ہو گئی

"انشاء پتر ادھر آ..." انہوں نے اسے بازو سے پکڑ کر ساعد کے برابر میں کھڑا کر دیا

عذیر کے جیسے دل پر ہاتھ پڑا تھا

سب سے بڑا موئے موئے تو اس کے ساتھ ہو گیا تھا

ابھی تو محبت کی کونپل پھوٹی ہی تھی کہ اسے مسل بھی دیا گیا

"دادا ابو... ساعد مجھ سے منگنی نہیں کرنا چاہتا... پلیز " وہ رو پڑی

"چپ کر جا... ساعد کی ایسی کی تیسی... " وہ بھڑکے

"پہنا انشاء کو انگوٹھی" ...

"دادا ابو بات تو سنیں" ...

"بکواس بند... " اسے تیسرا چانٹا پڑ گیا تھا

"ابا جی زور زبردستی نا کریں.... " زید نے پھر ہمت پکڑی

"زید میں تیرے وی چپیڑ مار دینی ہے... چپ کر جا, کوئی تھوڑی بے عزتی ہو گئی ہماری اس کی وجہ سے... " وہ گرجے

"ساعد... جلدی کر, پہنا دے انگوٹھی... " جنید نے سرد لہجے میں کہا, اس نے ایک نظر سمائکہ کو دیکھا

وہ سر جھکائے رو رہی تھی

سرخ چہرے کے ساتھ اس نے انشاء کو انگوٹھی پہنا دی تھی

.....

وہ بڑی لمبی اور بوجھل سی رات تھی, سمائکہ مبشر جب سے گھر واپس آئی تھی تب سے اپنے تکیئے میں منہ دیئے لیٹی تھی... مسلسل روتی جا رہی تھی

تکیہ بھیگے جا رہا تھا

اس کے ساتھ والے کمرے میں مبشر اور رعنا خاموش ایک دوسرے سے نظریں چرائے ہوئے تھے, مبشر ایک طرف کروٹ لئے لیٹے تھے اور رعنا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھی

ان کے. برابر والے کمرے میں بیگم گلناز لیٹی ہوئی تھیں...

بہت زیادہ غصے میں.... بار بار انہیں سمائکہ کا جھوٹ یاد آ رہا

تھا... اور پھر اپنی انسلٹ یاد آ رہی تھی

اوپر پہلا کمرہ الماس کا تھا... وہ بھی وقفے وقفے سے رو رہی

تھی, زیدکی ڈھیروں ڈھیر کالز آئی ہوئی تھیں اور اس نے ایک

بھی ریسیو نہیں کی تھی, اس کے ساتھ فرناز کا کمرہ تھا

مہدی ہاؤس میں اگر کوئی انسان خوش تھا تو وہ فرناز تھی...

بڑی پرسکون نیند سو رہی تھی

اور چھت کے ساتھ والا کمرہ عذیر کا تھا, وہ تو بس چت لیٹا

چھت کو گھورے جا رہا تھا, کپڑے بھی نہیں بدلے تھے

وہاں سے ذرا فاصلے پر چوہدری ہاؤس میں بھی ماتم کا سا سماں تھا, عالیہ اور جنید ایک دوسرے کی طرف دیکھ ہی نہیں رہے تھے

چوہدری جاوید اپنی چارپائی پر لیٹے تھے... نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی, ساعد کے ساتھ ساتھ انہیں زید پر بھی غصہ آ رہا تھا

اور زید... وہ تو بس بار بار الماس کو کال کر رہا تھا

اوپر ساعد کا کمرہ تھا, صائم تو کب کا سو گیا تھا لیکن وہ ہنوز جاگ رہا تھا, بھلا نیند اب کہاں آنی تھی

انشاء مسلسل رو رہی تھی.... اور اگر کوئی خوش تھا تو وہ حسینہ جمشید تھی

.....

"جنید... تھوڑے دنوں تک سارے انتظامات کر کے ساعد اور انشاء کی شادی والا معاملہ بھی نمٹاؤ... انشاء بعد میں ڈگری مکمل کرتی رہے گی... " صبح ناشتے کی میز پر چوہدری جاوید نے کہا تھا, عالیہ چپ چاپ بیٹھی رہی

"دادا ابو... پلیز مجھے ساعد سے شادی نہیں کرنی.... وہ کسی اور سے پیار کرتا ہے" انشاء کی آنکھیں رو رو کر سرخ انگارہ ہو رہی تھیں

"شادی کے بعد تجھ سے بھی کرے گا... چند دنوں کا بھوت ہوتا ہے عشق کا... پھر اتر جاتا ہے" وہ بولے

"ابو... پلیز" وہ جمشید کی طرف مڑی

"دادا ابو انشاء سے شادی تو میں بھی نہیں کروں گا" ساعد نیچے اترا تھا

"شکل دفع کر اپنی میرے سامنے سے"...

"خدا کی قسم اگر کسی نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تو گھر چھوڑ دوں گا میں.." وہ زور سے چیخا

"کس کی خاطر... ؟؟؟ اس غیر مسلک والی کی خاطر..." وہ بولے

"دادا ابو.... وہ ایک انتہائی شریف اور پاکباز مسلمان لڑکی ہے...جس کی خاطر گھر چھوڑنے کا مجھے رتی برابر افسوس نہیں ہو گا" وہ آگے کو آیا

"ساعد... بکواس بند کر لے" جنید نے اسے گھرکا

"کیوں ابو... ؟؟؟ آخر ہو کیا جاتا اگر میں سمائکہ سے شادی کر لیتا ؟؟ جانتے ہیں میں نے جھوٹ کیوں بولا ؟؟؟ کیونکہ زید چاچو کی مثال میرے سامنے تھی... پانچ سال رل رل کر انہوں نے اپنی جوانی برباد کر دی لیکن دادا ابو کو ترس نہیں آیا ان پر...." وہ بولا

"ساعد... یار بس کر, چھوڑ دے..." زید نے اس کا بازو پکڑا

"نہیں زید چاچو... وہ آپ تھے جنہوں نے چھوڑ دیا اسے... میں نہیں چھوڑوں گا" وہ بولا

"اچھا... کیا کرے گا پھر"؟؟؟

"میں سمائکہ سے ہی شادی کروں گا... " وہ ضد میں آ گیا

"شاباش ہے تیرے... یعنی آخرت برباد کرے گا اپنی " وہ بولے

"دادا ابو بروز محشر جوابدہ میں ہوں گا.... آپ نہیں "...

"ساعد.... " جنید اقبال نے پھر اسے گھرکا

"دادا ابو... مجھے اپنے فرقے سے بہت پیار ہے اور میں ساری زندی اسے تھام کر رکھوں گا... اور میرا اختلاف اپنی جگہ...

لیکن میں سمائکہ کو اس کے فرقے کے ساتھ قبول کروں گا.... میں نے اس سے کمٹمنٹ کی تھی کہ وہ مجھے اور میں اسے اس کے فرقے کے ساتھ قبول کروں گا... وہ اپنی زندگی کے لیے جوابدہ ہو گی اور میں اپنی... نا تو اس کا مواخذہ مجھ سے ہو گا اور نا ہی میرا اس سے..." وہ کہتا چلا گیا

"اچھا... تیرے بچوں کی لائن کونسی ہو گی ساعد اقبال...؟؟؟" انہوں نے طنز سے پوچھا تھا

"کوئی بھی ہو دادا ابو... میری یا اس کی... کوئی بھی ہو... انت تو کلمے پر ہی ہو گا نا"....

"نہیں... بات صرف انت کی نہیں ہے ساعد... بات پوری زندگی کی ہے... تیرے بچے آستانوں پر جائیں گے, وہاں ک تبرق کھائیں گے, ساری عمر ختم درودکریں گے... پیر و مرشد بنا کر ان کی بیعت کریں گے... اور تو بس دیکھتا رہے گا ؟؟؟ تو برداشت کر لے گا ساعد... ؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"ہو سکتا ہے ایسا کچھ بھی نا ہو دادا ابو... ہو سکتا ہے یہ صرف ہمارے خدشات ہی ہوں... " وہ بولا

"میری گل کان کھول کے سن لے... میرے ہوتے اس گھر میں کسی غیر مسلک کی کڑی بہو بن کر نہیں آئے

گی... جنید, جمشید.. اس کی اور انشاء کی شادی کی تیاریاں کرو..."وہ فیصلہ سنا کر اٹھ گئے تھے

.....

اور دوسری جانب فیصلہ تو بیگم گلناز بھی سنا چکی تھیں,

انہوں نے تو باقاعدہ عذیر اور سمائکہ کی شادی کی تاریخ طے کر دی تھی, سمائکہ تو بس خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی جبکہ عذیر خوب ہی تڑپا تھا

"نانو... یہ زبردستی ہے..." وہ چیخا

"میں زبردستی کر سکتی ہوں..." انہوں نے کہا

"نانو... پلیز... ایک جھوٹ بولنے کی اتنی بڑی سزا تو مت دیں...مجھے نہیں کرنی سمائکہ سے شادی"؟؟؟ ....

"کیوں... ؟؟؟ سمائکہ میں کیا کمی ہے ؟؟؟؟" فرناز تڑخی

"وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے" ...

"مبشر... شادی کی تیاریاں کر بس" وہ اٹل تھیں

"امی... اگر اسے کسی غیر مسلک کے لڑکے سے شادی کرنے میں کوئی عیب نظر نہیں آتا تو مضائقہ ہی کیا ہے ؟؟؟؟" الماس نے ہمت کی تھی

"اسے نظر نہیں آتا... مجھے تو آتا ہے نا"؟؟؟ ...

"کیا عیب نظر آتا ہے امی آپ کو ؟؟؟" وہ آگے کو آئی تھی, خود پر بیتی تھی تو وہ برداشت کر گئی تھی لیکن ساری رات سمائکہ کا رونا اس کے. لئے انتہائی ناقابل برداشت تھا, وہ تو اسے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح عزیز تھی

"الماس... تو تو ایسے پوچھ رہی ہے جیسے چھوٹی سی بچی ہے... جسے کچھ پتہ ہی نہیں, خدا کی قسم اگر اس لڑکے کی ذات کوئی اور ہوتی تو مجھے شائد کوئی اعتراض نا ہوتا پر فرقہ... الماس ایک فرقہ ہی تو ہے ہمارے پاس روز محشر خدا کو دکھانے کے لیے..." وہ بولیں

"پوری زندگی برباد ہو جائے گی اس کی... تیئیس سال ہمارے ساتھ گزارے... ہمارے جیسا بن کر... اور اگلے ان کے ساتھ گزارے گی... ان کے جیسا بن کر"...

"امی ساعد اسے اپنے جیسا بننے کو نہیں کہہ رہا..." الماس نے زور سے کہا

"وہ اپنی اولاد کو تو اپنے جیسا بنائے گا نا... ؟؟؟" بیگم گلناز اس سے بھی زیادہ زور سے بولی تھیں

"امی میری بات سنیں... میں, فرناز باجی اور مبشر بھائی آپ کی اولاد ہیں... آپ نے ہماری کیسی تربیت کی.. ؟؟؟ ہمیں کس لائن پر چلایا... ؟؟؟؟ آپ سے اس کی پوچھ ہو

گی... سمائکہ مبشر بھائی کی اولاد ہے...اس کے بارے مبشر بھائی سے پوچھ ہو گی... اور سمائکہ اپنی اولاد کی تربیت کیسے کرتی ہے اس کی پوچھ سمائکہ سے ہو گی امی.... آپ سے نہیں ہو گی.... اس کے بچے کونسا فرقہ اپناتے ہیں... وہ سنی بنتے ہیں یا وہابی... ؟؟؟ اس کا مواخذہ آپ سے نہیں ہو گا... ؟؟؟ اس کے لئے جوابدہ یہ خود ہو گی... " الماس کہتی چلی گئی

"اور امی... ابھی تو ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ روز محشر آخر ان بہتر فرقوں میں سے وہ کونسا ہو گا جس سے کوئی مواخذہ نہیں ہو گا ؟؟؟"وہ بولی

"الماس... میں اس خاندان کی سربراہ ہوں... اور سربراہ ہونے کے ناطے پوچھ مجھ سے ہی ہو گی... میری بات کان کھول کر سن لو.... سمائکہ کی شادی عذیر سے ہی ہو گی... کم از کم میرے جیتے جی میں کسی غیر مسلک کے لڑکے کو اپنے خاندان کا حصہ بننے نہیں دوں گی" بیگم گلناز نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

تیرھویں قسط

اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی

"کون ہے ؟؟؟" پھاڑ کھانے والا لہجہ تھا

سمائکہ کو اندر آتا دیکھ کر وہ ذرا سا ڈھیلا پڑا تھا

"یونیورسٹی جانا تھا تھوڑی دیر کے لیے... چھوڑ آؤ گے ؟؟؟"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی

"ساعد سے ملنا ہے ؟؟" اس نے پوچھا, سمائکہ زبان سے تو کچھ نا بولی بس آنکھیں بھر آئیں

"سمائکہ.... یار اب کیا possibility بچی ہے... ؟؟؟"

وہ بولا

"شائد ساعد کے پاس کوئی راستہ ہو"...

"راستہ ایک ہی ہے... دونوں کورٹ میرج کرو اور اپنا اپنا گھر چھوڑ دو" وہ صاف لہجے میں بولا تھا, سمائکہ خاموش کھڑی رہی

"دیکھو سمائکہ... میں واقعی تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا... کیونکہ میں کوئی فرشتہ صفت انسان نہیں ہوں, تمہاری اور ساعد کی محبت میری آنکھوں دیکھی ہے... میں بھلا کیسے تم سے شادی کے بعد اس محبت کو ان دیکھا کروں گا ؟؟؟ جانے انجانے اگر کبھی میرے منہ سے کوئی نشتر نما طعنہ

نکل گیا تو اسی دن سے ہماری زندگی جہنم بن جائے گی...."

وہ کہتا چلا گیا, وہ بس آنسو گراتی چلی گئی

"چلو... " بائیک کی چابیاں اٹھاتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا

.....

"اب کیا کریں گے ہم.... ؟؟؟" سمائکہ ہلکان ہوئی پڑی تھی, ساعد کے علاوہ کسی اور کے ساتھ پوری زندگی گزارنے کا خیال ہی اس کے لئے سوہان روح تھا

"میں نے بہت سمجھایا ہے گھر والوں کو... امی ذرا موم ہوتی ہیں لیکن... ابو اور دادا ابو نہیں مانتے... " وہ بولا

"میرے ساتھ بھی بس الماس پھپھو ہی ہیں... یا پھر شاید امی تھوڑا بہت ساتھ دے دیں" وہ بولی

"عذیر کیا کہتا ہے"؟؟؟

"اسے بھی سب پتہ ہی ہے ساعد... بہت لڑا ہے وہ بھی دادو سے لیکن... اسے تو فرناز پھپھو ہی وارے نہیں آنے دیتیں "...

"سمائکہ... میں آخری دم تک کوشش کروں گا... لیکن اگر کامیاب نا ہو سکا تو... کورٹ میرج کرو گی مجھ سے ؟؟؟"

ساعد اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

وہ بینچ پر بیٹھی تھی

"ساعد... سبھی رشتوں کو چھوڑنا پڑے گا"...

"محبت قربانی تو مانگتی ہے نا میری جان"...

"تم چھوڑ دو گے سب کو ؟؟؟" سمائکہ نے پوچھا

"ہاں... میں چھوڑ دوں گا, ان میں سے بھلے کوئی بھی میرا ساتھ نا دے... لیکن میں اپنی محبت کی خاطر سب چھوڑنے کو تیار ہوں.... اور میری تم سے آج بھی وہی کمٹمنٹ ہے سمائکہ... کہ میں تمہیں تمہارے مسلک سے نہیں روکوں گا... اور یار اگر کل کلاں کو ہمارا کوئی بچہ مجھ پر یا کوئی تم پر چلا بھی گیا تو امت تو محمد صہ کی ہی رہے گی نا..." وہ کہتا چلا گیا, سمائکہ نے اپنے آنسو صاف کئے تھے

"کوئی گھر دیکھ لو پھر.... " اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا

.....

وہ آج اس کے سکول چلا آیا تھا

تا دیر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے خاموش بیٹھے رہے,

پھر اس نے دھیرے سے ایک لفافہ الماس کی ٹیبل پر رکھ

دیا, اس نے سوالیہ نظروں سے زید کو دیکھا تھا

"دوسرا نوٹس... " وہ دھیرے سے بولا

"سمائکہ کا کیا حال ہے ؟؟؟" اس نے کچھ دیر بعد پوچھا تھا

"میرا کیا حال تھا جب ادراک ہوا تھا کہ تم مجھے کبھی نہیں

مل سکتے ؟؟؟" وہ بولی, زید خاموش ہو گیا

"ہاری ہوئی... سہمی ہوئی... اور روتی ہوئی" وہ بولی

"ساعد نے کرائے مکان دیکھ لیا ہے... کہہ رہا تھا کہ ایک دو دن میں ایڈوانس دے دے گا" وہ بولا

"زید ہم دونوں اپنی اپنی جگہ زیادہ شدت پسند ہیں... وہ دونوں نہیں ہیں اور... میرا خیال ہے کہ کہ جو شخص اس معاملے میں لچک دکھا سکے... وہ کم از کم محبت تو نا کھوئے... " الماس نے کہا

"محبت پانے کے چکر میں وہ دونوں ہر رشتے سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے الماس... " زید نے کہا

"تو یہ بات انہیں نہیں پتہ کیا ؟؟؟ وہ دونوں بچے تو نہیں ہیں نا زید... اپنا اچھا برا بہتر جانتے ہیں... کیا انہیں نہیں پتہ کہ ایک دوسرے کو پا کر وہ باقی سب کھو دیں گے... سب پتہ ہے" وہ تڑخ کر بولی

"اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ آج اگر میں ذرا سی لچک دکھا دوں تو تم نہیں چھوڑ دو گے سب کچھ ؟؟؟" اس نے پھر پوچھا تھا, زید بس اسے دیکھتا رہ گیا

"تم ساتھ دو گے ساعد کا"؟؟؟ ...

"ایک میں ہی تو اس کے ساتھ ہوں... " وہ بولا, الماس چپ کر گئی

"چائے پیو گے"؟؟؟

"نہیں"...

"تمہیں تیسرا نوٹس ایک مہینے تک مل جائے گا...اس کے بعد تمہیں عدت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ دھیرے سے کہتا ہو کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف بڑھا

"سنو"...

الماس نے اسے پیچھے سے پکارا تھا

"ساعد سے کہنا کہ کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ لے... یہ نا ہو کہ کل کو وہ بھی تمہاری طرح پانچ سال رات بارہ بجے تک سمائکہ کے کمرے کے چکر

لگائے اور انت میں اس بیچاری کے ہاتھ صرف طلاق کے تین نوٹس ہی آئیں... " الماس نے دھیرے سے کہا تھا

.....

"چاچو... پلیز دادا ابو کو روکیں... مجھے نہیں کرنی ساعد سے شادی" انشاء ایک بار پھر زید کے سامنے کھڑی تھی

"میں نے اپنی زندگی میں کبھی بڑے بڑے خواب نہیں دیکھے, کبھی اونچی اونچی اڑانیں نہیں اڑیں, کبھی بے جا فضول قسم کی فرمائشیں نہیں کیں لیکن... میں ایک ایسے شخص سے شادی نہیں کر سکتی جو مجھ سے پیار ہی نہیں کرتا... " وہ بس روتی جا رہی تھی

"وہ ساری عمر اسی کا رہے گا چاچو... وہ کبھی... کبھی میرا نہیں بن سکے گا" زید نے بس اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا

جنید اقبال اور جمشید ان دونوں کی شادی کی تیاریوں میں پوری طرح مصروف تھے, چوہدری جاوید نے تو اس دن کے بعد سے اس موضوع پر بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی

"امی... پلیز آپ تو میری بات سمجھیں... تھوڑا تو میرا ساتھ دیں... " وہ عالیہ کے سامنے بھی بہت رویا تھا

"ساعد... پتر کوئی بھی اور اختلاف ہوتا تو میں تیرے ساتھ تھی لیکن مسلک اپنا مذہب ہے پتر... اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا" وہ بولیں

"امی میں اہل حدیث ہی رہوں گا.... " وہ زور سے چیخا

"پر تیری نسل میں ملاوٹ ہو جائے گی" وہ بولی

"تو اس کی باز پرس مجھ سے ہی ہو گی نا... آپ لوگوں سے تو نہیں" وہ بے بس ہو گیا تھا

انشاء نے الگ سے رونا پیٹنا ڈالا ہوا تھا

"امی... پلیز... چاہے صائم سے کر دیں, مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن ساعد سے نا کریں ..." وہ حسینہ کے آگے بلک بلک کر ہلکان ہو رہی تھی

دوسری طرف یہ ہی حال سمائکہ کا تھا

روز ہی وہ مبشر اور رعنا کے سامنے رو رہی تھی, عذیر الگ سے ہر ایک کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا

"امی میں عین نکاح والے دن بھاگ جاؤں گا دیکھ لینا... "

اس نے فرناز کو باقاعدہ الٹی میٹم دے دیا تھا

.....

"مبشر.... تیاریاں کہاں تک پہنچیں... ؟؟" اس دن ناشتے کی میز پر بیگم گلناز نے مبشر مہدی سے پوچھا

"امی تیاریاں کس چیز کی کرنی ہیں... سمائکہ نے کونسا رخصت ہو کر کہیں اور جانا ہے... یہ اوپر والے پورشن میں ہی تو جانا ہے" وہ بھی بددل ہوئے پڑے تھے

سمائکہ میں تو جان بستی تھی ان کی... اور اب وہ صبح و شام

اسی جان کو روتا دیکھ رہے تھے

"کپڑے, زیور وغیرہ بن گئے فرناز"؟؟؟ ...

"جی امی جان" ....

"عذیر کا کمرہ سیٹ کروا دینا تھا... فرنیچر وغیرہ" ...

"بس ایک دو دنوں تک ہو جائے گا امی" ...

"اور سمائکہ کا نکاح کا جوڑا...؟؟؟" وہ رعنا کی طرف مڑیں

"جب میں نے نکاح ہی نہیں کرنا تو جوڑا خریدنے کا فاءدہ

؟؟؟" وہ بپھری ہوئی اندر سے نکلی تھی

"سمائکہ میرے ساتھ بکواس نا کرنا ...

"دادو... میں آج آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میں نے عذیر سے شادی نہیں کرنی...." وہ تڑخ کر بولی تھی, عذیر بھی اوپر سے اتر آیا

"پھر کیا کرنا ہے ؟؟؟" بیگم گلناز دہاڑیں

"ساعد مجھ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہے... وہ میری خاطر اپنے گھر والوں کو بھی چھوڑ دے گا.....سو مجھے اس سے ہی شادی کرنی ہے" وہ بولی

"نانو... شادی تو میں بھی سمائکہ سے نہیں کروں گا..... " عذیر نے کہا

"تو اب تم دونوں مجھ سے مقابلہ کرو گے.... ؟؟" وہ بولیں

"نہیں نانو... میں مقابلہ نہیں کروں گی آپ سے کیونکہ وہ تو الماس پھپھو نے کر کے دیکھ لیا... ہار گئیں تھیں وہ آپ سے... حالانکہ وہ آپ کی بیٹی تھیں... سگی بیٹی... سگا خون.. پھر بھی ہار گئی تھیں وہ آپ سے..." سمائکہ نے کہا, الماس خاموش بیٹھی تھی

"اچھا... پھر کیا کرے گی ؟؟؟" بیگم گلناز کھڑی ہو گئیں

"میں اور ساعد کورٹ میرج کر لیں گے..." اس کے کہتے ہی بیگم گلناز نے اس کا گال رنگ دیا تھا

"اتنی بڑی زبان آ گئی ہے اس کے منہ میں مبشر... سن. رہا ہے اس کی لن ترانیاں... " وہ چیخیں

"اور اسے اس نہج تک لایا کون ہے امی ؟؟؟" الماس نے سر اٹھایا تھا

"میں لائی ہوں... ؟؟؟" وہ بولیں

"بالکل... امی اس نے آپ سے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا ؟؟؟ کیونکہ وہ میرا حشر دیکھ چکی تھی... وہ دیکھ چکی تھی کہ سچ بول کر وہ ساری عمر بس لڑتی ہی رہے گی... کبھی جیت نہیں پائے گی... " الماس نے کہا

"اور آپ اس کے ساتھ جو کچھ کر رہی ہیں وہ ظلم ہے امی...اس دن سے لیکر آج تک آپ نے ایک بار بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت سے کہا کہ سمائکہ تو نے غلط

کیا ؟؟ ایک بار بھی اسے نرمی سے سمجھایا کہ سمائکہ تو نے جھوٹ کیوں بولا ؟؟؟ نہیں.. بس فنا فی اللہ مچا کر اس کی منگنی کر دی.... ایک بار بھی اسے گلے سے لگا کر کہا کہ سمائکہ وہ ہم سے سے نہیں ہے... اور اسے پانے کے چکر میں تو ہم سب کو کھو دے گی..." الماس کہتی چلی گئی "وہ کیا بچی ہے جو میں اسے سمجھاؤں.... تیئیس کی ہو گئی ہے "

"وہی تو میں کہہ رہی ہوں امی کہ وہ بچی تو نہیں ہے نا... اس کی بھی عقل ہے...کچھ تو سوچا ہی ہو گا اس بے بھی... میں مانتی ہوں امی کہ اس نے بہت بڑا جھوٹ بولا

ہے... بہت غلط کیا اس نے لیکن آپ بھی غلط ہی کر رہی ہیں... زور زبردستی تو نکاح ہوتا ہی نہیں... " وہ بولی

"الماس... میرے جیتے جی اس گھر کا رشتہ کسی غیر مسلک سے نہیں جڑے گا... میں اس گھر کی سربراہ ہوں اور میرا پورا اختیار ہے سب پر... " وہ دہاڑیں

"نہیں امی... آپ کی اولاد میں ہوں... فرناز باجی اور مبشر بھائی ہیں... آپ کو صرف ہمارے لئے فیصلہ لینے کا اختیار ہے... سمائکہ آپ کی بیٹی نہیں ہے... اس کے ماں باپ دونوں زندہ ہیں.... تو سمائکہ کے لئے کوئی بھی فیصلہ لینے کا اختیار اس کے ماں باپ کو دے دیں" وہ بولی

"ٹھیک ہے... دیا اس کے ماں باپ کو اختیار... بول مبشر...

؟؟؟ کرے گا اپنی بیٹی کی شادی وہابیوں میں... ؟؟" وہ

بولیں, مبشر مہدی بس بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئے

"بول رعنا.... کرے گی اس کا رشتہ اس خاندان میں ؟؟؟"

انہوں نے پھر پوچھا تھا

"امی جی... ایک ہی بیٹی ہے میری... ساری زندگی اسے

سسکتے ہی دیکھوں گی کیا اسے ؟؟؟" رعنا کی آواز بھر آئی

"عذیر سنبھال لے گا اسے"...

"امی وہ طعنے دے گا اسے ساری عمر... اور فرناز کیا کم

کرے گی اس کے ساتھ.... ؟؟؟" رعنا نے کہا

"امی... اگر سمائکہ کی شادی ساعد سے نہیں کرنی تو پلیز... عذیر سے بھی نا کریں, میں کہیں اور اس کا رشتہ دیکھ لوں گا" مبشر مہدی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

.....

شاید آپ میں سے کچھ لوگ مجھ سے اتفاق نا کریں کہ میں گھر والوں کے خلاف جا کر شادی کرنے والوں کو شہہ دے رہی ہوں لیکن اس بات کی وضاحت میں نے پہلے بھی کی ہے کہ مسلک ہم لوگوں کے لئے ہمارے مذہب کی طرح ہے

ہم سب کو اپنا مسلک بہت پیارا ہے... سمائکہ اور ساعد نے بہت غلط کیا.... بے حد غلط

لیکن بزرگ حضرات اس ایکشن کے ری ایکشن کے طور پر اس سے بھی زیادہ غلط کرتے ہیں, لڑکی یا لڑکے کے انتہائی قدم کی سزا عموماً بے جوڑ یا زور زبردستی کی شادیوں کی صورت میں دی جاتی ہے

کیا اگر بیگم گلناز ایک بار پیار محبت سے اسے سمجھاتیں... تو وہ ان کی بات نا سمجھتی ؟؟؟ کیا اگر چوہدری جاوید سکون اور تحمل سے ساعد کو سمجھاتے تو وہ ان کی بات نا سمجھتا ؟؟؟

ہمارے بزرگ حضرات بغاوت کو شہہ دیتے ہیں... ہر مسئلے

کا حل زور زبردستی اور قہر و جلال نہیں ہوتا, بہت سارے مسئلے ایموشنل بلیک میلنگ سے بھی حل کئے جا سکتے ہیں, پیار اور محبت میں بھی بڑی طاقت ہوتی ہے

ہاں میں مانتی ہوں کہ بہت سارے لڑکے لڑکیاں بزرگوں کے پیار محبت سے سمجھانے پر بھی نہیں مانتے, حالانکہ کہ انہوں نے ان کے لئے بہت بہتر سوچا ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی نا فرمانی کر جاتے ہیں

تو اس کہانی کو پڑھتے ہوئے قطعی یہ اندازہ مت لگائیے گا کہ میں کورٹ میریجز یا گھر سے بھاگ کر شادیوں کی حامی ہوں... نہیں, بالکل نہیں, میں خود ایک مڈل کلاس

سوسائٹی کی لڑکی ہوں جسے اپنی کلاس, ذات اور فرقے سے

بہت پیار ہے

سمائکہ کا جھوٹ بولنا اور کورٹ میرج کرنا کسی بھی صورت

جسٹیفائی نہیں کیا جا سکتا... اور نا ہی میں کروں گی... ساعد

کا گھر چھوڑ دینا اور منہ زور ہو کر اپنی پسند کی شادی کرنا بھی

جسٹیفائی ایبل نہیں ہو گا... لیکن اس سب کے ساتھ بیگم

گلناز اور چوہدری اقبال کا سخت ترین رویہ اور غلط فیصلہ بھی

جسٹیفائی نہیں ہو گا

ہر چیز کے دو رخ ہوتے ہیں.... اچھا اور برا

اور اس ناول میں میں نے یہ ہی دو رخ دکھائے ہیں...ہر بندہ اپنے طور ٹھیک بھی ہے اور غلط بھی.. اور یہ ہمارے معاشرے کی ایک عام سی کہانی ہے

.....

چار دن بعد ساعد اور انشاء کا نکاح تھا, سبھی انتظام مکمل ہو چکے تھے, حسینہ نے انشاء اور ساعد کے لئے ساری شاپنگ اکیلے ہی کی تھی کیونکہ عالیہ کا تو سوگ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا جنید اقبال نے ہال بھی بک کر لیا تھا, زید اس معاملے میں قطعی ان کے ساتھ نہیں تھا

اس دن بھی ناشتے کی میز پر ہی گرما گرمی ہو گئی

ساعد نے ببانگ دہل ایک بار پھر انشاء سے شادی سے انکار کر دیا تھا

"میں نے کرائے کا مکان خرید لیا ہے... اور آج کے بعد آپ لوگوں کو میری صورت نظر نہیں آئے گی... " اس نے اپنا فیصلہ سنا دیا تھا

"ساعد پتر... ہن اس طرح کرنا تو ساڈے نال... " عالیہ بلک ہی پڑی

"امی میں سمائکہ سے آپ سب لوگوں کی رضا مندی سے شادی کرنا چاہتا تھا... ایسے کورٹ میں جا کر نہیں.... لیکن

آپ. میں سے کون. میرے ساتھ ہے ؟؟؟ بتائیں کون.

جائے گا میری بارات کے ساتھ ؟؟؟" وہ بولا

"تو پتر تو اکیلا چلا جا سہرا باندھ کر... وہ بڑھیا تو جیسے تیار کھڑی ہو گی نا تیرے لئے ہاتھوں میں گلابوں کا ہار لیکر..."چوہدری جاوید نے کہا

"یہ ہی تو المیہ ہے دادا ابو کہ میری طرح وہ بھی اکیلی ہے... اس کی محبت کو بھی میری طرح جرم بنا دیا گیا ہے" وہ بولا

"ساعد پتر اتنا ہی مشکل ہے اس محبت کو دفع مارنا ؟؟؟"

عالیہ نے کہا

"امی آخر کوئی وجہ بھی تو ہو ؟؟؟ بس یونہی چھوڑ دوں... آپ سب کے کہنے پر ؟؟؟" وہ تڑخا

"پتر میں ماں ہوں تیری... یہ دادا ابو ہیں... اگر ہمارے کہنے پر چھوڑ بھی دے گا تو کیا ہے ؟؟؟" اس نے پوچھا

"امی میں بیٹا ہوں آپ کا... پوتا ہوں دادا ابو کا... اگر آپ لوگ میری بات مان لیں گے تو کیا ہے ؟؟؟" وہ بولا

"تو یوں کہہ نا کہ سیدھا سیدھا مقابلہ کرنا ہے تو نے ہم سے ؟؟" چوہدری جاوید نے کہا

"دادا ابو... یہ بحث بہت بار ہو چکی ہے... جانے دیں" وہ بولا

"ساعد بے غیرتا... آنیوالی نسل نا سنی رہے گی نا وہابی...

؟؟؟" وہ بولے

دادا ابو ہر بندے نے اپنی قبر میں سونا ہے" وہ اٹل تھا

"ابا جی... میری بات سنیں... ہماری ساعد سے کوئی لڑائی

ہے ؟؟؟" زید نے ایک بار پھر کوشش کرنی چاہی تھی,

ساعد آج واقعی گھر چھوڑ رہا تھا

"کر لینے دیں اسے وہاں شادی... وہ کہہ تو رہا ہے کہ اپنا

مسلک نہیں چھوڑے گا, اور رہ گئی بات اولاد کی... تو ابا جی

جب بچے بڑے ہوں گے, عقل بوجھ آئے گی تو خود ہی اپنی

لائن پکڑ لیں گے... " وہ بولا, چوہدری جاوید زور سے ہنسے تھے

"زید تو پاگل ہے ؟؟" وہ بولے

"چل ایک بات بتا... تو بتیس سال کا ہو گیا ہے... عقل اور سمجھ بوجھ ہے نا تجھے... بتا"؟؟؟

"جی ابا جی" ....

"تو پھر بتا... تیرے سامنے بہتر فرقے ہیں.... اپنی عقل سے چن لے کسے چنے گا ؟؟؟" انہوں نے کہا

"میں تو اپنے والا ہی چنوں گا نا ابا جی" ...

"اچھا... چل فرض کرتے ہیں ہم الماس کے سامنے سارے فرقے رکھ کر اسے کوئی ایک چننے کو کہتے ہیں... اچھی سمجھدار لڑکی ہے نا وہ... بتا کیا چنے گی وہ ؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"اپنا فرقہ ہی چنے گی.. " زید مدھم سا بولا تھا

"تو بات یہ ہے کم عقل آدمی کہ ہم سمجھ بوجھ والے ہو کر بھی وہی لائن پکڑتے ہیں جن پر ان کے باپ دادا چل رہے ہوتے ہیں... کیا کہتے تھے کفار مکہ جب نبی کریم صہ نے تبلیغ شروع کی تھی کہ ہم وہ دین کیسے چھوڑ دیں جو ہمارے باپ دادا کا ہے... باپ دادا کا کفر چھوڑنا ہی تو ان کے لئے سب سے مشکل کام تھا... آج تو کسی بھی سمجھدار اور دانشمند انسان کے سامنے فرقوں کے ڈھیر لگا کر کسی ایک کو چننے کا کہے گا تو ہر شخص وہی فرقہ چنے گا جس پر اس کا باپ چلا... دادا چلا... اور جس پر انہوں نے اسے چلایا... یہ وراثت کی

طرح ہوتا ہے زید.... یہ نسل در نسل چلتا ہے... بہت کم ہوتا ہو گا جو کسی اہل سنت باپ کا بیٹا اہل حدیث ہو جائے, یا کسی اہل تشیع ماں کی اولاد اہل سنت ہو جائے, یا کسی اہل حدیث باپ کا بیٹا اہل سنت ہو جائے... ورنہ اولاد بڑی ہو کر وہی لائن چنتی ہے جس پر اپنے ماں باپ کو چلتے دیکھتی ہے.... " وہ حرف بہ حرف سچ کہہ رہے تھے

زید خاموش رہ گیا

"اب بتا.... ساعدکی اولاد کیا چنے گی ؟؟؟ جن کا باپ اہل حدیث اور ماں اہل سنت ہو گی وہ کونسی لائن پکڑیں گے

؟؟؟ نا ادھر کے رہیں گے اور نا ادھر کے ؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"دادا ابو... میرا جواب پھر سے وہی ہے کہ میری اولاد اہل حدیث ہو یا اہل سنت... وہ مسلمان ہی کہلائے گی, اور میری اولاد کے لیے باز پرس مجھ سے ہو گی... آپ سے نہیں...." وہ بس اتنا کہہ کر اٹھ گیا تھا

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

چودھویں قسط (سیکینڈ لاسٹ قسط)

کل رات سمائکہ کی مہندی تھی

الماس کے لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی بیگم گلناز اپنی بات پر قائم تھیں, ان کا کہنا تھا کہ سمائکہ کی شادی عذیر سے ہی ہو گی

دوسری جانب چوہدری ہاؤس میں بھی یہ ہی حال تھا, پرسوں ساعد اور انشاء کا نکاح تھا, چوہدری جاوید اپنی بات پر ڈٹے ہوئے تھے

سمائکہ پوری طرح ساعد سے کورٹ میرج کرنے کو تیار تھی

"سمائکہ ایک بار پھر سوچ لے... چندا ہر رشتے سے ہاتھ دھو بیٹھے گی تو... " الماس اسے بار بار سمجھا رہی تھی

"پھپھو کیا واقعی میری خواہش اتنی ناجائز ہے کہ کوئہ بھی میرا ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے...؟؟؟" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی

"سمائکہ... بچپن سے لیکر اب تک تیری ہر خواہش پوری ہوئی ہے... یہ ایک اگر نا بھی ہوئی تو پھر کیا ہے ؟؟؟" الماس نے کہا

"اور اگر اسی ایک خواہش کے پورا نا ہونے پر میرا دل تڑپ تڑپ کر مر گیا تو " ...

"دل. بہل جایا کرتے ہیں سمائکہ"...

"آپ کا بہل گیا ہو گا پھپھو لیکن.... میرا نہیں بہلے گا..."

وہ روئی تھی

"ساری عمر ان رشتوں کے بغیر گزار لے گی"؟؟؟

"شائد"....

"سمائکہ تیری ماں... باپ... دادی.... سوچ لے... اچھی طرح سوچ لے" الماس اسے سمجھائے جا رہی تھی

.....

اور دوسری طرف زید, ساعد کو گھیر کر کھڑا تھا

"محبت کی خاطر سارا جہان چھوڑ دے گا کیا"؟؟؟

"اپنے دل. پر ہاتھ رکھ کر کہیں کہ آج اگر آپ کی محبت آپ کو بلائے تو ساری کائنات نہیں چھوڑ دیں گے آپ... " اس کے پاس ہر بات کا جواب تھا

"ساعد... رشتے چھوٹ جائیں گے یار" ...

"تو یہ میری غلطی ہو گی چلچو... ؟؟؟" وہ تڑخا

"آپ کے علاوہ کون ہے میرے ساتھ"؟؟

"یہ ہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ کوئی ساتھ نہیں دے گا ساعد... اکیلا پڑ جائے گا... محبت تو دوسری بار بھی ہو جائے گی" زید نے کہا

"کیا خبر چاچو میری قسمت میں رب نے ایک ہی محبت لکھی ہو... اور میں اسے بھی ٹھکرا دوں.. " وہ اٹل تھا

.....

سمائکہ روتی ہوئی مبشر اور رعنا کے پاس بھی آئی تھی

"ابو وہ کوئی کافر تو نہیں ہے... ایک خدا کو مانتا ہے... پکا مسلمان ہے, ابو روز محشر ایک ہی نبی صہ کی امت ہوں. گے ہم دونوں... " وہ ہلکان ہو رہی تھی

"مبشر.... ایک ہی بچی ہے ہماری... " رعنا کے دل پر چھریاں چل گئی تھیں

"سمائکہ... بچے میری بات بھی نہیں مانے گی ؟؟؟" مبشر مہدی اس کے ساتھ مل کر روئے تھے

.....

"امی آپ میری بات مان لیں نا... " ساعد شاہ ایک آخری بار عالیہ اور جنید کے قدموں میں گر گیا تھا

"ساعد... وہ تیرے لئے ہم سب سے زیادہ اہم کیوں ہے ؟؟؟" عالیہ تڑپ گئی

"کیونکہ وہ میری محبت ہے... امی میرا نہیں گزارہ ہونا اس کے بنا.... " وہ رویا تھا

"کم از کم آپ تو میرا ساتھ دیے دیں ابو... پلیز " التجا در التجا تھی

.....

اور اگلے ہی روز مبشر مہدی اپنے جگر ٹکڑے کے ہزار ہا آنسو دیکھ کر اپنی ماں کے پاس چلے آئے تھے, بیگم گلناز اپنے کمرے میں تھیں

"امی... وہ خون ہے میرا... دن رات روتی ہے وہ ؟؟؟" وہ خود بے بس تھے

"میرا خون بھی ایسے ہی رویا تھا... دن رات... پتھر بننا پڑتا ہے مبشر... " وہ. بولیں

"میں نہیں بن سکتا" ....

"تو پھر میرے پاس کیوں آیا ہے "؟؟؟

"منت کرنے آیا ہوں.... اپنی بچی کی خوشیاں مانگنے آیا ہوں... " وہ ان کے پیروں کے پاس بیٹھ گئے

"مبشر... الماس نے ٹھیک کہا تھا... سمائکہ تیری اولاد ہے.... تیرا خون... میری اولاد نہیں ہے... سو اس کے لئے ہر فیصلہ لینے کا اختیار بھی تیرا ہے... تو اس کے لئے جو چاہے فیصلہ لے لے.... تیری مرضی" وہ بولیں

.....

"لیکن ابا جی آپ... ؟؟؟" جنید اور عالیہ ان کے پائنتی کھڑے تھے

"میں اپنا فیصلہ سنا چکا ہوں... وہ لڑکی اس گھر میں نہیں آئے گی" چوہدری جاوید نے کہا

"ابا جی وہ.... کرائے کے مکانوں میں دھکے کھائے گا اب"؟؟ ...

"تو نا کھائے... کس نے کہا ہے کھائے... ؟؟؟" وہ بولے

"ابا جی"؟؟؟ ....

"بس جنید... جیسے وہ کہتا ہے کرو... لیکن میں اس کے ساتھ نہیں ہوں...قیامت تک نہیں... "انہوں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

.....

سمائکہ کی مہندی والی رات ایسے ہی گزر گئی, عذیر پوری رات گھر نہیں آیا... نا کوئی ڈھولک.. نا کوئی پرات... بیگم گلناز بھی اپنے کمرے میں میں ہی رہیں, سمائکہ بس رو رو کر تکیہ گیلا کر رہی تھی

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا جب دروازے پر دستک ہوئی

مبشر مہدی نے ہی دروازہ کھولا

ساعد ان کی چوکھٹ پر کھڑا تھا

"انکل.... پلیز دومنٹ میری بات سن لیں... " بڑا ہی ملتجیانہ سا لہجہ تھا

وہ اسے ڈرائنگ روم میں لے آئے

"انکل جی... خدا کی قسم میں سمائکہ کو بہت خوش رکھوں گا... وہ جیسے چاہے گی اپنی لائن پر چلے گی... میں نہیں روکوں گا... مجھے آج ہی اسلام آباد سے ایک پرائیوٹ فرم کی کال آ گئ ہے... شادی کے بعد میں اور سمائکہ دونوں. اسلام آباد چلے جائیں گے... انکل میں وعدہ کرتا ہوں اس کی آنکھ

میں کبھی ایک آنسو بھی نہیں آنے دوں گا... " وہ کہتا چلا گیا

"ساعد... تو سمجھ کہ میں راضی ہوں... لیکن اس کے بعد....

؟؟؟ " وہ بولے

"اس کے بعد کیا انکل... ؟؟؟ آپ باپ ہیں سمائکہ کے...

" وہ بولا

"لیکن اپنی بیٹی کو خوش کرتے کرتے میں اپنی ماں کو ناراض کر لوں گا ساعد... " وہ بولے

"انکل جی...وہ ماں ہیں... ہمیشہ تو ناراض نہیں رہیں گی نا " ...

"ساتھ کون ہے تیرے"؟؟؟

"زید چاچو اور امی... اور صائم...." وہ بولا

"انکل... میں سمائکہ کو آپ کی رضا مندی سے نکاح کر کے لے جانا چاہتا ہوں... ایسے چوری چھپے کورٹ میرج کر کے نہیں... پلیز انکل میرا ساتھ دیں... میں کل باقاعدہ بارات لیکر آؤں گا... اگر گلناز آنٹی راضی نہیں ہیں تو میں یہاں نہیں آؤں گا... ہال بک کروا لیتا ہوں... وہاں آجاؤں گا... آپ سمائکہ کو خود میرے ساتھ رخصت کیجئے گا پلیز...." وہ اٹھ کر ان کے پاس نیچے فرش پر بیٹھ گیا تھا

"ساعد ساری عمر وہ اس خاندان کی ان چاہی بہو رہے گی ...

"

"انکل وہ میرے دل کی ملکہ ہو گی... تو بھلا ان چاہی کیسے ہوئی... ؟؟؟ اور میں اسے اس گھر میں لیکر ہی نہیں جاؤں گا... " وہ بولا

"تیرے دادا تو بھڑک اٹھتے ہوں گے یہ سب سن کر...

؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"ظاہر ہے... وہ تو ایک نہیں سنتے" ...

"ساعد... یار اتنے جھمیلوں میں پڑنا ہی کیوں ہے.. ؟؟ کیوں اتنے ڈھیر سارے لوگ ناراض کرنے ہیں ؟؟؟" کیوں

سارے رشتے کھونے ہیں ؟؟؟ ایک محبت کھو دینا بہتر نہیں ہے کیا ؟؟؟" وہ بولے

"اور اگر کل محبت ہی نا ملی تو ؟؟؟ اگر میرے نصیب میں سمائکہ مبشر کے علاوہ اور کچھ لکھا ہی نا ہوا تو... ؟؟؟ اگر کل کو میرے سوا کسی اور نے بھی آپ کی بیٹی کی خوش نا رکھا تو... ؟؟؟" وہ بولا, مبشر مہدی خاموش رہ گئے تھے

"میں آپ کی کال کا انتظار کروں گا انکل... آخری دم تک... پلیز " وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

.....

اس نے بیگم گلناز کو روٹین کی بی پی اور جوڑوں کے درد کی گولی دی تھی... ساتھ میں ان کی چائے کا کپ تھا, وہ گولی کھا کر چائے پینے لگیں تو الماس وہیں ان کے بستر کے کنارے پر ہی بیٹھ گئی

"امی... تھوڑا سا پگھل جائیں پلیز...." وہ منت بھرے لہجے میں بولی

"پگھل کر کیا کروں ؟؟؟ " وہ بھڑک گئیں

"امی آپ کو پتہ ہے میں نے پانچ سال پہلے آپ سے جس لڑکے کے بارے میں بات کی تھی وہ کون تھا ؟؟؟" الماس نے یہ گرہ کھولنے کا فیصلہ بھی کر ہی لیا تھا

"وہ زید تھا... زید اقبال... " الماس کے کہتے ہی وہ چونک گئیں

.....

"ابا جی وہ الماس تھی.... الماس مہدی... " وہ چوہدری جاوید کی پائنتی بیٹھا تھا, سر جھکا کر دھیرے دھیرے کہتا جا رہا تھا "بہت کوشش کی تھی میں نے آپ کو منانے کی, ہر جتن کر لیا, پیار سے, غصے سے, ضد سے.... لیکن آپ نہیں مانے... " وہ ذرا سا رکا

"اور پھر میں نے بھی اسے کورٹ میرج کا ہی کہا تھا لیکن... " اس نے چوہدری جاوید کی طرف دیکھا

"وہ نہیں مانی.... بھلا کیوں "؟؟؟

.....

"کیونکہ ہماری بحث اسی بات پر ہو گئی کے کل کو ہمارے بچوں کا مسلک کیا ہو گا... ؟؟ امی میں نے اسے ڈٹ کر کہہ دیا کہ میرے بچے.... میری لائن پر چلیں گے, اور زید بس میری اسی بات پر اڑ گیا.... امی اس نے کبھی مجھ سے کسی بات پر بحث نہیں کی لیکن وہ اس بار بات پر بحث کرنے لگا... اس نے صاف کہہ دیا کہ ہمارے بچے اس کے مسلک پر چلیں گے"...

.....

"اور میں نہیں مانا ابا جی... میں نے اسے کہا کہ وہ بھلے ہی اپنی لائن نا چھوڑے.... لیکن میرے بچے, میری لائن پر چلیں گے... چاہو تو ابھی پلٹ جاؤ اور...." وہ پھر رکا ..."اور وہ پلٹ گئی ابا جی"...

.....

..."اور میں پلٹ آئی امی.... چھوڑ آئی اسے...اور اس کی محبت کو... کیونکہ مجھے اپنا فرقہ زیادہ پیارا تھا لیکن..." اس نے بیگم گلناز کی طرف دیکھا

"سمائکہ کو اس کی محبت زیادہ پیاری ہے امی.... وہ نہیں چھوڑ پا رہی تو اس کا کیا قصور"؟؟؟ ....

.....

"میں لچک نہیں دکھا سکا ابا جی.... لیکن اگر ساعد دکھا رہا ہے تو اس کی مرضی... اسی کی تو زندگی ہے اور اسی نے گزارنی ہے" وہ بولا

"ابا جی میں آپ کا بیٹا ہوں... اگر آپ کو لگتا ہے کہ مسالک پر بھی باز پرس ہو گی تو آپ سرخرو ہو جایئے گا... کہہ دیجئے گا کہ میرے تینوں بیٹے میری لائن پر ہی چلے" ....

.....

"لیکن سمائکہ مبشر بھائی کی اولاد ہے امی.... اور اگر ایک باپ اپنی بیٹی کی خاطر لچک دکھا رہا ہے تو مواخذہ اس سے ہو گا.... اگر ہوا.... ؟؟؟ آپ سے نہیں...." الماس نے کہا

"الماس... میں نے اپنی پوری زندگی اپنے فرقے سے عشق کیا ہے... اس کا پرچار کیا ہے, اس کے گن گائے ہیں... اور اب آ کر میری اپنی ساری جمع پونجی سمائکہ کی خاطر برباد نہیں کروں گی.... جا یہاں سے... اور مبشر سے کہہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کے بارے میں جو فیصلہ لینا چاہے لے لے.... لیکن وہ لڑکا میرے ہوتے اس گھر کی دہلیز پار نہیں کرے گا... "

بیگم گلناز کروٹ بدل گئی تھیں

.....

"زید جا یہاں سے...اور جنید سے کہہ دے کہ وہ اپنے بیٹے کی شادی جہاں مرضی کر دے... لیکن وہ لڑکی میرے جیتے جی اس گھر کی چوکھٹ پار نہیں کرے گی" چوہدری جاوید کمبل تان گئے تھے

.....

اور یہاں پھر سے وہ نقطہ آتا ہے جو میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے, کچھ لوگ زیادہ شدت پسند ہوتے ہیں... بیگم گلناز اور چوہدری جاوید کی طرح.... الماس اور زید کی طرح

لیکن کچھ لوگ نرمی دکھا جاتے ہیں... مبشر اور رعنا کی طرح,

جنید اور عالیہ کی طرح, ساعد اور سمائکہ کی طرح

میں کسی بھی فرقے پر انگلی نہیں اٹھا رہی, میں لوگوں کی

شدت پسندی کو بھی غلط نہیں کہہ رہی... لیکن میرا ذاتی

خیال ہے کہ جو ذرا نرمی اور لچک دکھائے... اسے دکھانے دیں

کیونکہ ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود جوابدہ ہے

.....

مبشر مہدی نے ساعد کو کال کر دی تھی

فرناز کے غیض و غضب کا کوئی حال نہیں تھا... عذیر ابھی تک گھر سے غائب تھا, مبشر نے اسے سمائکہ اور ساعد کی شادی کی خبر سنا دی تھی

"امی.... باہر نکلیں... ہر بار میرے ساتھ دھوکہ... سمائکہ, عذیر کی منگیتر ہے" وہ بیگم گلناز کے کمرے کا دروازہ پیٹے جا رہی تھی

"اے فرناز... تھوڑا گلا پھاڑ... تیرا چھوکرا ہے کہاں... ؟؟؟ پہلے یہ بتا.... ؟؟؟" رعنا کی بس ہو گئی, پچھلے کئی دنوں سے وہ فرناز کا فاتح چہرہ نہ جانے کیسے برداشت کر رہی تھی

"میرا چھوکرا بھی آ جائے گا.... سمائکہ کو بلا... اسے کہہ دلہن والے کپڑے پہنے.. جلدی کرے"...

"سمائکہ تو پارلر چلی گئی ہے... اور پتہ ہے... اسے عذیر ہی پارلر چھوڑنے گیا ہے..." رعنا نے تیلی لگائی تھی

"مبشر... اگر سمائکہ کا نکاح اس دو ٹکے کے لڑکے سے ہوا تو میں"..

...."تو کیا...؟؟؟ کیا کرو گی تم.... ؟؟؟" مبشر مہدی کی بھی شاید بس ہو گئی تھی, بیگم گلناز اندر لیٹی سارا معرکہ سن رہی تھیں

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو فرناز... میں اگر سمائکہ کی شادی ساعد سے نا بھی کرتا.... تو عذیر سے بھی نہیں کرتا... " وہ اسے چپ کروا گئے تھے

الماس نے جاتے جاتے بھی بیگم گلناز کی بہت منتیں کی تھیں لیکن انہوں نے دروازہ ہی نہیں کھولا تھا

یہ ہی حال دوسری جانب تھا

جنید اور زید, چوہدری جاوید کی منتیں کر کر کے ہار گئے لیکن انہوں نے تو جیسے بات نا کرنے کی قسم ہی کھا لی تھی, وہ کسی سے بھی بات نہیں کر رہے تھے

جمشید اور حسینہ کے الگ سے منہ سوجے ہوئے تھے, ہاں

البتہ انشاء کو کچھ سکون آیا تھا

ساعد کے ساتھ بس جنید اقبال, عالیہ اور صائم ہی گئے تھے,

زید پہلے سے ہال پہنچا ہوا تھا

سمائکہ کی طرف سے اس کے دونوں ماں باپ اور الماس گئے

تھے, عذیر خود سمائکہ کو پارلر سے ہال واپس لیکر آیا تھا

خوشی اور غم کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ ان دونوں کا

نکاح ہوا تھا, زید نے ساعد کا گھر بھی ضروری سامان سے

فرنشڈ کروا دیا تھا, اس نے اسلام آباد والی جاب کا کنٹریکٹ

سائن کر دیا تھا اور دو ہفتوں تک اس نے مستقل اسلام آباد چلے جانا تھا

مبشر مہدی, سمائکہ کو گلے لگا کر خوب ہی روئے تھے

"ابو... ایم سوری, میری وجہ سے دادو آپ سے ناراض ہو گئیں"

"وہ میری ماں ہیں گڑیا... جیسے تو نے مجھے منایا, ویسے ہی میں انہیں منا لوں گا" وہ اسے اپنے ساتھ لگا کر گاڑی تک لائے تھے

"ساعد.... میری بچی میرے اوپر بوجھ نہیں تھی سمجھا...

سنت نبوی صہ نا ہوتا تو شاید کوئی باپ اپنی بیٹی کو اپنے دل

سے الگ نا کرتا... میں نے بیچا نہیں ہے اسے... نا ہی یہ لاوارث ہے..." وہ بولے

"سمائکہ... پتر جس دن تیرے سامنے انگلی بھی اٹھا دی نا ساعد نے... اسی دن واپس پلٹ آنا ہے تو نے... کیونکہ تیرا باپ ابھی زندہ ہے بچے, وہ تیرا گھر ہے اور اس کے دروازے ہمیشہ تیرے لئے کھلے رہیں گے..." وہ کہتے چلے گئے تھے رعنا اور الماس سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

.....

#شائد_کہ_ہم_جنت_میں_ملیں

#عائشہ_ذوالفقار

پندرھویں قسط (آخری قسط)

دو ہفتے بعد ....

ساعد اور سمائکہ کل اسلام آباد جا رہے تھے, فی الحال کمپنی نے ساعد کو رہائش نہیں دی تھی سو اس نے زید کے تعاون سے وہاں کرائے کا مکان لیا تھا, مبشر مہدی نے اس کے لاکھوں بار منع کرنے کے باوجود سمائکہ کو جہیز کے نام پر ضرورت کی اشیاء ضرور خرید کر دی تھیں

ساعد اور سمائکہ دونوں ہی ولیمے سے اگلے روز بیگم گلناز اور چوہدری جاوید کے آگے پیش ہونا چاہتے تھے لیکن دونوں کے والدین نے منع کر دیا, شائد یہ سب بہت جلدی تھا جتنا بڑا قدم اندونوں نے اٹھایا تھا... اس میں معافی اتنی جلدی کہاں ملنی تھی

سو اسلام آباد جانے سے پہلے دونوں اپنے اپنے میکے واپس لوٹے تھے, ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ساعد کی پشت پر زید , سمائکہ کی پشت پر الماس کھڑی تھی

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے ...

"دادو... اب میری طرف دیکھیں گی بھی نہیں ؟؟؟" سمائکہ روتی ہوئی ان کے کمرے میں داخل ہوئی تھی, وہ منہ پھیر گئی تھیں

"دادو... معاف کر دیں نا..." وہ ان کے پاس بستر پر چڑھ گئی

.....

"دادا ابو... ایم سوری... کان پکڑ لیتا ہوں میں..." ساعد نے کان پکڑ بھی لیے

"جنید.... اسے کہہ میرے کمرے سے دفع ہو جائے..." وہ بھڑکے

"نہیں جاؤں گا... آپ کو جیپھی ڈال کر جاؤں گا" وہ ان کے قریب ہوا تھا

"پراں مر چول زمانے دا" ...

.....

"پیچھے ہو جا میرے سے... الماس اسے لے جا یہاں سے... " انہوں نے سمائکہ کو پرے کو دھکیلا تھا

"دادو پلیز... ہم دونوں بہت خوش ہیں... وہ کوئی کافر تھوڑی ہے دادو... اور اب تو شوہر ہے میرا... " سمائکہ آگے کو ہوئی تھی

.....

"میرے سے وادو ہو کر ویاہ کیا ہے تو نے.... اب جو مرضی کر... " وہ بھڑکے

"دادا ابو سور نا یار... سوری, معاف کر دیں... " ساعد زبردستی ان سے لپٹ گیا تھا

"پراں ہو... پراں مر کھوتیا... " وہ اسے نان سٹاپ گالیوں اور کوسنوں سے نواز رہے تھے

.....

"دادو آئی لو یو یار... کر دیں نا معاف.... میں کل اسلام آباد جا رہی ہوں... پھر پتہ نہیں آپ میری شکل دیکھ بھی سکیں

گی یا نہیں... خدا جانے میں دوبارہ واپس آؤں گی یا نہیں... "

سمائکہ ان سے زور سے لپٹی کہتی جا رہی تھی

"منہ کے آگے کنواں ہے تیرے... پڑھی لکھی جاہل نا ہو

تو... جا دفع ہو جا اسلام آباد... جا " وہ زور سے بولیں

"ایم سوری" ...

"کر دیا معاف... چل جا اب یہاں سے... " وہ بولیں تھیں

اور سمائکہ مزید زور سے ان سے لپٹ گئی تھی

.....

"آئی لو یو دادا ابو.... " وہ باقاعدہ ان کا گال چوم گیا

"دور دفعان ہو جا... اور یہ چمیاں اور پپیاں جا کے اپنی بیوی کو دکھا... " انہوں نے اس کے ایک دھموکا جڑا تھا

.....

"الماس خالہ... کیا کر رہی ہیں ؟؟؟" رات تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب عذیر نے اس کے کمرے میں جھانکا.... آج پھر کچھ لوگ اسے دیکھنے آئے تھے, ساعد اور سمائکہ کو اسلام آباد گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا

"سونے لگی تھی... کوئی کام ہے "؟؟؟

"میرا ایک دوست آ رہا ہے.... ہم دونوں نے مل کر رات دیر تک کام کرنا ہے... میرا کمرہ تو صاف کر دیں ذرا... پلیز " وہ مسکین سی صورت بنا کر بولا

"عذیر... کم از کم اپنا کمرہ تو خود صاف کر لیا کرو... " الماس اسے گھورتے ہوئے بولی

"اتنی بار تو کہا ہے امی سے کہ اب مجھے بھی کمرہ صاف کرنے والی لا دیں... وہ تو سنتے ہی جوتا اٹھا لیتی ہیں... صاف کہہ دیا ہے انہوں نے کہ اب کبھی میری شادی نہیں کریں گی... " وہ دکھڑے کہتا چلا گیا

"اچھا روؤ مت.... کر دیتی ہوں کمرہ صاف... " وہ اسے کہتی ہوئی اوپر آ گئی

"جلدی کر دیں.... میں اس کے لئے کچھ کھانے کو لے آؤں.. " وہ اسے کہتا ہوا نیچے چلا گیا تھا

الماس جیسے ہی دروازہ کھول کر اس کے کمرے میں آئی تو یکلخت ٹھٹھک گئی, کمرہ تو صاف ستھرا پڑا تھا... چیزیں بھی اپنی اپنی جگہ پر تھیں...

"عذیر... کیا صاف کروں میں یہاں... ؟؟؟" وہ اونچی آواز میں کہتی ہوئی مڑی اور یکدم ٹھٹھک گئی

اس کی پشت پر کھڑے زید نے دھیرے سے دروازہ بند کیا تھا

وہ عام سے حلیے میں کرتے اور شلوار میں ملبوس تھا,
آستینیں کہنیوں تک موڑ رکھی تھیں.. ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور بکھرے بکھرے سے بال... الماس نظریں چرا گئی

"کیوں آئے ہو... ؟؟؟" اس نے پوچھا

"تم سے آخری بار ملنے آیا تھا.... " وہ بولا اور کرتے کی جیب سے ایک خاکی لفافہ نکال لیا

"یہ تیسرا ور آخری نوٹس ہے... " اس نے دھیرے سے اسے میز پر رکھا تھا, الماس کو لگا جیسے کسی نے اس کا دل مسل دیا ہو

"ویسے ابھی میں نے سائن نہیں کیا... " وہ دو قدم اس کی طرف آیا

"تو... کر دو سائن... " وہ بولی تو آواز لڑکھڑا گئی

"الماس... کیا واقعی محبت ہم دونوں اپنا یوں دھتکارا جانا معاف کر دے گی.. ؟؟؟" اس نے الماس کا چہرہ اپنی ہتھیلیوں میں بھرا تھا, الماس کے لبوں کی لرزش اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی

"ہو سکتا ہے... ہمارے مقدروں میں ایک اور محبت لکھی ہو..." وہ بولی

"الماس.... یار ایک بچہ تم اپنے جیسا بنا لینا... اور ایک میں اپنے جیسا بنا لوں گا... ٹھیک ہے.... ؟؟؟" وہ جیسے اس کا چہرہ یاد کر رہا تھا, اپنی انگلیوں سے اس کے ایک ایک نقش کو محسوس کر رہا تھا

"زید... سائن کر دو..." وہ بولی تو آنکھیں جھلمل کرنے لگیں

"اچھا سنو... ففٹی ففٹی کر لیں گے... کچھ تمہارے جیسے... کچھ میرے جیسے..." وہ پھر بولا

"زید... پلیز یار سائن کر دو... " وہ نہ جانے کیسے خودپر بند باندھ کر کھڑی تھی

"الماس میری جان... میں کیسے رہوں گا تمہارے بنا... " وہ زور سے اسے خود میں بھینچ گیا تھا, الماس کے آنسو اس کی شرٹ گیلی کرتے چلے گئے

"میں نے بہت محبت کی ہے تم سے... بہت زیادہ... کیسے بھلاؤں گا اسے ؟؟؟؟" وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے وجود پر اپنی گرفت مضبوط کرتا جا رہا تھا, الماس کی آنکھیں بند ہو گئیں, وہ بمشکل اپنی سسکیاں روک رہی تھی

"جیسے میں بھلاؤں گی... " وہ مضبوطی سے دونوں بازو اس کی گردن میں ڈال گئی تھی, زید نے دیوانہ وار اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوا تھا

"زید... میلا تو نا کرو مجھے... " وہ بولی

"بس دو منٹ... الماس میری جان بس دو منٹ" ...

"نہیں... دو سیکینڈ بھی نہیں... سائن کرو اور جاؤ... "

الماس نے یکدم اسے دور دھکیلا تھا

زید کی سرخ متورم آنکھیں پانیوں سے بھری پڑی تھیں

"سائن کرو اور جاؤ... ہمیشہ کے لئے " وہ اپنے آنسو رگڑ رہی تھی

دیوانہ وار اس کی طرف دیکھتے ہوئے زید نے نوٹس پر سائن کئے تھے

"ایم سوری میری وجہ سے تمہارے پانچ سال برباد ہو گئے..."

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے واپس مڑا تھا

"تمہارے بھی تو ہوئے ہیں... حساب برابر ہوا... " وہ بولی تھی

زید بس اسے دیکھتا چلا گیا

"زید جاؤ... " وہ رخ موڑ گئی تھی

زید ہاتھوں کی پشت سے آنکھیں رگڑتا ہوا باہر نکل گیا... پیچھے اس نے کھل کر غبار نکالا تھا

عین ممکن ہے کہ ہم جنت میں بھی نا ملیں ...

یہاں ذات کا دکھ ہے.... وہاں درجات کا دکھ ...

.....

پانچ سال بعد

وہ دونوں آج اسلام آباد سے واپس آئے تھے, جنید اقبال نے اسے کال کی تھی, چوہدری جاوید اقبال کو فالج کا اٹیک ہوا تھا... وہ ہسپتال میں تھے

ان کی عمر اسی کا ہندسہ کراس کر چکی تھی, شوگر اور بی پی کے مسائل نے انہیں اندر سے بالکل کھوکھلا کر دیا تھا, جنید اقبال کی کال سنتے ہی وہ بھاگا آیا تھا

دو سال پہلے ہی اسے کمپنی کی طرف سے گاڑی ملی تھی

"میں بھی آؤں ساعد.... ؟؟؟" سمائکہ کی گود میں تین سالہ احد بیٹھا ہوا تھا

"نہیں رہنے دو... تم بس دس منٹ یہیں گاڑی میں بیٹھو, میں دادا ابو سے مل کر ابھی آیا.... پھر تمہیں انکل کی طرف چھوڑ آتا ہوں... بس دس منٹ.... " ساعد سیٹ بیلٹ اتارتے ہوئے بولا تھا

"اوکے.... " سمائکہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ نیچے اتر گیا چوہدری جاوید کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا لیکن ان کی حالتے اتنی تسلی بخش نہیں تھی, ابھی بھی وہ ٹھیک سے بول نہیں پا رہے تھے

"دادا ابو... " وہ بھاگتا ہوا کمرے میں آیا تھا

"دادا ابو یار یہ کیا ہو گیا ؟؟؟" وہ زور سے ان کے نحیف و لاغر وجود سے لپٹ گیا تھا

"ساعد... ابا جی سے ہلا بھی نہیں جاتا... " جنید اقبال نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ تو بس ان سے لپٹا روتا چلا گیا تھا

"دادا ابو... ایم سوری.... ایم سوری... " وہ کہتا جا رہا تھا

"ساعد... حوصلہ کر یار... اٹھ میرا بچہ... " زید نے اسے زبردستی ان کے اوپر سے ہٹایا تھا

"روندا کیوں... آں... کھوتیا...ابھی زندہ... ہوں میں.... مرا... تو... نہیں ہوں.... " وہ اٹک اٹک کر بولے تھے, ساعد بس ان کا کپکپاتا ہوا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگا کر رو پڑا

"تیری.... زنانی... کتھے.. ؟؟؟؟" انہوں نے پوچھا

"دادا ابو... اسے نہیں لایا میں.... وہ نیچے گاڑی میں ہی بیٹھی ہے.... " ساعد جلدی سے بولا مبادا وہ ناراض ہی نا ہو جائیں کہ وہ سمائکہ کو ساتھ کیوں لایا؟؟؟

"لیکر آ... اسے" ...

"دادا ابو... ؟؟؟" ساعد کو یقین نا آیا

"جا... لیکر... آ اسے...." وہ دوبارہ بولے تو وہ جنید اقبال کی طرف دیکھنے لگا, حسینہ بھی وہیں تھی

"جا لے آ اسے..." ان کے اشارے پر وہ اٹھ کر باہر چلا گیا, تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو سمائکہ اس کے ساتھ تھی, ساعد نے اپنی گود میں احد کو اٹھایا ہوا تھا

چوہدری جاوید نے بس اسے تصویروں اور ویڈیو کالز میں ہی دیکھا تھا...

سمائکہ نروس سی ساعد کے پیچھے کھڑی تھی, چوہدری جاوید نے اپنا لرزتا ہوا ہاتھ دھیرے سے اوپر اٹھایا تھا

"سمائکہ پتر آگے ہو جا..." جنید اقبال کے کہنے پر وہ ذرا سا چوہدری جاوید کے آگے جھکی تھی, انہوں نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا, وہ بے آواز رو پڑی تھی

"دادا ابو یہ میرا بیٹا ہے...." ساعد نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے احد کو ان کے سامنے کیا تھا, وہ بس اسے دیکھ کر روتے چلے گئے تھے, آنسو ان کے جھریوں زدہ چہرے کو گیلا کرتے جا رہے تھے

"جنید.... ان دونوں کو... گھر لیکر چلا جا... کرائے کے... مکان میں... نن... نہیں... جانا" ان کے کہتے ہی ساعد ایک بار پھر روتے ہوئے ان سے لپٹ گیا تھا

.....

ایک ہفتے بعد عذیر کی شادی تھی

خدا خدا کر کے فرناز کو بھی اس کے لئے کوئی لڑکی پسند آ ہی گئی تھی, مہدی ہاؤس میں شادی کے ہنگامے جاگے ہوئے تھے

"سمائکہ نہیں آئی ابھی تک.... ؟؟؟" بیگم گلناز بھلے ہی بہت عمر رسیدہ ہو چکی تھیں لیکن ان کا رعب و دبدبہ آج بھی زندہ تھا

"امی بس آ رہی ہے... کال آئی تھی اس کی"

"اسے کہہ گھر ہی آ جائے... یہاں سے ہمارے ساتھ ہی ہال چلے... " وہ بولیں

"جی امی... " الماس دو دن پہلے ہی آئی تھی, اس کی شادی کو چار سال ہو گئے تھے, اور اس کے دامن میں ایک رحمت اور ایک نعمت دونوں ہی تھے

"عذیر... کمبخت آ جا اب.... تیرے میک اپ پورے ہوتے ہوتے اگلوں کے ہال کا وقت پورا ہو جائے گا... " فرناز کال پر ہی عذیر پر برسے جا رہی تھی, وہ صبح کا سیلون کو پیارا ہوا ہوا تھا

خدا خدا کر کے تقریباً ایک بجے وہ واپس گھر آیا, اس کے آتے ہی سہرا بندی شروع ہوئی تھی

"امی سمائکہ بھی آ گئی... " الماس کو وہ گیٹ سے اندر آتی نظر آئی

"اسلام علیکم دادو.... " وہ زور سے ان سے لپٹ گئی

"ماں بھی بغل میں ہی کھڑی ہے تیری... " وہ رعنا کو دیکھ ہی نہیں پائی تھی

"ہائے امی جان...."وہ ہنستی ہوئی اس سے بھی لپٹ گئی

"امی جلدی کریں جو کرنا ہے... پسینے سے سب کچھ بہہ جائے گا جو میرے منہ پر تھوپا ہے سیلون والے نے... "

عذیر چیخا

"اکیلی آئی ہے تو... ؟؟؟" بیگم گلناز نے پوچھا

"ساعد چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے دادو "...

"اور تیرا بیٹا"؟؟؟ ....

"وہ ساعد ہی لے گیا... کہتا کہ تمہیں فنکشن میں پریشان کرے گا" اس نے. بیگم گلناز سے نظریں چرائی تھیں, صاف لگ رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی, معافی صرف سمائکہ کو ملی تھی.... ساعد اور اس کی اولاد کو نہیں ...

"بلا اسے اندر...." وہ بولیں

"دادو... وہ تو چلا گیا" ....

"کال کر اسے.... بلا واپس..." وہ بولیں

"امی جلدی کریں..." عذیر پھر چیخا تھا

"دو منٹ صبر کر لے اب...." الماس نے اسے آنکھیں دکھائیں, سمائکہ نے کال کر کے ساعد کو واپس آنے کے لئے کہا تھا

کچھ ہی دیر بعد وہ احد کو اٹھائے مہدی ہاؤس کی چوکھٹ پر کھڑا تھا

"تیرے دوست کی شادی ہے آج... بلایا تو ہو گا اس نے تجھے ؟؟؟" بیگم گلناز نے اسے اندر بلوا لیا تھا

"جج... جی" ...

"تو پھر آیا کیوں نہیں "؟؟؟

"وہ... دراصل" ...

"ہم دس منٹ تک نکل رہے ہیں بارات لیکر.... جلدی تیار ہو کر آ جا... " وہ بولیں, ساعد بے یقینی سے انہیں دیکھتا رہ گیا, سمائکہ کے آنسو گرنے لگے تھے

الماس کے اشارے پر وہ واپسی کے لئے مڑا تھا

"اسے تو چھوڑ جا... اس کی ماں تیار کر دے گی اسے... "

ان کے کہتے ہی سمائکہ ان سے لپٹ کر زار و قطار رو دی تھی

"دادو ایم سوری... ایم سوری" اور ساعد بس ان کے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے سر جھکا گیا تھا

.....

وہ اپنے بچوں کے بے فارم کے سلسلے میں نادرا آفس آئی تھی... ڈرائیور نے اسے آفس کے سامنے اتار دیا, اس کا بیٹا چار سال کا ہو چکا تھا اور اب اس نے باقاعدہ اس کا سکول میں ایڈمیشن کروا دیا تھا

اسی سلسلے میں اسے بے فارم بنوانا تھا, بیٹی ابھی دو سال کی تھی

گلاس ڈور سے اندر قدم رکھتے ہی اس کی نظریں غیر ارادی طور پر دائیں طرف والے کیبن کی طرف اٹھی تھیں... وہاں کوئی اور بیٹھا تھا, ٹوکن لیکر وہ اپنی باری کا انتظار کرنے لگی اور اپنا نمبر آنے پر اٹھ کھڑی ہوئی

"میڈم آپ کے شوہر کہاں ہیں"؟؟؟

"وہ ملک سے باہر ہوتے ہیں"...

"لیکن ان کا آنا تو بہت ضروری ہے... ایسے تو کام نہیں ہو گا..." آئی ٹی افسر بولا

"وہ اب بھلا اتنی جلدی واپس کیسے آئیں گے ؟؟؟ میں ماں ہوں... مجھے گارڈین ہی سمجھیں... " وہ بولی, سامنے والا لڑکا بحث کرنے لگا, اسے بھی غصہ آ گیا

"ولید کیا مسئلہ ہے ؟؟؟" اس کی مانوس سی آواز پر وہ چونک کر پلٹی تھی

وہ تھری پیس میں ملبوس اس کے عین پیچھے کھڑا تھا

"الماس... ؟؟؟" اس کی سیاہ آنکھوں میں حیرانی در آئی

"کیسے ہو زید ؟؟؟" اس نے دھیرے سے پوچھا تھا

"ٹھیک ہوں... کیا مسئلہ ہے "؟؟؟

"سر میڈم کے شوہر ساتھ نہیں آئے... بچوں کا بے فارم بنوانا ہے انہوں نے "...

"دس دفعہ تو بتایا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہوتے ہیں... اب کیا اڑ کر آ جائیں " اسے غصہ آ گیا

"ولید انہیں گارڈین بنا کر پراسس کر دو... اور فارم میرے آفس میں لے آؤ" وہ اسے کہتا ہوا الماس کی طرف مڑا

"آؤ... " وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑی

"تمہارا کیبن چینج ہو گیا ہے"؟؟؟

"ہاں... دو سال پہلے میری پروموشن ہوئی ہے" وہ اسے اپنے آفس میں لے آیا

"چائے پیو گی "؟؟؟

"نہیں... مجھے جلدی ہے... بیٹے کو سکول سے واپس لینا ہے" وہ بولی

"کتنے سال کا ہے بیٹا"؟؟؟ ...

"چار سال کا" ...

"بیٹی بھی ہے ؟؟؟" الماس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"دو سال کی ہے وہ " ....

"ماشاءاللہ... اللہ زندگی بخشے انہیں... " وہ مسکراتے ہوئے بولا

"تمہارے کتنے بچے ہیں ؟؟؟" الماس نے پوچھ ہی لیا, زید بڑا پھیکا سا مسکرایا تھا

"ابھی تک تو کوئی بھی نہیں ہے... " وہ بولا

"اوہ... لیکن تمہاری شادی کو تو کافی عرصہ ہو گیا ہے" وہ چونک گئی

"پانچ سال" ...

"تو پھر"؟؟؟

"میری بیوی کبھی ماں نہیں بن سکتی.... " وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے بولا تھا, الماس ششدر سی اسے دیکھتی رہ گئی

"کافی سارے ڈاکٹرز کو دکھایا ہے لیکن.... خدا کی مرضی..."

وہ چپ ہو گیا, الماس کے دل کو دلی دکھ ہوا تھا

"تو تم... دوسری شادی کر لیتے " وہ کہہ ہی گئی

"دوسری ہی کی تھی " وہ بولا

"تیسری کر لیتے... " وہ بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی

"کمال ہے.... تمہیں چھوڑ کر حبا سے کی... اب اسے چھوڑ کر کسی اور سے کر لیتا... کیا رہ جاتا میرے پاس کردار کے نام پر... ؟؟؟" وہ ہنسا تھا اور الماس... وہ رو پڑی تھی

زید سمجھ رہا تھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے؟؟؟؟ ...

جس اولاد اولاد کی رٹ لگا کر زید اقبال نے محبت کو ٹھوکر ماری تھی... خدا نے اس کے نصیب میں وہ اولاد ہی نہیں لکھی تھی

"الماس... پلیز... " اس نے ٹشو نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا

"میں خوش ہوں کہ... کم از کم تم خوش ہو " وہ بولا

"پانچ سالوں میں عادل صرف تین بار ملک واپس آیا ہے...اپنی شادی پر... اپنی بہنوں کی شادی پر.... اور اپنے باپ کے مرنے پر.... بس... پانچ سالوں میں بمشکل دو یا ڈھائی مہینے میرے پاس رہا ہے وہ... پریگنینسی کی صعوبتوں میں, ڈلیوریز کی تکلیفوں میں, بچے پالنے کی مشکلات میں... وہ کبھی بھی میرے ساتھ نہیں رہا... میری بیٹی کی پیدائش کے بعد سے وہ ایک بار بھی واپس نہیں آیا... " الماس کا

جیسے سارا ضبط کھو گیا تھا, زید بس تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا

"بظاہر مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے... اتنا شاندار گھر ہے.... گاڑی ہے... پیسہ ہے... سب اتنی عزت کرتے ہیں لیکن...." وہ کہتے کہتے رک گئی

"تم اس کے پاس کیوں نہیں چلی جاتیں... ؟؟؟" زید نے پوچھا

"کیونکہ اسے میری کوئی ضرورت نہیں ہے... اس نے دبئی کی نیشنیلیٹی کے لئے وہاں دوسری شادی کی ہوئی ہے... "

الماس نے دونوں آنکھوں کو ٹشو سے رگڑا تھا

زید بس ساکت سا اسے دیکھتا رہ گیا

تبھی ولید اس کا فارم لے آیا... زید نے اس پر سائن کر دیئے تھے

"کل کسی کو بھیج کر بے فارم ریسیو کر لینا...." وہ بولا

"تھینک یو..." وہ آنکھیں رگڑتے ہوئے بولی اور اٹھ کھڑی ہوئی

"چلو تمہیں باہر تک چھوڑ آؤں" زید اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا, ڈرائیور باہر ہی کھڑا تھا, الماس نے مڑ کر اسے دیکھا... وہ انتہائی کرب سے اسے دیکھ رہا تھا

"Thanks again..."

دھیرے سے کہتی ہوئی وہ گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی زید وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا, وہ چلتے چلتے مڑی تھی, آنکھیں جھلمل کر رہی تھیں... زید کی آنکھوں میں بھی منظر ذرا سا دھندلایا تھا

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے احساسات کو سمجھ رہے تھے... ان دونوں نے ہی محبت کو ٹھکرایا تھا, اپنی اپنی ضد کی خاطر اسے بے مول کیا تھا

اور محبت اپنا دھتکارا جانا کبھی معاف نہیں کرتی... یہ ان دونوں سے بڑھ کر اور کون جان سکتا تھا

آپ میں سے کوئی مجھ سے اتفاق کرے یا نا کرے... لیکن

یہ میرا ایمان ہے کہ محبت اپنا دھتکارا جانا ساری عمر معاف

نہیں کرتی.....

.....

ختم شد